ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

دیوان آئینۂ محبوب

مع

مختصر رسالہ معرفت

مطبع انصاریہ حیدرآباد

عاجز کے کتب خانہ سے ہر قسم کی کتابیں نرخ تاجرانہ بکفایت

المشتہر حکیم داد احمد مالک کتب خانہ

الله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

لله الحمد و المنة درین ایام فرخنده فرجام گلدستهٔ گلشن مطلوب الموسوم به

محبوب الحبیب

۱۳۲۵ھ

حسب فرمائش یکی از محبان محب مخلص و خلیل عالیجناب شیخ محمد بخش صاحب مینیجر شیخ عمر اینڈ کمپنی مشہور اکشنر سکندرآباد

در مطبع نامی ابوالعلائی واقع آگرہ طبع شد
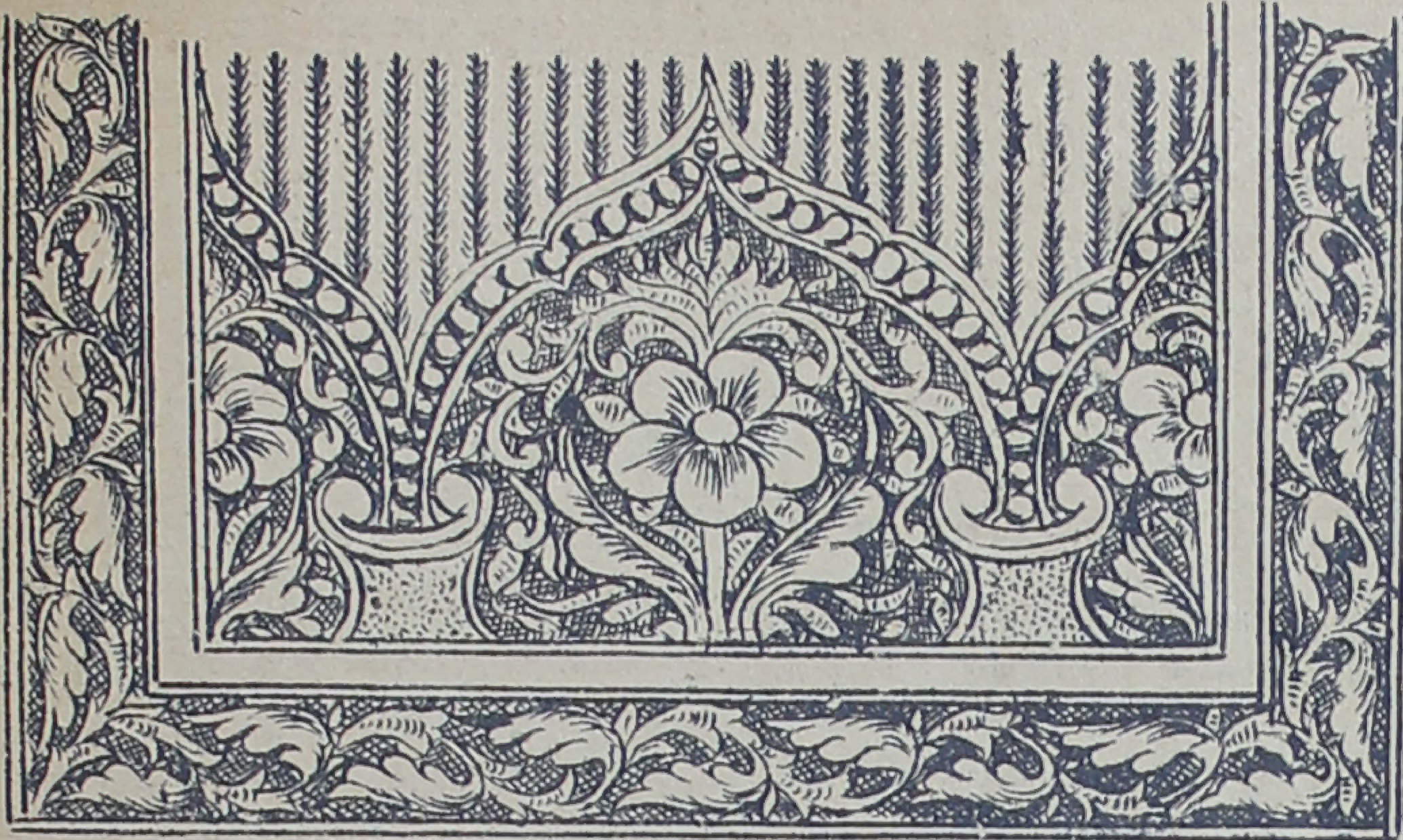
هست کلید در گنج حکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمت والنور

سب تعریف اللہ تعالےٰ ہی کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے بنائین آسمانون
کو بے ستون اور بے سہارے کے اور زمین کو بے اصل و بے مادے کے اور پھر ٹھہرائین
اسمین اپنی حکمت بالغہ سے اندھیریان اور اوجالے کو واضح ہو کہ اسمین
خدائے لایزال خالق بے مثال اپنی عظمت و عزت جلال و جمال کے کمال
[illegible] ایہ کرکے فرماتا ہے ۔ ظلمت و نور دونو میرے ہی مخلوق
[illegible] ے شب و روز مراد ہے یا معصیت و طاعت یا جہل و علم
[illegible] ف اشارہ ہے کہ جس نے بنائین انسان مین آسمان
[illegible] پھر گردانا صفات بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی

شیطانی سے نفوس مین ظلمات کو اور ظاہر کیا اوصافِ ملکی روحانی، اور اخلاق انوارِ ربانی سے قلب مین نور کو۔

مثنوی

جب ارادہ یون کیا پروردگار
تا تجلیّ ذات کی ہو آشکار

تھا نہ ضد اُس ذات بے مانند کو
ذات بے ضد کے نہو ظاہر کبھو

پس بنایا اِک خلیفہ خوش صفات
تا کہ ہو آئینہ اوصافِ ذات

نور بے حد رحمت اُس کو کیا
ظلمت اوس کا ضد بنایا دوسرا

پھر بمصداق یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ راہ دکھاتا ہے اللہ تعالےٰ اپنے نور کے طرف جس کو کہ چہتا ہے اور بکمال رحمت و مہربانی فرما کر بموجب ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰے سے انبیا علیہم الصلوات والسلام کو مبعوث کیا تا کے اون کے ذریعہ سے خلایق کو جہل و معصیت و ضلالت کی ظلمت سے علم و طاعت و ہدایت کے نور کے طرف باہر نکال لاوے علی الخصوص صلوٰۃ بیحد و سلام بیعد از ازل تا ابد حضور پر نور اقدس اعلیٰ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر ہو کہ آپ کے نورِ مقدس کو سب مخلوق کے اول پیدا کیا اور پھر آپ کے نور مبارک سے کل کائنات کا ظہور کر کے آپ کو سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر مین وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے دولتِ جاودانی سے سرفراز

فرماکر سارے کمالات انبیاء سابقین کے آپکی ذاتِ تقدس آیات
مین رکھکر آپ کو جن و انس کے ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا اور بمصداق
مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ط اپنی فرمان برداری کو آپ کی
فرمان برداری پر موقوف کیا اور بمصداق وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ط جس نے آپ سے مُنہ پھیرا وہ
گمراہ اور ہلاک ہوا اور آپکی آل پاک جنکی شان مین اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ
لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ط کا مژدہ
سنایا اور آپ کے خلفاے راشدین اور اصحاب اجمعین جنکی شان مین
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط کی بشارت فرمایا اور اَشِدَّآءُ
عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ کی صفت سے موصوف فرماکر اون کے
واسطہ سے شرک و بدعت کے ظلمت کو صفحۂ عالم سے مٹایا اور توحید
وسنت کے نور کو چمکایا اور تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و علمائے
راسخین جنکی شان علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی پوری پوری
مصداق ہین یہہ رب الانوار و شیون خاص اُس رحمۃ للعالمین کے فیضان
رحمت کا ظہور ہے کہ رب العالمین اپنے مقبول بندون کو آپ کی
اُمت مین داخل کیا اور آپکی امت مرحومہ کو خیر الامم کے خطاب سے
مبشر فرماکر آپ کے امت کے اولیا کی توصیف مین الا ان اولیاء

اللّٰہ لَاخَوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون کی بشارت فرمایا پھر عام
لوگون کی ہدایت کے لئے اون اولیاء اللہ کا واسطہ ٹھرایا تاکہ ظلمت
جہل و نادانی اور پستی اوصاف حیوانی سے نکلکر روشنی علم و دانائی اور بلندی
کمال انسانی پر پہونچنے کی تحصیل معاش و معاد کے اسباب کا ملکہ اور طرز و طریقہ
حاصل کرنے کے لئے وَابْتَغُوا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا امر فرمایا اور پھر اوس
سلسلۂ وسیلہ کو امام الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین
جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم پر ختم فرمایا پھر جن
لوگون نے اون کے طریقہ پر پیروی ظاہراً و باطناً اختیار کی تو ان کے حقمین
لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کا وعدہ فرماکر زمرۂ اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کی بشارت
فرماتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِفَضْلِکَ اور جن لوگون نے اُن کے
یا اللہ کر ہمکو ان مین سے ساتھ فضل تیرے
خلاف مین پیروی کی اُن کے لئے خُسْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کی زجر و تنبیہ
نقصان دنیا و آخرت
فرماکر زمرۂ اُولٰئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ کی نذارت فرماتا ہے اَللّٰھُمَّ
یہہ لوگ وہی ہین نقصان پانے والے — یا اللہ
لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِکَرَمِکَ **امابعد** بندۂ ہیچمدان کمترین جہان سراپا
مت کر ہمارے کو اُن مین سے ساتھ کرم تیرے
پر از عصیان و عیوب آپکا خادم **شیخ محبوب** المتخلص بہ **محبوب**
عفا اللہ عنہ خدمت مین اخوان الصفا کے عرض حال کرتا ہے کہ یہہ خاکسار
سراپا گنہگار اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ جو عین شباب کا تھا افسوس
ظلمت و معصیت جہل و ضلالت مین کھویا اور کولہو کے بیل کی طرح

۱۲ نہین خوف اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے ۱۲
۱۲ اور ڈھونڈو طرف اوس کے وسیلہ ۱۲
۱۲ البتہ راہ دکھلاوینگے ہم انکو راہ اپنی ۱۲
۱۲ یہہ لوگ وہی ہین چھٹکارا پانے والے ۱۲
۱۲ نقصان دنیا اور آخرت ۱۲
۱۲ یہہ لوگ وہی ہین نقصان پانے والے ۱۲

آنکھوں پر لوٹ پہنا ہوا اوسی چکر مین ناحق اتنی عمر صرف کر سرگردان رہا نہ کبھی بھولے سے بھی لب پر نام اللہ لیا اور نہ کبھی دلمین خوفِ عقبیٰ لایا اور نہ کبھی اپنے آپکو اتنا بھی نجانا کہ تو کیا شئے ہے کہان سے آیا اور کہان تھا اور اب کہان ہے اور کس کام کیلئے آیا ہے اور کیا کر رہا ہے اور یہان سے کدہر جایگا واے غفلت و نادانی کہ اول اپنی ہی حقیقت و اصل سے بیخبر پھر دوسرے کو کسطرح پہچانتا بارے یکایک فضل آلہی شامل حال ہوا جو اس چکر سے چھوٹنے اور جہل و ضلالت سے نکلنے کیلئے آفتاب نور ہدایت کے طلوع ہونے کا وقت آیا چارون طرف سے شیخ صاحبدل پیر روشن ضمیر فرد الافراد قطب الارشاد صوفی جامع الاضداد عالم علم شریعت ماحیٔ شرک وبدعت عامل توحید و سنت رہبر راہِ طریقت عارف کامل عاشق واصل پیشواے ارباب حقیقت مقتدا ے اصحاب معرفت خرقہ پوش کشف وشہود جرعہ نوش وحدۃ الوجود کاشف اسرار دقایق شاہد انوار حقایق ہادی طریق لی مع اللہ مولانا و مرشدنا جناب **خواجہ شاہ رحیم اللہ شاہ چشتی القادری** سلمہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کے فیض عام کی صدا کانونمین آنے لگی تب دل مین آیا کہ ایسے بزرگ سے ملین اور کچھہ اپنے لئے بھی دین و دنیا کی بھلائی چاہین جسقدر شیخ کی تعریف و توصیف سُنا تہا وُونہی بلکہ اس سے زیادہ مذمت و شکایت سُنا کہ خلاف

سنت منکر شریعت پابند بدعت مانع صوم وصلوٰۃ تارک اذکار و اشغال
بے بہرہ از اسرار حال وقال ہین - غرض طرح طرح سے انواع واقسام کی مدحت
وشکایت سُنکر سُن ہوگیا پھر بارے جی مین آیا کہ ایکدفعہ ضرور ملا چاہیئے دیکھین کہ
کہان تک تعریف وشکایت کا پتہ ملتا ہے - غرض ایک روز شب مین اتفاقاً
کسی کام کیلئے اُس راستہ سے گذرا جہان حضور کا دولتخانہ ہے دور ہی سے
دیکھا کہ حضور اپنے حجرہ سے باہر تشریف فرما ہین اور ارد گرد پس وپیش کئی مُرید
عالم وفاضل مُلّا ومشایخ عام وخاص بلدہ وسکندرآباد کے حضور مین دست بستہ
مؤدب بیٹھے ہین اور حضور اسرار معارف وحقایق دقایق قرآن واحادیث
اخبار وآثار زبان حق لسان سے بیان فرما رہے ہین - ذرہ دیر کسی گوشتہ مین
پوشیدہ کھڑا ہوکر دور ہی سے کچھہ کچھہ سُنا اوسوقت یہہ بیان ہورہا تھا -
وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ اور وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ یعنے
افق المبین اور افق الاعلیٰ کے مقامات عروج اور اون کے منازلات
سیر وسلوک کی تشریح فرما رہے تھے اور اُسکے مناسب ہر ہر موقع پر مثنوی شریف کے
اشعار نہایت ہی ذوق وشوق سے ارشاد فرما رہے تھے پس وہان سے یہہ
کمترین بے ساختہ اس مجلس مبارک مین داخل ہوا اور حضور سے دست بوس
ہوکر اک طرف دست بستہ مؤدب بیٹھ گیا اور دل ہی دل مین ازبس خوش
ہونے لگا کہ جسقدر حضور کے اوصاف وکمال اور تقدس کا شہرہ سنتا تھا

اُس وقت اوس سے زیادہ صد چند بلکہ دہ صد چند زیادہ بچشم خود دیکھہ
رہا تھا تب یہہ مصرع یاد آیا ہے مصرعہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ پھر
اوسیوقت اوسی مجلس مین دل سے جناب الٰہی مین ملتجی ہوا کہ پروردگار مجھہ
گنہگار ناچیز کو بھی حضور کے سلسلہ بیعت مین داخل فرما پھر تھوڑے عرصہ کے
بعد مجلس برخاست ہوی کمترین بھی واپس مکان کو آیا لیکن دل نہایت شادان
و فرحان حضور ہی کے جانب کھنچا چلا جا رہا ہے کہ دیکھہ کیسے کیسے عالم و فاضل
قرآن و احادیث کے جاننے والے حضور سے شرف بیعت حاصل کر کے سرفراز
ہو رہے ہین سبحان اللہ کیا تقدس ہے پھر اسکے ساتھہ ہی ساتھہ نہایت ہی
سخت متحیر و متعجب رہا کہ ایسے مقدس بزرگ کی جو جامع علوم ظاہری و باطنی اور
کاشف رموز قرآن و حدیث ہین بعضون نے ناحق و ناروا شکایت و مذمت
کرتے ہین اسکی کیا وجہ ہے اور یہہ کیا بات ہے نہایت ہی حیران رہا اور
اس امر کو کئی روز تک دل ہی دل مین سوچتا رہا مگر سمجھہ مین کچھہ نہ آیا ۔ اتفاقاً
ایک روز کسی دوست کے پاس گیا وہان لب لباب مثنوی شریف اردو مسمیٰ
بہ باغ ارم پڑہی جاتی تھی سنکر دل نہایت مضطرب و بیقرار ہوا غرض اوس
کتاب پاک کو وہان سے مستعار لے آیا اور تھوڑا تھوڑا ہمیشہ مطالعہ کرنے لگا
جب چھٹا دفتر مطالعہ کر رہا تھا اور جس امر مین پریشان تھا اوس کا فیصلہ
اوس دفتر مین پایا تب دلکو اکسوئی حاصل ہوی وہ فیصلہ یہہ ہے

نور و ظلمت سے بنایا دو نشان
ایک آدم دوسرا ابلیس جان

سالہا یہہ دو مخالف ہیں بہم
جنگ اور پیکار تھا تا اک جنم

دو کے دور میں جب ہابیل تھا
ضدّ نور اوس کا وہی قابیل تھا

نور ابراہیم پایا جب ظہور
ہو کھڑا نمرود دشمن بالضرور

فتنہ ان دونوں میں ایک مدت رہا
بعدہٗ آتش سے یہہ فتنہ مٹا

تھے غرض ہر دور میں یہہ دو فریق
تا کئے فرعون کو موسیٰ غریق

سالہا برپا رہے یہہ دو علم
آب رود نیل تھا اون کا حکم

پھر ہوا جب دور ختم المرسلین
دشمن اون کا تھا ابوجہل لعین

پھر اس فیصلہ کے بعد دلمیں نہایت ہی ذوق و شوق پیدا ہوا کہ حضور سے شرف بعیت حاصل کروں ارادہ مصمّم کر کے ایک روز دراقدس عالی پر حاضر ہوا سنا گیا کہ حضور علی الصباح بلدہ میں کسی مرید کے یہاں تشریف فرما ہوے ہیں مگر اُس روز میرے حاضر ہونے کے قبل ہی سے دو چار مرید اہل بلدہ صاحب علم و فضل قدمبوسی کیلئے آئے ہوے تھے اون سے ملاقات کرنیکے بعد بسبیل تذکرہ اپنی سرگذشت از ابتدا تا انتہا تمام سُنایا سُنکر فرمانے لگے کہ بھائی ہم پر بھی علیٰ ہٰذا القیاس واقعہ گذر رہا ہے جب ہم شیخ کے اوصاف و کمال سُنکر اکثر سکندرآباد کے باشندوں سے

شیخ کے پرسان حال ہوتے یا ملاقات کیلئے آتے ہوتے تو اکثر لوگ غیر واقفہ حالات سمجھا کر راستہ ہی سے واپس کرا دیتے تھے تو ہم بھی ایک عرصہ تک نہایت ہی حیران رہتے تھے مگر قسمت مین فضل الٰہی تھا جب شرف بیعت حاصل ہوی تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اسمین یہہ بھید تھا وہ کیا یہہ ہے

شعر

ادہر نہ دینا کسی کو آنے خدا کی باتین خدا ہی جانے		کہا نہی کو کرو ہدایت کہا شیطان کو کرکی لعنت

غرض جو سچے پیران طریقت ہین وہ جامع شریعت و حقیقت اور متبع سنت ہوتے ہین وہ بیشک نائبان رسول اللہ اور ہادیان راہ الی اللہ ہین انکے مقابل ہین اکثر کور چشمان باطن یعنے زاہدان ظاہر درست باطن خراب جو ناواقف حقایق شریعت ہین اور مشائخان خود پرست مشیخت مآب یعنے پیران پارسا جو بے سمجھہ سر حقیقت ہین کم فہمی سے اکثر قران و احادیث کے اسرار و معانی اپنی خود رائی سے غلط مفہوم کرکے اپنے زعم فاسد مین برعکس نتیجہ پیدا کرتے ہین اور بجائے توحید کے الحاد کے غار مین جا گرتے ہین پھر عمر بھر اس ظلمتکدہ سے نکلنے نہین پاتے ہین اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ (یا اللہ مت کر ہمارے کو ان مین سے) علاوہ برین طرفہ یہہ کہ ایسے یاران خود غلط سراپا اشراک و الحاد مین گرفتار پھر از راہ بغض و حسد خاصان حق کی جو شکایت و مذمت کرتے ہین گویا آفتاب پر خاک اڑاتے ہین اور طالبان حق کو راہ حق سے پھیرتے ہین شیخ کامل ناقص

دونون کی علامات وشناخت مولانائے رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مثنوی شریف مین جابجا نہایت ہی عمدہ تمثیلات کے ساتھ ارشاد فرماتی ہین

دونون صورت گر ہو یکسان ہے روا	پانی کھارا میٹھا دکھتا ہے صفا
وہ ہی پہچانے جو صاحب ذوق ہے	تلخ وشیرین آب مین جو فرق ہے

میان شیخ کامل کا ملنا بھی فضل آلہی پر موقوف ہے خدا تمہارے شوق کو زیادہ کرے اور جو تمنائے دلی ہے اوس کو بر لائے یہہ فرما کر وے حضرات والیس بلدہ تشریف لیگئے اور یہہ کمترین اپنے گھر پھرا اوس کے ایک ہفتہ بعد یعنے بتاریخ لبست ویکم شہر ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ حضور کے بیعت سے مشرف ہوا الحمد للہ ایسا کامل طبیب باطن کہ جس کا دست شفا اس ناقص کے ہاتھ لگتے ہی جملہ امراض مہلک جو نفس کے ظلمت مین پوشیدہ تھین ایکبارگی سب دور ہوگئین تب قلب مین رشد وہدایت کا نور ایسا جلوہ گر ہونے لگا کہ تھوڑے ہی دنون مین حضور کے کمال افضال وتوجہات اور تعلیم وتلقین کے فیضان وبرکات سے شرح صدر ہوا جہل وضلالت کے خواب مین آنکھین جو بند تہین کھل گئین تو پس وپیش ویمین ولیسار وتحت وفوق ہر ہر شئے سے وجود حق ہی نظر آنے لگا۔ تب یہہ اشعار مثنوی شریف کے اس کے قبل بسا اوقات اکثر شیخ کی زبان مبارک سے جو سنتا تھا یاد آئے۔

مثنوی شریف

ابلہان حیران آیا حق کجاست	برزمین ست یا کہ او اندر سماست
یا کہ برعرش عظیمش جائے اوست	یا کہ در خلد برین ماوائے اوست
حق عیانست اے برادر جاودان	تو عیان را خود چہ میجوئی نہان

غرض جسطرف کو آنکھ اُٹھا کر غور کیا تو سوائے نور وجود کے کچھہ نہ پایا تب انا من نور اللہ و کل شئے من نوری کا خلاصہ سمجھہ مین آیا اور اسی ذوق مین گاہے گاہے کچھہ اشعار کہنے لگا تب چند احباب نے مجھہ کو با اصرار مجبور کیا کہ اِن کو یکجا جمع کر کے طبع کروا تا کہ ہم سب کو بھی دستیاب ہو ہر چند مین نے عذر کیا لیکن پذیرا نہوا پھر مکرر سکرر سخت مجبور کیا گیا تو حضرت قبلہ کی خدمت مین عرض کیا ارشاد ہوا کہ اگر تو مناسب سمجھتا ہے تو مختار ہے ۔ غرض چار و ناچار طبع کا ارادہ کیا اور اُسکے ساتھہ ہی اپنی سرگذشت بھی جو کچھہ کہ تھی بطور ضمیمہ کے عرض کیا اور پھر جی مین آیا کہ اسکے ساتھہ بقدر ضرورت شئے و نور کی تعریف بھی لکھے تو مناسب ہے کیونکہ آجکل اکثر جاہل ناقص التحقیق تصوف کا دم مارتے ہین جس کو دیکھو اوس کے لب پر مسئلہ ہمہ اوست جاری ہے فی الحقیقت اس مسئلہ کی کنہ حقیقت سے ناواقف اور محض غافل ہین صرف عارفون کی باتین سُنکر یا اون کے تصانیف دیکھکر اپنی خود رائی سے حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھکر الحاد کے بھنور مین

غوطے کھا رہے ہین یا اللہ لفضلک العظیم وبحرمت محمد النبی الکریم اس بھنور سے ڈوبتون کو نکال معلوم ہو کہ اگرچہ مسئلہ ہمہ اوست عین ایمان ہے بشرطیکہ موافق کتاب و سنت ہوا ور مخالف شریعت نہو حق ہے مگر بہ نہایت ہی نازک ترین مسئلہ ہے اس مسئلہ کی کنہ حقیقت حاصل کرنے کیلئے شیخ محقق کامل روشن ضمیر صاحبدل چاہیے اور اس مسئلہ کی تحصیل سے کل اقسام شرک جلی وخفی واخفی زایل ہوکر توحید کامل ہوتی ہے اور ایمان تحقیقی حاصل ہوتا ہے ورنہ وہی پہلی حالت (محض کولھو کا بیل) جو اس خاکسار کی تھی یا محض امید وبیم کی چکنی چپڑی باتونکی نزہی تھاپون مین پڑے رہے نہ کنارہ ملے نہ تھہ کو لگے وہی مثل صادق آوے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے
گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے

اللہ ہی اپنا فضل کرے۔

آغاز تعریف نور

نور لغت مین روشنی کو کہتے ہین اور اصطلاح صوفیہ مین ذات اور ظل ذات کو کہتے ہین جیسے حق تعلے خود اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط یعنے اللہ نور ہے

۱۲ سورہ نور اللہ نور ہے آسمانون کا اور زمین کا ۱۲

آسمانون اور زمین کا واضح ہو کہ نور لغت مین جو روشنی کو کہتے ہین باین معنی حق تعالے کو نور کہنا درست نہین کس واسطے کہ نور و ظلمت یعنے روشنی و تاریکی یہہ باہم متضاد ہین یعنے ایک دوسرے کی ضد ہین اور حق تعالے ان دونون ضدونکا خالق ہے جیسے خود فرماتا ہے وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ یعنے بنایا ظلمت و نور کو پس ان معنون پر نور کا لفظ حق تعالے کی نسبت کہنا اور سمجھنا درست نہین مگر ہان نور ایک ایک اسم ہے اسماء اللہ مین سے جو فی الحقیقت عین مسمٰی ہی کہنا اور سمجھنا درست ہے اور نیز نور سے اشارہ ہے طرف مرتبۂ وحدت کے کہ اُس مرتبۂ وحدت مین اربعہ اعتبارات ذات سے نور ایک اعتبار ذات ہے جو بالذات خود اپنے پر آپ روشن ہے نہ کہ زاید بر ذات کہ صفت اُسکی ہو بلکہ بالذات خود پر خود روشن ہے لہٰذا اس مرتبہ مین نور عین ذات اور ذات عین نور ہے اور اس مرتبہ مین نور واسطے اپنے خود پر آپ ہی آپ ظاہر ہے اور واسطے غیر اپنے کے مظہر ہے اسواسطے صوفیہ کہتے ہین اَلنُّوْرُ ھُوَ الظَّاھِرُ لِنَفْسِہٖ وَالْمُظْھِرُ لِغَیْرِہٖ پس باین ہر دو معنے اللہ کو نور کہنا درست ہے یعنے خود بخود ظاہر اور دوسرون کو ظاہر کرنے والا پس یہان نور سے مراد ذات اور ذات سے مراد وجود اور وجود سے مراد ہستی ہے اسواسطے محققین کے نزدیک نور حقیقی حق تعالے

سورۂ انعام اور بنایا اندھیرے اور اجالے ۱۲

قول صوفیہ نور وہ ہے جو ظاہر کرے ذات سے اپنی اور ظاہر کرنیوالا دوسرون کو ذات سے اپنی ۱۲

ہی کی ہستی ہے کہ جملہ موجودات علوی وسفلی سب کیے سب قبل از ظہور جو ظلمت عدم مین مستور تھین سب اسی ایک نور وجود سے عرصہ شہود مین ظاہر و موجود ہوئین ورنہ نفس الامر مین سب کے سب اپنی ذات سے نیست و نابود ہین اسلئے حق سبحانہ تعالیٰ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ارشاد فرماتا ہے کیونکہ بغیر نور کے کسی شئے کا ظہور ہو ہی نہین سکتا اسکئے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صاف اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ ارشاد فرمایا ہے

سورہ نور اللہ نور ہے آسمانون کا اور زمین کا ۱۲

حدیث شریف مین نور سے اللہ کے ہون اور خلق تمام میرے نور سے ۱۲

آغاز تعریف شئے

شئے لغت مین موجود کو کہتے ہین اور اصطلاح صوفیہ مین شئے موجود حقیقی اور ہست حقیقی کو کہتے ہین جو ذات بحت ہے مگر مجازاً موجودات عالم مین سے ہر فرد موجود کو بھی شئے کہتے ہین کیونکہ کوئی صورت موجودات عالم کی ذات الٰہی سے خالی نہین ہے یعنے حقایق عالم کی صورتین جو علم الٰہی مین قرار پائے ہین وہ از خود وجود نہین رکھتے ہین مگر موجود ہونے کی صلاحیت رکھتی ہین اسواسطے حق سبحانہ تعالیٰ اپنے وجود بخشی سے اون کو خارج مین موجود فرمایا تو موجود ہین ورنہ بالذات معدوم ہین یعنے جس صورت شئے مین ظہور وجود الٰہی کا نہین ہے وہ

شئے موجود ہی نہین ہو سکتی اسواسطے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہُ بَاطِلٌ ارشاد فرمایا ہے کیونکہ صورت شئے کی بالذات عدمیت رکھتی ہے اسواسطے ماسواللہ جسکو عالم یا اشیا کہتے ہین وہ باطل ہے یعنے لاشئے ہے اور جو لاشئے ہے وہ فی الحقیقت نیست و معدوم ہے اور جو معدوم ہے اوسکا موجود ہونا بھی باطل ہے کیونکہ حقیقت مین کسی صورت شئے کو بالذات وجود ہی نہین ہے بلکہ حق تعالےٰ ہی ذوات اشیاء کی صورتون مین خود جلوہ ظہور فرمایا ہے یعنے حقیقت حق (وجود مطلق) ہی بصورت شئے صورت شئے پر بکلی محیط ہے اسواسطے اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ارشاد ہوا ہے پس شئے فی نفسہ صورت ہی کا نام ہے جیسے کہ وہ قبل از ظہور بالذات عدمیت رکھتی تھی اسیطرح بعد از ظہور بھی صورت شئے کی بلفعل معدوم ہے - لہٰذا کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ارشاد فرماتا ہے یعنے سوائے ذات مطلق (وجود حق) کے صورت کل شئے کی جو ماسواللہ ہے ہر وقت یعنے زمانۂ ماضی و حال و استقبال ہر سہ زمانون مین ہلاک و فانی ہے کیونکہ ذات ہر شئے کی فی نفسہ معدوم ہے بغیر نور مطلق (وجود حق) کے کسی شئے کا از خود ظلمت عدم سے عرصۂ شہود مین ظہور ہی ہو نہین سکتا ظلمت عدم سے وہی اعیان ثابتہ صور علمیہ مراد ہین جو حقایق

حدیث شریف خبردار ہو ہر چیز سوائے اللہ تعالےٰ کے خالی ہو وہ باطل ہے ١٢

حم سجدہ خبردار ہو تحقیق وہ ہر چیز کو گھیر رہا ہے ١٢

سورۂ قصص ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات اسکی ١٢

عالم اور ذوات خلق ہین یعنے اشیاء کی صورتین جو علم الٰہی مین ثابت ہوے ہین بلا انفکاک خارج مین نور مطلق (وجود حق) سے ظاہر موجود ہوے ہین لہذا بظاہر اشیاء موجود نظر آتی ہین اسواسطے موجودات عالم مین سے ہر ہر فرد موجود کو مجازاً شئے کہتے ہین حالانکہ موجود اللہ ہی ہے اور اشیاء معدوم ہین پس معدوم کا موجود ہونا محال ہے لہذا معدوم کو موجود دیکھنا خطائے نظری ہے کیونکہ جو شئے قبل از ظہور خلق کے معدوم اور پھر بعد از ظہور خلق کے فانی ہو وہ بالفعل بھی معدوم ہے مگر ہر شئے کی معدومیت کا ادراک نہایت ہی دقیق نظر سے حاصل ہوتا ہے بجز نظر خواص کے نظر عوام سے بالکل مخفی ہے تاوقتیکہ سر وحدۃ الوجود منکشف نہو ہر شئے کی بالفعل معدومیت کا ادراک حاصل نہین ہوتا کس واسطے کہ لِکُلِّ شَیْءٍ وَجْہَانِ یعنے ہر شئے جو ظاہر مین دکھلائی دیتی ہے وہ دو وجہ رکھتی ہے ایک وجہ ہستی دوسری وجہ نیستی اور وجہ نیستی وجہ ہستی پر حجاب ہے تاوقتیکہ یہہ حجاب نہ اوٹھے شہود حق حاصل نہین ہوتا اور اس حجاب کا اوٹھنا شیخ کامل کے ارشاد پر موقوف ہے شیخ کامل محقق صاحبدل وہ ہے کہ باوجود دو ضد یکجا جمع ہونے کے (جو وجہ ہستی و وجہ نیستی ہے) ہر شئے مین دو جہت ایک جہت ہالک اور ایک جہت باقی علیحدہ ثابت کر دکھلائے اور باعتبار احکام جداگانہ کے عینیت با غیریت اور غیریت با عینیت ایسا ثابت کرے کہ سر مو

واسطے ہر شئے کے دو وجہ ہین ١٢

خلاف شرع شریف نہو اور موافق کتاب و سنت کے اوسپر دلیل ہو کہین عبد رب نہو اور رب عبد نہو کس واسطے کہ حقایق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر شئے کی ثابت ہے مبدل ہو نہین سکتی اگر مبدل ہو تو قلب حقایق لازم آئیگا یہہ کفر ہے اور قلب حقایق محال و باطل ہے یہہ نہایت نازک مقام ہے اس مقام مین بہتون نے توحید کے دہوکے سے الحاد مین جا پڑے ہین اور حقیقۃ الشئی لا تنفک عن الشئی یعنے حقیقت شئے کی شئے سے جدا نہین ہوتی ہے اکثر ناقص التحقیق نے صور علمیہ اعیان ثابتہ کو جو ذوات خلق ہین عین ذات حق کہدیا یہہ سراسر انکی غلط فہمی اور گمراہی ہے کیونکہ انہون نے یہہ خیال کیا ہے کہ علم بغیر معلوم کے پایا نہین جاتا اور صفت علم کی عین ذات ہے لہذا ذات الہی اور معلومات الہی جو صور علمیہ ہین عین یکدیگر ہین کہدیا ہے یہہ بسبب غیر تحقیق و لاعلمی کے انکی محض غلطی و گمراہی ہے اور وہ جو بعض محققین نے علم و عالم و معلوم ہر سہ مراتب عین یکدیگر ہین فرمایا ہے وہ من حیث الاندراج مرتبہ ذات ہے نہ کہ صور علمیہ اعیان ثابتہ جو ذوات خلق متصف بعدم اضافی و معلومات الہی ہین عین حق ہے نفرمایا چونکہ علم الہی دو طرح ثابت ہے چنانچہ ۔

با خدا از ازل دو علم بود	علم بالذات و علم ماہیات

حقیقتین چیزون کی ثابت ہین ۱۲

حقیقت چیز کی نہین علحدہ ہوتی چیز سے ۱۲

به همین هر دو علم ثابت شد	که بود غیر ذات معلومات

یعنے ایک علم ذات دوسرے علم ممکنات جو حقایق عالم ہین اگرچہ کہ
ممکنات معلومات الٰہی ہین بہ نسبت علم الٰہی قدیم ہین مگر بہ نسبت احتیاج
ذاتی متصف بحدوث ہین چونکہ وہ اپنی ذات سے خود بخود وجود نہین رکھتے
ہین چنانچہ امام المحققین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہین اَلْاَعْیَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَۃُ الْوُجُوْدِ یعنے اعیان ثابتہ نہین
سونگھی بو وجود کی اسواسطے اعیان کو معلومات اور معدومات کہتے ہین
کیونکہ حق سبحانہ تعالےٰ حقایق عالم کی صورتون کو اول اپنے علم مین معلوم کرلیا
اسواسطے اُن کو معلومات الٰہی کہتے ہین اور معدومات اسواسطے کہتے
ہین کہ اعیان فقط علم الٰہی مین صورت علمی پکڑے ہین نہ کہ خارج مین اور
بہ سبب موہوم ہونے کے اون کو معدومات کہتے ہین پھر علم اور عین مین
اعیان وجود حق سے ہی موجود ہوے ہین نہ کہ اپنے آپ سے کس واسطے کہ
غیر وجود حق تعالےٰ کا معدوم محض ہے اور معدوم محض کا موجود ہونا محال و
باطل ہے پھر باوجود علم الٰہی مین ثابت رہنیکے بلا انفکاک اعیان کا ظہور
خارج مین اس حکمت و صنعت سے ہوا ہے کہ اس کا علم و انکشاف کسی غیر
اہل پر ظاہر نہین اور اس صنعت ظہور مین عجیب و غریب حکمت ہے اکثر
عارفان ناقص التحقیق نے اس مقام پر دہوکا کھاکر نری عینیت کے قایل

اعیان نہین سونگھی بو وجود کی س ۱۲

ہوے ہین جو لوگ کے عبد و رب کی ذات اور وجود مین فقط عینیت محض بیان کرتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین اور غیریت ذاتی سے انکار کرتے ہین کافر و ملحد و بے دین ہین اور جو لوگ کے فقط غیریت محض کا ثبوت کرتے ہین اور عینیت وجودی سے انکار کرتے ہین وہ اہل ظواہر اور علمائے ناحقیقت شناس ہین محقق کامل موحد صاحبدل وہی ہے کہ دو ذات متغائر الحقیقت یعنی ذات عبد و ذات رب ہین باوجود ثبوت غیریت ذاتی کے پھر اون دونون مین اسطرح کی عینیت وجودی کو ثابت کرے کہ کسی طرحکی غیریت متصور ہی نہو کیونکہ ذوات اشیاء جو اعیان ثابتہ صور علمیہ ہین اُن کو فی نفسہ وجود ہی نہین ہے بلکہ وجود الٰہی ہی سے موجود و ظاہر ہوے ہین تو پھر اشیاء موجودات کا وجود مغائر وجود الٰہی کیونکر ہوسکتا ہے اسواسطے وجود اشیاء کا عین وجود حق پھر از روے ذوات اشیاء کے حق غیر خلق اور خلق غیر حق ہے اسواسطے سلطان المحققین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوحات مکیہ مین فرماتے ہین فَهُوَ عَيْنُ كُلِّ شَيْءٍ فِي الظُّهُوْرِ وَمَا هُوَ عَيْنُ الْأَشْيَاءِ فِي ذَوَاتِهَا بَلْ هُوَ هُوَ وَالْأَشْيَاءُ اشْيَاءُ یعنی پس وہی ہے عین سب چیزون کا ظہور مین اور نہین ہے وہ عین اشیاء کا اونکی ذات مین بلکہ وہ وہی ہے اور اشیاء اشیاء ہے یہ وجدان اور عقیدہ صوفیان کاملین

پس وہ عین ہے ہر شے کا ظہور مین اور نہین ہے وہ عین اشیاء کا ذات مین اپنے بلکہ وہ وہ ہے اور اشیاء اشیاء ہین ۱۲

کا ہے لہذا من الازل الی الابد رب رب ہے اور عبد عبد ہے
بندہ کبھی خدا اور خدا کبھی بندہ ہو نہین سکتا یہہ محال ہے ورنہ قلب
حقایق لازم آئیگا قلب حقایق کفر و باطل ہے پھر با وجود اسبات کے
عبد ورب مین عینیت حقیقی ثابت ہے جیسے عینیت حقیقی ثابت ہے اسیطرح
غیریت حقیقی بہی ثابت ہے جو ان دونون وجہ عینیت حقیقی و غیریت حقیقی
کا قایل ہے وہی موحد کامل محقق آگاہ دل ہے کیونکہ لِکُلِّ شَیئٍ وَجْہَانِ
یعنے ہر شئے کے واسطے دو وجہ ثابت ہے ایک وجہ عینیت اور ایک وجہ
غیریت جسنے وجہ غیریت کو اُٹھا دیا اور صرف عینیت کو ثابت کیا ہیر
توحید اور حقیقت وحدۃ الوجود سے محض غافل اور نرا جاہل ہے اور وہ نزدیک
عارفان محققین کے منکر قرآن ملحد بے دین ہے کیونکہ یہہ ہر دو وجہ عینیت حقیقی
وغیریت حقیقی قرآن وحدیث سے ثابت ہین اور وہ جو بعض صوفیان کامل
اپنے تصانیف و تالیف مین عینیت حقیقی اور غیریت اعتباری فرماتے ہین
اس سے مراد فی الواقع ہے نہ کہ فی المجاز جب فی الواقع ہو تو وہ نفس الامر مین
غیر حقیقی ہے کسواسطے کہ وہ اعتبار حق ہے کسی معتبر مجازی کے تابع نہین ہے
کہ کوئی اعتبار کرے یا نہ کرے فی الواقع نفس الامر مین ثابت ہے ہر ہر کا
حکم ہر ہر پر جاری ہے بعضے نادان و ناواقف و نا اہل و ناتربیت یافتہ
کچے صوفی پکے ملحد اسم بے مسمی لباس درویشی سے مزین خطاب شاہ سے

واسطے ہر شئے کے دو وجہ ہین ۱۲

مشتین صرف اون کتب کو مطالعہ کر کے کلمات صوفیہ کا اپنی طبیعت سے
من بھائے معنے سمجھکر غلط فہمی اور خودرائی سے مست ہو کر عینیت حقیقی کا
دم مارتے ہین اور اصطلاحات صوفیہ سے بیخبر و بے نصیب و محروم ہین
چنانچہ مولانا رومی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مثنوی شریف مین فرماتے ہین -

اصطلاحاتیست مر ابدال را -	زان نصیبے نیست اہل قال را

علیٰ ہذا القیاس ہر ایک علم و فن کے اصطلاحات علیحدہ علیحدہ ہین چنانچہ
اصطلاحات متکلمین و اصطلاحات منطقین و اصطلاحات فقیہین و اصطلاحات
اطبا و اصطلاحات صوفیہ غرض ہر قوم کے اصطلاحات علیحدہ علیحدہ ہین
جبتک اون کے اصطلاحات سے بخوبی واقف نہون اون کی مراد سمجھنا
محال ہے اکثر نادان و ناواقف صرف اون کتب کا مطالعہ کر کے عینیت
حقیقی اور غیریت اعتباری بیان کرتے ہین اور اس اعتبار کو مجازی سمجھتے
ہین اور واقعی نہین جانتے ہین اور غیریت حقیقی سے انکار کرتے ہین جیسا
فرقہ سوفسطائیہ حقائق اشیاء کا منکر ہے سوفسطائیہ کہتے ہین کہ اگر ہم
پانی کو پانی سمجھہ لین تو پانی ہے یا اگر ہم اسی پانی کو آگ سمجھہ جائین تو آگ ہے
بس اگر ایسا اعتبار کر لین تو نہ واجب تعالےٰ کی حقیقت ثابت ہوگی اور نہ
ممکنات عالم کی ایسے اعتقاد سے احکام شرعیہ اور اسرار صوفیہ باطل و
بے اصل ہو جاتے ہین - صوفیہ مثل سوفسطائیہ کے عالم کو محض خیالات

بے حقیقت نہین کہتے ہین بلکہ بخلاف اوس کے صوفیہ کا اعتقاد یہہ ہے
کہ حقایق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر چیز کی ثابت ہے پس حقیقت
واجب تعالے کی واجب تعالے کو ثابت ہے اور حقیقت ممکنات عالم کی
ممکنات عالم کو ثابت ہے اور قلب حقیقت محال ہے کیونکہ ذات خلق اور
ذات حق مین ابداً وازلاً مغایرت حقیقی واقعی ہے کیونکہ ایک وجود اور دوسرا
عدم ہے چنانچہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب عقاید مین فرماتے ہین۔

ازہمہ در صفات وذاتِ خدا		لیس شیء کمثلہ ابدا۔ (نہین ہے شے مانند اوسکے)

اور منازلاتِ عروج اور مقام فنا اور مراتبات قرب مین سے
کسی مرتبہ مین بھی عبد رب اور رب عبد نہین ہوسکتا من الازل
الی الابد رب رب ہے اور عبد عبد ہے چنانچہ صاحب گلشن راز
فرماتے ہین۔

نہ ممکن او زحد خویش بگذشت		نہ او واجب شد ونے واجب او گشت

ممکن اوسی شئے کا نام ہے جو فی نفسہ معدوم ہے اور جو شئے فی الحقیقت
معدوم ہوتی ہے وہ از خود موجود نہین ہوسکتی مگر واجب الوجود کی وجود بخشی سے
موجود ہوسکتی ہے اور اوسکے موجود ہونے کے یہی معنی ہین کہ وہ
موجود نما ہوسکتی ہے اسواسطے عالم کو ممکن الوجود کہتے ہین پس اس
معنے پر وہ نیست ہست نما ہے اور حق (واجب الوجود) ہست نیست نما

ہے اسلئے مقام ظہور مین حق اور خلق مین عینیت حقیقی از روئے وجود و
ہستی متحقق ہے جیسا عینیت حقیقی متحقق ہے ویساہی غیریت حقیقی از روئے
عدم و نیستی متحقق و ثابت ہے جیسا ملحدان ناقص التحقیق محض عینیت حقیقی کا دم مارتے
ہین اور غیریت حقیقی سے انکار کرتے ہین اور یہہ خیال کرتے ہین کہ غیریت
حقیقی کے قایل ہونے سے کہین وجود عبد و رب دو نہو جاوے کہ جس سے
شرک ثابت ہو ویساہی اکثر علمائے ظواہر اور فقہائے ناحقیقت شناس
بہی محض غیریت حقیقی پر اعتقاد رکہتے ہین اور عینیت حقیقی وجودی کے
قایل ہونے سے کہین ذات عبد و رب ایک نہو جاوے کہ جس سے کفر
عاید ہو حاشا و کلّا یہہ نہین جانتے کہ اہل تحقیق و ارباب تصوّف جو عینیت کے
قایل ہین اُس سے عبد و رب ایک نہین ہو سکتے عبد عبد ہے اور رب
رب ہے کسی طرح کسی حال مین من الازل الی الابد رب عبد نہوگا اور عبد رب نہوگا عینیت ایک
وجہ سے ثابت ہے اور غیریت ایک وجہ سے ثابت ہے یہہ دونون وجہ
جنکی حقیقت بیان مذکور الصدر سے صاف واضح و لایح ہے اکثر جاہل اس
سرّ عینیت و غیریت کو جیساکہ اوس کی حقیقت ہے کسی شیخ کامل سے نہین
جانکر صرف چند کتب تصوف کو مطالعہ کرکے اپنی خودرائی سے من بہائے
معنی سمجہکر بغیر از مغائرت ذاتی کے محض عینیت کے ایسے قایل ہوے
ہین کہ آخر کو ملحد بن گئے۔

مثنوی

اپنی خود رائی سے اس جادہ گذر	کر تلاش اچھا سا کوئی راہبر
پیر یا کوئی رہبر عقدہ کشا	راز دان بفضل اللہ ماشاء

جب تک شیخ کامل عارف صاحبدل جامع الاضداد نہ ملے یہ نازکترین
مسئلہ ہمہ اوست جو عین وحدت الوجود اور سر توحید ہے عینیت باغیریت
اور غیریت باعینیت مطابق کتاب وسنت کے عین ایمان ہے حاصل نہین ہوتا
فی زماننا دیکھا جاتا ہے کہ اکثر حضرات مشائخین اپنے مریدون کو (جو طالبان
الٰہی ہین) صرف ذکر واذکار ہی پر اکتفا کراتے ہین اور لطائف ستہ کے جاری
ہوجانے ہی کو غایت قرب اور وصل مقصود ٹھہراتے ہین اور معرفت عبد ورب
سے بالکل نا آشنا رکھتے ہین اور کبھی ان سے کوئی انکا انیس وجلیس
جو عرفان سے باخبر ہے کسی موقع پر بسبیل تذکرہ اگر کچھہ کلمات عرفان
زبان پر لائے تو سنکر گھبراتے ہین اور سخت متحیر ہوجاتے ہین اور پوچھتے ہین
کہ جس کو معرفت کہتے ہین وہ کیا چیز ہے اور کیا بات ہے اسکی حقیقت
کیا ہے ولے افسوس صد ہزار افسوس ایسے طالبان الٰہی پر جو عرفان
سے اسقدر نا آشنا ہین اور بغیر عرفان کے ناحق اپنی عمر کو ضائع وتلف
کرتے ہین اور بعض مشائخین علی العموم طالبان الٰہی کو صرف چند مختصر اسرار
معرفت بلاغیریت محض عینیت ہی عینیت تلقین و ارشاد کرتے ہین جس سے اکثر
مریدین عبادات شرعیہ اور معمولات صوفیہ سے دست بردار ہوکر راہ

سلوک سے بیخبر وبے بہرہ اور جذب وعشق سے محروم وبے نصیب رہتے ہین پھر اُن مین سے بعض مریدین کم فہم اون کے ارشاد وتلقین کا مضمون غلط مفہوم کرکے اپنے خیالات فاسدہ اوہام باطلہ مین برعکس حقکو باطل اور باطل کو حق سمجھکر ہمہ اوست کا دم مارتے ہین اور بجائے توحید الحاد کے بھنور مین غوطے کھاتے ہین پھر اُن مین سے بعضے اشغال ملاحدہ اور تصورات نامشروعہ پر اپنا رنگ جماتے ہین اور زعم فاسد مین اپنے تئین عاشق آلہی جانتے ہین چنانچہ مولانائے رومی علیہ الرحمۃ مثنوی شریف مین فرماتے ہین -

عاشق تصویر وہم خویشتن	کے بود چون عاشقان ذوالمنن

وائے افسوس صدہزار افسوس ہے کہ کیا اپنی اوقات وہم وقیاس مین خراب کرتے ہین - غرض یہہ سب لاعلمی کا باعث ہے اسیواسطے اول علم شرط ہے بعد عمل مشروط ہے جب تک شرط حاصل نہو مشروط کا وجود ثابت نہین ہوتا - چنانچہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین -

چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
برو دامن علم گیر استوار	کہ علمت رساند بدار القرار
میاموز جز علم گر عاقلے	کہ بے علم بودن بود غافلے
ترا علم در دین و دُنیا تمام	کہ کار تو از علم گیرد نظام

کیونکہ عقل بغیر علم کے ناقص ہے لہذا بغیر عرفان و معرفت کے صرف اذکار
و افکار و اشغال و تصورات سے مقصود حقیقی حاصل نہین ہوتا ہے تاوقتیکہ
نفس کی شناخت نہو معرفت حق حاصل نہین ہوتی جب معرفت حق ہی حاصل
نہو تو پھر تقرب الٰہی کیسے نصیب ہوگی یقین مانو کہ قول صادق مَنْ
عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ شاہد ہے اسیواسطے خود شناسی خداشناسی
پر مقدم ہے - چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین **مثنوی**

خود شناسی فرض باشد ای فلان		کار دیگر ہیچ پوچ و ہیچ دان

اور بعضون نے فقط رسمی طریقہ فاتحہ وغیرہ پڑہکر کلاہ و کفنی اور شجرہ
و گلدامنی عطا کر دیتے ہین صرف اسی بضاعت پر پیری و مریدی و فقیری
کو منحصر کیا ہے ولے پیری و مریدی اسوقت کی سوائے رسم و عادت کے
اور کچھہ نہین کیونکہ اسوقت اکثر حضرات اسم بےمسمی لباس درویشی سے
مزین اور خطاب شاہ سے مشین حق و باطل کی تمیز ندارد خود راہ حق سے
بے خبر من عرف اور قد عرف سے بے بہرہ ہین وہ مرید کو کیا خاک راہ حق
بتا سکتے ہین وہی مثل ہے کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار و اے برین اوصاف
حمیدہ اگر کوئی سچا طالب بفضلہ تعالےٰ ایزد تعالے شیخ ثانی کامل محقق سے
تجدید بیعت کرے اور اپنی مراد کو پہونچے تو اس سے ناخوش ہوتے ہین
اور کہتے ہین کہ فلان اچھا نہین کیا ہم سے منکر و منحرف ہوگیا ہم کافی

نہین تھے ولے افسوس ہے کہ مقصود حقیقی تو حق سبحانہٗ تعالےٰ ہے
نہ کہ خود پیر ہان البتہ پیر رہنما ہے اس بارگاہ عالی کی راہ کا اور وسیلہ
قرب حق سبحانہٗ کا۔ بشرطیکہ اُس سے علم و عرفان حاصل ہو اور اسرار دقایق
و انوار حقایق منکشف ہو چنانچہ صاحب گلشن راز علیہ الرحمۃ فرماتے ہین -

مریدی علم دین آموختن بود		چراغ دل بنور افروختن بود

نہ کہ فقط رسم و عادت کیموافق کلاہ و شجرہ لے لین اور راہ حق سے
بے خبر رہین افسوس ہے اُس مرید پر جو ایسے پیر پر دکیا ہم کافی نہین تھے)
اعتقاد کر بیٹھ رہے اور کسی شیخ دیگر پیر کامل عارف صاحبدل کیطرف
رجوع نہو اور طلب حق مین اپنا قدم آگے نہ بڑھائے اور بعضے مریدین
ناقص الخیال اس خیال خام مین مست ہین کہ پیر من خس است و اعتقاد
من بس است اور کہتے ہین کہ جیسے خدا ایک اور رسول ایک ہے پیر بھی
ایک چاہیئے لہذا باین خیال وہ تجارید بیعت اور تعدد پیر روا نہین رکھتے
یہہ اُنکی کمال نادانی و لاعلمی کا باعث ہے اگر کتب تواریخ و تذکرہ مطالعہ
فرماتے تو البتہ معلوم ہوتا کہ اکثر حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے سوائے
پیر ارادت کے اکثر پیرون سے استفاضہ حاصل کیا ہے - چنانچہ
سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ السامی کے متعدد
بیعت کرنے کا ذکر تذکرۃ الاولیا مین صاف ظاہر ہے - بیت

ایک سو تیرہ پیر پایا ہے		فیض اُن سے کثیر پایا ہے

اور سوا اسکے خود سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز اپنی کتاب مین یون تحریر فرماتے ہین کہ مین نے سہ صد و ہشتاد و چہار شیخ یعنے تین سو اسّی پر چار پیرون سے بیعت کیا مگر اسلام حقیقی حاصل نہوا اگر سیّدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ ملتا ہین اور نہ بیعت کرتا تو کافر مرتا بطفیل امام ہمام اسلام حقیقی حاصل ہوا غرض یہہ کہ اکثر اولیاء اللہ نے پیرون کا تعدد جائز فرمایا ہے چنانچہ پیر ارادت پیر خرقہ پیر صحبت پیر تعلیم ایک پیر سے خرقہ ارادت پہنا ہے اور دوسرے سے تعلیم طریقت پایا ہے اور تیسرے سے فیض صحبت حاصل کیا ہے لیکن ان سب مین پیر تعلیم زیادہ مستحق ہے اس کی رعایت زیادہ کرنی چاہیے کس واسطے کہ وہ مرید کو حق تعالےٰ کے دربار کا راستہ بتلاتا ہے اور وہ روحی تربیت و پرورش فرماتا ہے اور باب قرب تک پہنچاتا ہے اسیواسطے حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات مین تحریر فرمایا ہے کہ باوجود شیخ اول کے زمانۂ حیات مین اگر کوئی طالب مولا اپنا رشد و ہدایت دوسرے شیخ کی خدمت مین زیادہ دیکھے اور اپنے دل کو اُس کی صحبت مین حق تعالےٰ کی جانب زیادہ رجوع پاوے تو بے اذن شیخ اول کے دوسرے شیخ سے طلب

ہدایت و تجدید بیعت کرے تو جائز ہے لیکن چاہئے کہ شیخ اول سے
ہرگز انکار نکرے اور اسکو سوائے نیکی کے یاد نکرے فقط غرض الحاصل
یہہ کہ اگر شیخ کامل رکہتا ہو تو اپنے تئین بلاضرورت اور بغیر عذر کے
دوسرے شیخ سے رجوع نہ کرے کس واسطے کہ بلا ضرورت ہر جگہہ بیعت
کرنا برکت کو کہو دیتا ہے ہان اگر سخت ضرورت ہو یا عذر معقول ہو
جیسے وفات پیر کے بعد یا بغرض رشد و ہدایت زمانہ حیات مین وہ ایسا
دور ہو کہ ملاقات کی توقع باقی نہو یا وہ نزدیک ہو اور کامل بھی ہو
اُسکے خدمت مین اپنے لئے اپنے حق مین رشد و ہدایت نہ دیکھے اور
نہ پاوے یا اگر ناقص ہو تو ایسی سب حالتو نمین تجدید بیعت و طلب
ہدایت شیخ ثانی و ثالث سے جائز ہے پس جہان ہدایت و جمعیت دل پائی
جاوے بے توقف اپنے تئین رجوع کرنا چاہئے اور شیطانی وسوسون
سے پناہ مانگنی چاہئے کس واسطے کہ دل مین اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ
ایک پیر سے بیعت کرنے کے بعد خواہ اوس سے رشد و ہدایت و
جمعیت حاصل ہو یا نہو پھر دوسرے پیر سے تجدید بیعت کرنی جائز
نہین یہہ بہی ایک خطرۂ شیطانی ہے کہ طالب حق کو راہ حق سے
باز رکھتا ہے غرض پیر کامل و پیر ناقص کی شناخت اور مدح و ذم
اور بیعت اور تجدید بیعت اور غیر بیعت اور اوسکی منفعت و مضرت

اور راہِ سلوک اور توحید و عرفان ایمان و ایقان اسلام و احسان جسکا
بیان نہایت ہی شرح وبسط کے ساتھ مولانا و مرشدنا و سیدنا حضرت
سید جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب
بینظیر مثنوی شریف مین مرقوم فرمایا ہے جس کا جی چاہے مطالعہ فرمائے
اور اوسکے موافق اپنا ہر معاملہ امتیاز کر لے۔ شیخ کامل بھی طالب الٰہی کو
فضل الٰہی ہی سے ملتا ہے شیخ کامل وہی ہے جو طالب حق کو حق سبحانہٗ
تعالےٰ کے دربار کا راستہ بتلاتا ہے اور مقام قرب تک پہنچاتا ہے جب
کسی کو ایسا شیخ کامل ملجائے اور بیعت سے سرفراز فرمائے تو اپنی خوش نصیبی
سمجھکر اوسکی اطاعت مین ہمہ تن حاضر رہے اور اُسکی ارشاد پر اپنا دل
وجان قربان کرے ۔جیسا مولانا مرشد کے حق مین ارشاد فرماتے ہین۔ مثنوی

اے مرا تو مصطفےٰ مین چون عمر	از برائے خدمتت بندم کمر

جب کسی کو ایسا شیخ کامل ملجائے اور بیعت سے سرفراز فرمائے تو وہ
اپنی خوش نصیبی سمجھکر اوس کی اطاعت و خدمت مین حاضر و غائب
ظاہر و باطن اپنے تئین یکسان رکھے اور اوسکے ارشاد پر اپنا دل
وجان قربان کرے جیسا مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

مثنوی

چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو	ہمچو موسےٰ زیر حکم خضر رو

آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست	نائب است و دست او دست خداست
کو نبی وقت خویشست اے مرید	تا از و نور نبی آید پدید

الحاصل مولانا فرماتے ہین کہ اطاعت مرشد عین اطاعت رسول ہے اور اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے۔ جسنے اطاعت پیر سے مُنھ پھیرا اوسنے اطاعت رسول سے مُنھ پھیرا جسنے اطاعت رسول سے منھ پھیرا وہ گمراہ وہلاک ہوا پس مرید کیلئے اولاً اطاعت پیر فرض راہ طریقت ہے چنانچہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سے ثابت ہے مفسرین ومحققین نے فرمایا ہے کہ عارفون کے نزدیک اولی الامر سے مراد مشایخ اور پیران طریقت ہین کہ اہل سلوک کی تعلیم وتربیت مین مشغول رہتے ہین اور سالک کو اُنکی فرمانبرداری ضرور ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی فرمایا ہے۔

شعر

سالک نرود بے مددی پیر بجائے	بے زور کمان رہ نبرد تیر بجائے

پس جب تک شیخ کی اتباع واطاعت ظاہر وباطن دل وجان سے نکرلے اُس کو کچھہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ جبتک شیخ سے نسبت حاصل نہو رسول سے نسبت حاصل نہین ہوگی اسیواسطے اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ۔ حدیث شریف مین آیا ہے اسی حدیث کا ترجمہ

سورہ نساء
فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور صاحبان حکم کی تم مین سے ۱۲

حدیث شریف
شیخ مرید وں مین ایسا ہے جیسے نبی امت مین ۱۲

مولانا فرماتے ہین۔

گو نبی وقت خویش است ای مرید	تا ازو نور نبی آید پدید
مگسل از پیغمبر ایّام خویش	تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش
چون تو کردی ذات پیری را قبول	ہم خدا آمد وہم ذات رسولؐ
ہر کہ او عاشق نشد بر روئے پیر	کے شود آخر زحق نعمت پذیر

مرید جب تک اپنے پیر کے ساتھہ عشق ومحبت پیدا نکرے اور اوس کے حقوق اور آداب کی رعایت نہ رکھے اور اُسکی اتباع واطاعت نکرے اوس کو کچھہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حقوق پیر مین حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب رسالہ مبدا ومعاد مین نہایت ہی شرح وبسط کے ساتھہ تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے انعامون اور رسولؐ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانون کے بعد پیر کے حقوق سارے ارباب حقوق سے زیادہ ہین کس واسطے کہ ولادت ظاہری اگرچہ ماں باپ سے متعلق ہے مگر ولادت باطنی پیر سے تعلق رکھتی ہے ظاہری ولادت کی زندگی چند روزہ ہے اور باطنی ولادت کی زندگی حیات ابدی ہے اور مرید کے باطنی نجاستون کو اپنے قلب و روح سے پیرہی پاک وصاف کرتا ہے اور اُسکے دل کو آئینہ بناتا ہے پیرہی کے وسیلہ سے مرید خدا تک پہونچتا ہے پس وہ وسیلہ دنیا اور آخرت

سب سعادتون سے بہتر و برتر ہے کس واسطے کہ اس وسیلہ کے ذریعہ سے کفر جلی کو چھوڑکر اسلام حقیقی قبول کرتا ہے - پس پیر کی قبولیت مین مرید اپنی سعادت سمجھے اور پیر کے رد و انکار مین مرید اپنی شقاوت تصور کرے کس واسطے کہ مرید جبتک پیر کی مرضیات مین آپ کو نابود نکرے اللہ تعالےٰ کی مرضیات کو نہین پہونچسکتا - پس مرید کے لئے اصل شقاوت ناخوشی و نامرضی پیر مین ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ ہر ایک مرید پیر طریقت کو اس آفت عظیم سے بچاوے کس واسطے کہ ہر گناہ کا علاج ممکن ہے مگر آزار ناخوشی پیر کا کوئی علاج نہین ہے جبتک کہ خود پیر راضی و خوش نہو پیر کے ناخوشی اور بداعتقادی سے مرید نہایت ہی سخت مرض مہلک لاعلاج مین گرفتار ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابوجعفر اسپرماہ بھٹرانچی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب رسالہ المطلوب فی عشق المحبوب مین تحریر فرماتے ہین کہ ناخوشی مرشد مین مرید سات طرحکی آفت مین گرفتار ہوتا ہے وہ یہہ ہے -

اول اعراض دوسرے حجاب تیسرے تفاصل چوتھے سلب مزید پانچوین سلب قدیم چھٹوین تسلی ساتوین عداوت

ان ساتون اقسام آفت کی شرح ایک تمثیل مین تحریر فرماتے ہین وہ یہ ہے کہ اگر عاشق سے کوئی حرکت ناپسندیدہ معشوق کے واقع ہو تو

معشوق اول عاشق سے اعراض کرتا ہے یعنے منھ پھیر لیتا ہے جب عاشق کو لازم ہے کہ جلد اوسیوقت معذرت و استغفار مین مشغول ہووے کہ معشوق پھر اُس سے راضی ہو جاوے اور اوسکی جانب توجہ فرماوے ورنہ اوسی خطا پر جما رہے اور عذر پیش نکرے تو وہ اعراض حدِّ حجاب تک پہونچتا ہے جب عاشق پر واجب ہوتا ہے کہ اوس کے اعتذار اور توبہ مین کوشش کرے اگر جب بھی اوسنے اوسمین تقصیر کی تو وہ حجاب تفاصل کے درجہ تک پھونچتا ہے یعنے جدائی کا باعث ہوتا ہے اول فقط اعراض تھا عذر نکرنے سے حجاب بنگیا پھر بھی خطا باقی رہنے سے تفاصل کا سبب ہوا پھر جب بھی اگر وہ اوس قصور پر مُصر ہے تو وہ سلب مزید کا باعث ہو جاتا ہے سلب مزید وہ ہے کہ ذوق طاعت و عبادت اُس سے چھین لیئے جاتی ہے ۔ لِكُلِّ شَيْءٍ عُقُوبَةٌ وَعُقُوبَةُ الْمُحِبِّ اِنْقِطَاعَهٗ عَنْ ذِكْرِهٖ پھر اگر اوسکے بعد بھی عذر نکیا اور عفو نچاہا تو وہ سلب قدیم کا باعث ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو طاعت و عبادات سلب مزید سے پہلے رکھتا تھا وہ سب اُس سے سلب کر لیئے جاتے ہین اگر اوسکے بعد بھی رو براہ نہ لایا تو حضیض تسلّی مین آپ کو گرایا یعنی اوسکے دل نے اس جدائی پر آرام پایا پھر بھی رجوع نہوا اور سستی کیا تو عداوت کے درجہ پر پہونچا دوست سے دشمن قرار دیا گیا یعنے

مذکورہ بالا کے چھ درجہ تک بھی متنبہ نہوا اور اپنے تئین رجوع نہ کیا اوس وقت یار درپے آزار ہوتا ہے پھر ایسی حالت مین توبہ قبول نہین ہوتی نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا۔ اب اُس کا علاج نہایت ہی سخت دشوار ہے بلکہ ناممکن چنانچہ مقتدائے اہل شریعت وطریقت حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ پھر اوسکی دوا اور علاج کیا ہے۔ آپنے جواب دیا کہ ایک عالم اس حالت مین مبتلا ہے۔ مَنْ غَمَّضَ عَیْنَہُ عَنِ اللّٰہِ طُرْفَۃَ عَیْنٍ لَمْ یَہْتَدِ اَبَدًا ط نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے جملہ پیران طریقت کے ہر ایک مرید کو ایسی حالتون اور لغزشون سے تادم زیست محفوظ رکھے مولانائے رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مثنوی شریف مین جابجا اتباع وخوشنودیٔ پیر کے لئے مرید کو سخت تاکید فرمایا ہے چنانچہ ناخوشی مرشد مین تحریر فرماتے ہین

مثنوی

گر بجا آید دلش رستید ازان گر ہوا دل ان کا خوش تو تم چھٹے	ترجمہ	ورنہ نومید ید وساعد ہا گزان ورنہ کاٹو ہاتھ تم پھر یاس سے

یعنے مولانا فرماتے ہین کہ جب مرشد ناخوش ہو تو مریدون کو چاہئے کہ جلد مرشد کو اپنے راضی کرین ورنہ رفتہ رفتہ جب غضب الٰہی مین گرفتار ہوجائین اور روسیاہ بنین پھر بچنا انکا محال ہے اور

مولانا فرماتے ہین

مثنوی

ہرچہ بر تو آید از ظلمات وغم	آن زبیباکی وگستاخیست ہم
بدز گستاخی کسوف آفتاب	شد عزازیلے زجرائت ردّباب

یعنے تجھپر جو رنج وغم آوے تو جان لے کہ وہ تیری گستاخی وبے ادبی وبیباکی کا باعث ہے۔ آفتاب کو گہن بسبب گستاخی وبے ادبی کے ہولہے اور شیطان بھی بسبب گستاخی وبے ادبی کے باعث مردود وخوار ہولہے اور بے ادب فقط تنہا خوار وزار نہین ہے بلکہ وہ اپنے ساتھ ایک عالم کو خوار زار کرتا ہے جیسا مولانا فرماتے ہین۔

مثنوی

بے ادب تنہا نہ خودرا داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد۔

یعنے وہ خود تنہا بلا مین نہین پڑتے ہین بلکہ اپنے ساتھ ایک جہان کو بلا مین ڈالتے ہین یعنے اون کی بے ادبی اور گستاخی سے ایک جہان قہر الٰہی مین گرفتار رہوتا ہے کیونکہ سنت اللہ اسپر جاری ہے کہ ایک کی شامت گناہ سے کل جہاز کو ڈبو دیتا ہے۔ اللھم احفظنا اسیواسطے مولانا جناب باری مین التجا کرتے ہین

مثنوی

بے ادب محروم ماند از لطف رب		از خدا خواہیم توفیق ادب

یعنی مولانا فرماتے ہین کہ خداوند عالم سے ہین توفیق ادب کی چاہتا ہون
کس واسطے کہ بے ادب لطف رب سے محروم ہین - یہہ کمترین خادمان
ہی ازدل و جان شب و روز جناب باری ہین ملتجی ہے کہ خداوند تو اپنے
فضل و کرم سے اس گنہگار کو اور تمام احباب کو جو برادران دینی واخوان
یقینی ہین علے الخصوص ارادتمندان ہر پیر طریقت کو اپنے اپنے مشیخ کی
اطاعت واتباع نصیب فرما اور توفیق ادب کی عطا فرما -

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم بحرمت النبی سيد
المرسلين جد الحسن والحسين ابی القاسم محمد الرسول الله
صلے الله عليه وآله واصحابه وسلم اجمعين برحمتك
يا ارحم الراحمين

بھرا اسمین ہے سرّ حق سر بسر		اگرچہ رسالہ یہ ہے مختصر
خلافِ شرع اسکو مت جانئے		عزیزو لکھا مینے جو کچھ کہ ہے
وہ جانے اسے جو ہے حق کا ولی		رہ انبیا اولیا ہے یہی
وہ مردودِ حق اور کافر ہوا		سمجھ لو خلاف اسکے جسنے کیا
بجز پیر کامل کے ہے یہہ ادق		کھلے سب یہ محبوب کب سرّ حق

لیس فی الدارین الا ھو

رمز اے جان جہان جسنے کہ جانا تیرا
اوسنے دیکھا تجھے اور یہی پانا تیرا

وہم کو جسنے خودی کے ہی نکالا دل سے
اوسکو ہر پل مین میسر ہے نظارا تیرا

عرش و کرسی پہ ترا جلوہ ہے ساری لیکن
خاص مومن ہی کے دلمین ہے ٹھکانا تیرا

کیا ڈرائیگی مجھے گرمیٔ مہر محشر
مجھکو کافی ہے فقط یہ سہارا تیرا

دل جو بیدار ہوا اب یہ سمجھ مین آیا
کہین عاشق کہین معشوق کہانا تیرا

آئینہ دل کا دھلے گرد خودی سے پورا
اب تو ہر کس مین دیکھون مین تماشا تیرا

سب مین ہے عکس ترا تو ہی نیارا سب سے
دونو عالم ہین فقط آئینہ خانہ تیرا

تادم حشر مجھے یاد رہیگا یا پیر
مردے کو زندۂ جاوید بنانا تیرا

مجھکو معلوم ہے جو عشق و ہوس مین ہے فرق
زاہد خشک نہ کھاؤن کبھی دہوکا تیرا

وہ جہان رہتے ہین مین دیکھ لیا کرتا ہون
مجھپہ احسان ہے اے دیدۂ بینا تیرا

سنجت یاد رہے ترا کیا کرے کوئی محبوب
گرچہ بن جائے عدو ایک زمانہ تیرا

جیتے جی چھوڑوں نہ میں ہرگز ثنای مصطفا
مرتے دم لب سے نہ نکلے کچھہ سوای مصطفا

ہو گیا ہی دل سے جو اپنے فدائے مصطفا
حشر کے دن ہو گا وہ زیر لوائے مصطفا

کچھہ نظر آتا نہیں مجھہ کو سوائے مصطفا
بھر گئی ہے کسقدر سر میں ہوائے مصطفا

ہے عبادت کی بضاعت پاس سکی کچھہ نکچھہ
بخشدے یا رب گنہ میری برائے مصطفا

ہو چکی منزل فنافی الشیخ کی جسکی تمام
اوسکو حاصل کیوں نہو ہر دم لقائے مصطفا

لوٹ جائینگے بلا پرسش فرشتے قبر سے
منہ سے نکلیگی مرے جب دم صدائے مصطفا

صاحب باطن نہو انسان تو یہ کیونکر کھلے
مصطفے احق کی جگہ ہیں حق بجائے مصطفا

کچھہ مدینہ پر نہیں موقوف غافل آ ادہر
تجھکو ہر شئے میں دکہادوں میں لقائے مصطفا

اپنی آنکھوں میں بھروں کحل جواہر کیطرح
ہاتھہ گر محبوب آئے خاک پای مصطفا

ازل ہی دل سے ہوں دلدادہ ایسا غوث اعظم کا
کہ ہر شئے میں نظر آتا ہی جلوا غوث اعظم کا

ہوا غل دیکھکر مجھکو یہہ عرصات قیامت میں
چلو سر کو ہٹو آتا ہی شیدا غوث اعظم کا

پے بخشش نہیں ہے پاس میرے گو کوی نیکی
یہی بس ہے کہ ہو نہیں نام لیوا غوث اعظم کا

براتی ہیں ولی اللہ سب نوشاہ حضرت ہیں
نہ کیونکر ہر کس و ناکس ہو بندا غوث اعظم کا

چلے جائینگے بے پرسش نکیریں آگے مرقد سے
کرونگا بعد مردن شور جب یا غوث اعظم کا

جگر میں داغ ہیں دل میں تصور آنکھہ میں جلوہ
کوئی دیکھے تو میں عاشق ہوں کیسا غوث اعظم کا

نکیوں میرے قدم سے نار دوزخ سرد ہو جائے
فدائی ہوں معین الدین حسن کا غوث اعظم کا

نواسے ہین رسول اللہ کے معشوق ہین رب کے
کسی سے ہو بیان کسطرح رتبا غوث اعظم کا

گنا ہون پر عبث رو رو کے اپنی جان کھوتا ہے
تجھے محبوب کافی ہے وسیلا غوث اعظم کا

ازل سے سر مین ہی سودا معین الدین چشتی کا
دکھا یا رب مجھے روضا معین الدین چشتی کا

لکھا ہے ذا حبیب اللہ تہا پیشانی کے اوپر
بیان کس منہ سے ہو رتبا معین الدین چشتی کا

نکیون اہل زمانہ آپ پر قربان ہو جاوین
خدا تک ہی تو ہے شیدا معین الدین چشتی کا

ادہر جن و بشر واصف ادہر حور و ملک واصف
کہو کس جا نہین چرچا معین الدین چشتی کا

مرے بلبل گلو نیر ہون فدا شمع پہ پروانے
مگر مجھکو تو ہے سودا معین الدین چشتی کا

بلا شک اسکو ہوگی سرخروئی دین و دنیا مین
جو دل سے ہو گیا شیدا معین الدین چشتی کا

یہی ہے التجا محبوب کی ہر روز و شب یا رب
رہے سر پر مرے سایا معین الدین چشتی کا

تماشا ہے رخ زیبا رحیم اللہ چشتی کا
زمانہ کیون نہو شیدا رحیم اللہ چشتی کا

بشر کی کیا حقیقت ہے ملک بہی ہوتی ہین صدقے
کہو کسکو نہین سودا رحیم اللہ چشتی کا

مریضون کو شفا دیتے ہین مقصد مستمندونکو
جہا نمین فیض ہے کیا کیا رحیم اللہ چشتی کا

جو دیکھے آپکو کیونکر نہ وہ اللہ کو دیکھے
بنا ہے حق نما چہرہ رحیم اللہ چشتی کا

یہاں جرأت نہ لب آیا ہوا سیراب دم بھر مین
نہ مطلب دین و دنیا سے نہ مولا کی مجھے خواہش

کرشمہ ہے یہ ادنا سا رحیم اللہ چشتی کا
رہے پیش نظر چہرا رحیم اللہ چشتی کا

مجھے ہوتا ہے دیدار الٰہی دمبدم محبوب
ہوا ہون جب سے مین بندا رحیم اللہ چشتی کا

عشق کے مکتب مین جب ہو درس بسم اللہ کا
پردۂ لا مین ہے روشن نور الا اللہ کا
عبد و رب مین ہی حقیقی عینیت اور غیرت
درگۂ خواجہ کا رتبہ کم نہ جانو زاہدو
عینیت بے غیریت اور غیریت بی عینیت
کون ہون سمجھا ہے کیا محبوب مجھکو آپنے

مبتدی پائے نہ کیون درجہ فنا فی اللہ کا
جو یہہ سمجھا رمز وہ حق ہے ولی اللہ کا
گر نہو باور تو دیکھا یدل کلام اللہ کا
خم رہا کرتا ہے سر یان ہر گدا و شاہ کا
توبہ توبہ جو یہہ سمجھے ہے وہ بھٹکا راہ کا
ہون غلام کمترین خواجہ رحیم اللہ کا

تم نہ سمجھو بے زبان محبوب خالق کو کبھی۔
ورنہ کب جائز ہے کہنا پھر کلام اللہ کا

سخت دشوار ہے سبکے لئے پانا دلکا
دل نہوتا تو یہہ مخلوق نہوتی ہرگز
مصنفۂ محض کو نا فہم سمجھتے ہین دل

پیر کامل ہی سے ملتا ہے ٹھکانا دلکا
دل زمانہ کا ہے باعث تو زمانا دلکا
حال جانا ہے تو دل والون نے جانا دلکا

کچھہ تو اوس پردہ نشین کی ہی کشش کا باعث ورنہ کچھہ وجہ نہین آپ پہ آنا دل کا
ہون ہم دو نو تو نام اُسکا ملاقات نہین وصل کہتے ہین جسے وہ ہے مٹانا دل کا
وہ رہے رویت دلدار سے محروم نہ کیون جسنے بھید اے دل بیتاب نجانا دل کا
دل ہی کے ساتھہ ہین سب رازِ حقیقت موقوف جام جمشید بھی فرضی ہے نمونا دل کا

ہو نصیب اوسکو نہ کیون جلوۂ حق ای محبوب
جسکو معلوم ہے آئینہ بنانا دل کا

بعث دنیا مین ہوا ہے صاحب لولاک کا عرش سے کیونکر دو بالا ہو نہ رتبا خاک کا
ذات حق ہرگز مقید ہو نہین سکتی کبھی چھوڑدے ای زاہد نادان گمان افلاک کا
جان جبتک جسم مین ہی یار کی کرلے تلاش فخر ہے غافل عبث تجھکو زر و پوشاک کا
تصفیہ ہو روحکا بے پیر ممکن ہی نہین خاک کے پُتلے کو لازم ہی تردد خاک کا
جان لے یہہ خوب تو بے دریاے کثرت مین کبھی ڈوبنا ممکن نہین ہے وحدتی پیراک کا
دو نون عالم حق مین میری آئینہ خانہ بنے سرمہ آنکھونمین لگایا تمنے جب ادراک کا

عبد و رب کامل کوئی کیون کر ہو حضرت کے سوا
تو نہ کر محبوب دعوا ہو کے پتلا خاک کا

اُٹھا کے آنکھ جو مینے ہر ایک سو دیکھا تجھی کو ایک زمانہ مین خوب رو دیکھا

ہوائے شوق مین تیری جو مینے کی گلگشت ‎ ہر ایک پھول مین تیرا ہی رنگ و بو دیکھا

مٹا یا دل سے جو دعوائے رائی و مرئی ‎ نظر اوٹھائی تو بس خود کو چار سو دیکھا

نہ کیون پڑا رہون در پر تری گدا بنکر ‎ یہی ہے کعبہ بہت کرکے جستجو دیکھا

صدائین سنتے تھے ہم جس سے نحن و اقرب کی ‎ خدا کی شان ہے آج اسکو روبرو دیکھا

جو بات منہ سے نکلتی ہے ایک گالی ہے ‎ عجیب آپکا یہہ طرز گفتگو دیکھا

یقین دعوائے تقوا ہو کس طرح محبوب
تمہارے ہاتھہ مین جب ساغر و سبو دیکھا ۴

کیا بتائین کہ ہمنے کیا دیکھا ‎ جب خودی مٹ گئی خدا دیکھا

صلح کل اور کسکو کہتے ہین ‎ ہمنے دشمن کو آشنا دیکھا

ہے موحد مری نظر کیا کیا ‎ بت مین بھی جلوۂ خدا دیکھا

یون تو لاکھون ہین رہنما لیکن ‎ کوئی رہبر نہ آپ سا دیکھا

نہین ہوتا کبھی خدا بندہ ‎ بندہ بندہ خدا خدا دیکھا

برہمن دیر مین ہے کعبہ مین شیخ ‎ جلوۂ یار جا بجا دیکھا

شخص حق ہے تو عکس ہے احمد ‎ شان آدم کو آئینا دیکھا

مدعی لاکھ شور کرتے ہین ‎ واصل حق کو بے صدا دیکھا

ہو ہمہ اوست یا کہ ہو ہمہ زوست ‎ ہمنے اپنے لئے روا دیکھا

نہو بندہ تو پھر خدا کیسا ‎ ساتھہ ہی بندے کے خدا دیکھا

کسکو تجہہ سی نصیب ہوین آنکھین
کسنے تجہکو ترے سوا دیکھا

وصل بھی اک مقام حیرت ہے
یان نہ بندہ نہ یان خدا دیکھا

لوگ کہتے ہین نفس مرتا ہے
پر اُسے ہمنے ذی بقا دیکھا

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ
یہہ نہ سمجھا تو تونے کیا دیکھا

بے خودی وجہ قربت حق ہے
ہمنے محبوب بارہا دیکھا

ایک جا نور و نار کو دیکھا
صنعت کردگار کو دیکھا

کہہ اوٹھا آج حق کا ہے دیدار
ہمنے جب شکل دار کو دیکھا

تجہہ سی صورت نکوئی آئی نظر
یون تو ہمنے ہزار کو دیکھا

مست وہ کیون نہ شکل بلبل ہو
جسنے اوس گلعذار کو دیکھا

پڑھہ لیا دل مین سورهٔ وَاللَّیل
ہمنے جب زلف یار کو دیکھا

خوش کیا غیر کو مجھے ناخوش
آپ کے اختیار کو دیکھا

فیض مرشد سے ہمنے اے محبوب
اپنے گھر ہی مین یار کو دیکھا

مے محبت مین تیرے ساقی عجب طرحکا سرور دیکھا
جہان مین جس چیز پر نظر کی اوسیمین تیرا ظہور دیکھا

کسیکو حسرت ہے راحتون کی گلہ کسیکو ہے آفتون کا
الٰہی بندون کو تیرے ہمنے جہان مین ناصبور دیکھا
کہین دوئی کا بُرا ہوا یدل گئی دوئی تو ہوا یہہ حاصل
سمجھتے تھے خود سے دور جسکو اوسیکو اپنے حضور دیکھا
توئی مضل ہے توئی ہے ہادی توئی رحیم اور توئی ہی ظالم
تجھی سے ہے اتفاق سب مین تجھی سے سارا فتور دیکھا
خودی کو کھویا تو اُسکو پایا خودی مین آیا تو اُسکو کھویا
انہین نگاہون سے عمر بھر تک خدا کو نزدیک و دور دیکھا
خدا رکھے پیر کے کرم نے بنا دیا ہے موحد ایسا
جدہر اوٹھائے نگاہ ہمنے اودہر تجھی کو ضرور دیکھا
اگرچہ فاعل ہے خیر و شر کا خدا ہی محبوب ہمنے مانا
جو فعل ہوتے ہین تجھہ سے شر کے ترا ہی اسمین قصور دیکھا

رشک سے اغیار کا ٹکڑے جگر ہونے لگا
کوچۂ محبوب تک میرا گذر ہونے لگا
آج کس کا آفتاب حسن ہے پرتو فگن
ذرّہ ذرّہ غیرت شمس و قمر ہونے لگا
مرکے بھی ہے اضطراب خاطر مضطر وہی
تختۂ مرقد مرا زیر و زبر ہونے لگا
بوسہ گن گنکر جو لیتا ہون تو وہ فرماتے ہین
حشر کا دن ہے حساب خیر و شر ہونے لگا
اک نہ اک آفت رہا کرتی ہے میری جان پر
تھم گیا جب درد دل درد جگر ہونے لگا
اب نہین ممکن قیامت تک درستی قوم کی
عیب بھی اپنے لئے گویا ہنر ہونے لگا

ہوگیا جب رحمت دلدار کا ہم کو یقین
آگئی جب موت تو زخمونکے پہاٹی گر پڑے
مرگیا مین تو مری میت پہ وہ فرماتے ہین
نالے سن سنکر مرے وہ غیر سے یون کہتے ہین

کہیل کی اک بات ذکر خیر و شر ہونے لگا
دل تڑپ کر طائر بے بال و پر ہونے لگا
آپ کا کس کی اجازت سے سفر ہونے لگا
اب مرا مظلوم بھی بیداد گر ہونے لگا

داغ دل سے ہوگیا محبوب یہہ ثابت مجھے
آفتاب حشر کا سینہ مین گھر ہونے لگا

جہان مین کسطرح دیدار حق کا ہو نہین سکتا
کبیرا جرم ہے غافل سمجھہ خود کو نہ تو موجود
جدا ہین حال کی باتین جدا ہین قال کی باتین
سمجھہ مرشد کو تو مسجود الیہ مسجود لہ حق کو
تو پہلے علم وحدت سیکھہ کر ہو بعد کو عامل
حقیقت جو ہے ہر شئی کی مبدل ہو نہین سکتی
جدا ہے ذات دونو سے تیری قرآن شاہد ہے

اگر ہو دیکہنے والا تو کیسا ہو نہین سکتا
سوا حق کے وجود اسکا کسیکا ہو نہین سکتا
انا کہکر کوئی منصور اصلا ہو نہین سکتا
جو سجدہ پیر کو کرتے ہین بیجا ہو نہین سکتا
وگرنہ ثمرہ بہبود پیدا ہو نہین سکتا
نجا تو خود کو حق کو ایک ایسا ہو نہین سکتا
خدا تو ہو سکے کیونکر تو بندا ہو نہین سکتا

ہوا جو موتوا قبل ان تموتوا جیتے جی محبوب
رہا زندہ ہمیشہ پھر وہ مرا ہو نہین سکتا

اپنی پہچان نہین جس کو وہ انسان نہین
ہے یہ قرآن مین لکھا

پہر تو اسلام نہین دین نہین ایمان نہین
خود کو خود جاننا موجود ہے شرک اخفا۔
جسنے یہہ بات نجانی وہ مسلمان نہین
اوسنے پایا تجہے بس مرنے کے آگے جو مرا۔
ہو خودی جس مین وہ پائے تجہے امکان نہین
روح مخلوق ہے اوس کو نہ سمجہہ ذات خدا۔
کفر کی بات نکر گر تجہے عرفان نہین۔
وہ ترے ساتہ ہے اسطرح سے یہ جان لے تو
تجہہ سے اک دم بہی جدا حضرت سبحان نہین
یان بجز حق کے کوئی غیر نہین ہے حق کا۔
کیا تجہے قالو بلا کا بہی ذرا دھیان نہین
مین ترے ساتہ رہون ساتہ چلون ساتہ پہرون
یہی حسرت ہے مرے دل مین کچہہ ارمان نہین
عینیت غیریت ان دونونکا جامع ہے کوئی۔
ورنہ ملحد ہے فقیری اوسے شایان نہین
دم مین دم ہو تو رہے اپنے ہی ہمدم سے کام
تیرا محبوب کوئی اور نگہبان نہین
سر سری جسکی ان اشعار پہ پڑ جائے نظر
شیخ محبوب کا اس قسم کا دیوان نہین

مصطفی نے ہی کہا
جلد اس رمز کو پا
وہ ہی مردود خدا
اُسکو اسلام ملا
بڑی مشکل کی ہی جا
تو نہین اُس سے جدا
پیر کامل کو تو پا
جسطرح گلمین ہو بو
کیون ہی غفلت مین پڑا
تہکو کیون ہو لگیا
کیا اقرار جو تہا
دور ہم بہی نہون
میرا شاہد ہی خدا
جانو کامل ہے وہی
وہ ہی شیطان سے سوا
صبح سے لے تا شام
ذات مرشد کی سوا
اُسکو ہوجاے خبر
راز ہی اسمین بہرا

آپ مین جسنے تجہے اے مہ تابان پایا ۔ اوسنے اسلام لیا اُسنے ہی ایمان پایا

کعبہ و دیر مین ہم ڈہونڈہتے پھرتے تھے جسے ۔ عاقبت خانۂ دلمین اُسے مہمان پایا

یان جو اندہا ہے وہ عقبے مین تجہے کیا دیکھے ۔ وہی دیکھیگا وہان جسنے تجہے یان پایا

یون تو ہین نام کے دیندار کروڑون لیکن ۔ اپنے مرشد کے مریدونکو مسلمان پایا

نسبت و اسم و تعین کا جو اوٹھا پردہ ۔ کفر و اسلام کو ہر طرح سے اکسان پایا

مصحف رخ کا ترے کون نہین ہے عاشق ۔ جسکو دیکھا ہے اوسے حافظ قران پایا

ہے مرے پیر کا دربار وہ ماشاء اللہ ۔ ایک مخلوق کی بے دینو نے ایمان پایا

آپ سے پیر زمانے مین کہان ہین یا پیر ۔ راز دشوار کو بہی آپ سے آسان پایا

پیر و مرشد کے تصدق سے کہون کیا محبوب

تھا جو کچھ راز نہان سینے درخشان پایا

شب مری بزم مین گر وہ مہ تابان ہوتا ۔ شمع گل ہوتی تو آئینہ بھی حیران ہوتا

ہم نہ دیکھین تو یہ ہے اپنی بصارت کا قصور ۔ اینما کلمہ ہے کو کہتا جو وہ پنہان ہوتا

نحن و اقرب کی خبر خاص جو سن لی ہوتی ۔ دیر و کعبہ مین ترا کیون کوئی جویان ہوتا

رہتا اُس مصحف رخ کا جو تصور تجہکو ۔ قسم اللہ کی تو حافظ قران ہوتا

ساری مخلوق سے مرغوب نہوئی گر خاک ۔ اسطرح دلمین مرے کا ہیکو مہمان ہوتا

تو جدا مجہسے جو ہوتا تو ضرور اے جانان ۔ ہوتا مخلوق تو مین قالب بیجان ہوتا

مین تو کیا جن و ملایک یہی کہتے ہین ۔ خوب ہوتا جو مین خاک در جانان ہوتا

گر لباس بشری مین ہون مگر حیوان ہون
جانتا اپنی حقیقت تو مین انسان ہوتا

رحیم اللہ کا خادم جو نہوتا محبوب
رہتا کافر ہی مین ہرگز نہ مسلمان ہوتا

کیون نہ جانب خواجہ بخت راہبر ہوتا
ہر کوئی اگر ایدل خود سی باخبر ہوتا
اے رقیب الفت مین کاش جان دی ہوتی
اے فلک پہنچ جاتا بخت سی جو مین اجمیر
ایک تیرے پردے مین سبکی نگہین جانین
جب رقیب بدخو کو تمنے سر چڑہایا ہی
مین دکن مین پڑا افتادہ سب چلی سوئے اجمیر
پیر ہی نہو جسکا اوس کا پیر شیطان ہے

میرے آہ و نالی مین کچہہ بہی گر اثر ہوتا
پہر ولی زمانہ مین کیون نہ ہر بشر ہوتا
تو بہی تو مری صورت غیرت خضر ہوتا
پہر تو عتبۂ خواجہ اور میرا سر ہوتا
ورنہ کب کوئی جانب تجہکو دیکہکر ہوتا
کیون نہ پہر دماغ اوسکا آسمان پر ہوتا
کاش اپنی قسمت سے مین بہی ہم سفر ہوتا
میری بات کا قایل کیون نہ ہر بشر ہوتا

تھی خرابیان لکہی قوم کے مقدر مین -
ورنہ عیب اے محبوب آج کیون ہنر ہوتا

دیکہتا میری صفائی کو تو ششدر ہوتا
عام گر خلق مین توحید کا ساغر ہوتا

مجہکو آئینہ سمجہتا جو سکندر ہوتا
کیون نہ ہر اک کو ترا وصل میسر ہوتا

سنگ اسود کیطرح چومتے زایر مجھکو
تری دہلیز کا قسمت سے جو پتھر ہوتا

اپنی ہستی کو اگر ہم بھی فنا کر جاتے
راتدن پیش نظر وہ مہ انور ہوتا

خلد کی پھر نہ تمنا کبھی ہوتی مجھکو
کوچۂ یار مین رہنا جو میسر ہوتا

رہنما کے مرے ہوتے نہ قدم مجھکو نصیب
اے غم عشق تو میرا جو نہ رہبر ہوتا

کرتے محبوب طواف دل اقدس جو کبھی
ایک حج آپ کا سو حج کے برابر ہوتا

مرض اون کی الفت کا بہلا ہے کیا کیا
ہر اک کو تلاش مسیحا ہے کیا کیا

جو خود رفتہ مین ہون تو آیئنہ حیران
ترے حسن سے فتنہ برپا ہی کیا کیا

جو ملجائے وہ بت تو آنکھونمین رکھہ لون
بھری ہیرے دلمین تمنا ہے کیا کیا

برائی بھی دیکھی بہلائی بھی دیکھی
کہین کیا کہ دنیا مین دیکھا ہے کیا کیا

ترے حسن کی کیسی کیسی ہی شہرت
مرے عشق کا سب مین چرچا ہے کیا کیا

دغاباز مکار جھوٹا ستمگر
وہ خود ہو کے مجھکو سمجھتا ہے کیا کیا

مرے شعر ہین یا کہ معشوق محبوب
کہ جن پر ہر اک شخص شیدا ہے کیا کیا

تو یقین تو ہی گمان تھا مجھے معلوم نہ تھا
مثل خورشید عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا

سیری غفلت ہی نے رکہا تہا مجہو تجہسے دور
متلاشی مین رہا واسطے جسکے برسون
خود مین تہا مین لو سمجہتا تہا کہ تو عرش پہ ہے
کھلگیا ہو کے فنا ہی جو ترا ثابت نور
اسم و آثار وصفت جتنے ہین سب تیری تھے

تھا وہین تو مین جہان تہا مجہی معلوم نہ تہا
وہ مرے دلمین نہان تہا مجہی معلوم نہ تہا
ساکن ہر دو جہان تہا مجہی معلوم نہ تہا
تو ہی قالب تو ہی جان تہا مجہی معلوم نہ تہا
مین ہی بے نام و نشان تہا مجہی معلوم نہ تہا

رحیم اللہ نے دی حق کی خبر اے محبوب
ورنہ کیا تہا مین کہان تھا مجہے معلوم نہ تہا

پہر کہان ظلمت جو دلمین نور پیدا ہوگیا
موت کیسی کسکو کہتی ہین قیامت و اغلو
تجہے جو بے نام و نشان ہم واصل جانان ہے
جسطرف دیکہا نظر آیا نہ کوئی جز ترے
خاکپائے پیر و مرشد جب بنی کحل البصر
فیض سے خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی کے مین

جلوۂ حق کا میری گہر مین تماشا ہوگیا
ہم کو مر کر موت سے آگے زمانا ہوگیا
اسم و نسبت کا ہماری حق مین پردا ہوگیا
میرے حق مین عالم اک آئینہ خانہ ہوگیا
کور مادر زاد سی مین حق کا بینا ہوگیا
کہہ سکون کیا منہ سی کیا تہا اور اب کیا ہوگیا

صوفی صوفی کہتے ہین رند اسکو بتلاتے ہین رند
کام کا محبوب بہی دنیا مین رسوا ہوگیا

مجنون کہین بنا کہین لیلا بنا رہا
موجود طرح طرح سے تو جا بجا رہا

حق کے سوائے ظاہر و باطن مین کون ہے
جز حق نظر مین اوسکے کہان غیر کا پتہ
غافل خودی کے ساتھ خدا کا ظہور ہے
یہہ کم نہین تجدّد امثال کا ثبوت
کہتا ہے دَم کو حق تو کبھی روحکو خدا
کہنے کو نام دو ہین مگر شان ایک ہے
جب دلسے اپنے زنگ دوئی کو مٹا دیا

اَنتَ کوئی رہا نہ تو کوئی انا رہا
جسکے حضور آئینۂ اینُما رہا
جب بیخودی ہوی تو خودی مین خدا رہا
مضمون ہر ایک شعر کا میرے نیارا رہا
نادان آنکھین پاکے بہی اندھا بنا رہا
غائب کہین ہے حق کہین ظاہر مین آرہا
جس شئے پہ آنکھہ ڈالی تجھے دیکھتا رہا

محبوب یادرکھ یہی نکتہ کی بات ہے
مخلوق ہر لباس مین خالق بنا رہا

گہ شخص آپکو اور گاہ آئینہ بناتا جا
اگر منظور ہے حفظ مراتب تجھکو ایعارف
مقید دید کا کیون ہے دوئی کو مٹکر دے
سمجھہ اوسکو نہ تو مرشد نہو جس سے وصال حق
ریاضت ہے یہی زاہد سلوک اسکو ہی کہتے ہین

تو خود کو دیکھہ شئے مین آپ مین ہر شئے کو پاتا جا
انا الحق باطناً ظاہر انا عبدہٗ کہتا جا
تو ذرّہ ذرّہ مین مطلوبکو نادان پاتا جا
گذر کر راہ گمراہی سی تو رستہ پہ آتا جا
خیال غیر کو دلسے ہمیشہ تو بہلاتا جا

وصال یار کی خواہش اگر محبوب ہے دل مین
نظر آثار و فعل و وصف سی ملنے ہٹاتا جا۔

ہو جس پر کشف درجہ مصطفا کا
وہ طالب ہی نہو ہرگز خدا کا

نہ کیون ہو رنگ و بوے گل کا باقی
وہی ہے باغبان باغ فنا کا

دوئی بھی ہے تو تجمین حق مین السی
حق آئینہ ترا ہے تو خدا کا

عبث ابلیس تھا حیران پریشان
ازل مین کچھ چکا میرا جو خاکا

نہوتا وہ کبھی سجدے سے منکر ق
مجھے گر جانتا مظہر خدا کا

سوا اپنے نہ پائے گا کسیکو
کہون گر حال تیری ابتدا کا

ہون سب کچھ مین ہی پھر کچھ مین نہین ہون
نہ پوچھو حال کچھ مجھہ بے نوا کا

جو تجھ تک آیا اپنی جان سے گذرا
ترا کوچہ ہے میدان کربلا کا

مثال شمع مردہ سب ہین خاموش
وہی گویا ہے اک ما و شما کا

نجانو مجھکو زندہ آب محبوب
مین کشتہ ہون کسی جنت کی ادا کا

مین عدم سے جو ہستی مین آیا نہ تھا
اسطرح خلق مین حق ہویدا نہ تھا

یون فنا ہوگیا مین کہ گویا نہ تھا
خوب تھا گر تو مجھکو بناتا نہ تھا

جان لیتا حقیقت کو اپنی اگر
لفظ مین یون زبان پر تو لاتا نہ تھا

زندگی ہی سے تیری ہے فتنہ بپا
ورنہ اللہ مین تجھہ مین پردا نہ تھا

نحن و اقرب کے معنی سمجھتا جو مین
دربدر یون جہانمیں بھٹکتا نہ تھا

تھا وہی جلوہ گر شکل مخلوق مین
کون ہون کیا ہون مین خود کو سمجھا نہ تھا

کھینچ لاتی نہ گر خواہش دید یار
اس جہانمین عدم سی بیں آتا نہ تھا

ذات والا تھی بے شبہ ظل خدا
اسلئے جسم اطہر کو سایا نہ تھا

واسطے جس کے کعبہ گیا بار ہا
تونے دیکھا ترے دلمین وہ کیا نہ تھا

طور پر ہر دو جانب تھی حق ہی کی شان
جلوۂ حق جو دیکھا وہ موسا نہ تھا

تھا بظاہر فقط نام معراج کا
آپ ہی آپ تھے کوئی اصلا نہ تھا

کیون چلے آیے کعبہ سے تم لوٹ کر
گھر مین محبوب اللہ کے کیا نہ تھا

ہے توئی نہان عیان خدایا
جز تیرے کوئی کہان خدایا

ہر شئے میں وہ تجھکو دیکھتے ہین
ہین تیرے جو رازدان خدایا

ہے توہی مقدس و مطہر
تجھکو ہی ہے جسم و جان خدایا

دیکھا جسنے یہان ہے تجھکو
دیکھئے گا وہی وہان خدایا

معمور ہین نور سے ترے سب
ارض و شجر و سمان خدایا

سب کہتے ہین جس کو ماسواللہ
چڑیا کی ہے داستان خدایا

حیرت مین ہین سب کہ تو کہان ہے
ق لے پیر سے تا جوان خدایا

پایا نہ نشان کسی نے تیرا
ہر شئے مین ہے تو عیان خدایا

جو راہ مین تیرے خود کو میٹے
پائے وہ نکیون امان خدایا

محبوب کے ہاتھہ جب تو آیا
سب دور ہوے گمان خدایا

کچھ کہکے اوسنے آپ سی ہمکو بہلادیا
چپ ہوکے شکل آئینہ حیران بنادیا

اب نام کو نہین ہے مسلمان دہر مین
سب کو کسیکے عشق نے کافر بنادیا

غافل اوسیکو خاص خدا کا ولی سمجھ
جسنے خدا کی ذات مین خود کو مٹادیا

آشوب دہر ہوگئے بنکر حسین آپ
بیہوش کردیا جسے جلوہ دکھادیا

جبتک جدا اٹھی تجھسے تو غم ہی نہ تھا کوئی
تو کیا ملا کہ خاک مین ہم کو ملادیا

قربان جان و دل کرین کیونکر نہ اُسپہ ہم
جسنے خودی کے خواب سی ہم کو جگادیا

دل سے نظر سے دم سے اوسیکا رہے خیال
محبوب اپنے پیر نے جو کچھ جتادیا

ملاکے ہاتھ جو مرشد نے کچھ دیا سمجھا
مین سجدہ کرکے وہین معنئ خدا سمجھا

جو ہو نمیاں کی صحبت نکیون جو دی ہٹجائے
خبر اوسیکو ہے جو راز آئینا سمجھا

نہ دیکھہ غیر خدا کو یہہ طاعت افضل ہے
یہہ اُس سے پوچھ جسے تونے رہنما سمجھا

تعینات سے تہا مین بڑی خرابی مین
انانیت جو مٹی آپ کو خدا سمجھا

کسی سے کیا کہون راز و نیاز کی باتین
جو میرے پیر نے مجھکو سمجھا دیا سمجھا

نہ کیونکر اُس سے ہو اثبات جامع الاضداد
خدا کو بندہ نکو جسنے کہ ایک جا سمجھا

وہی ہے کام کا انسان جسمین ہو یہ صفت
خراب آپکو ہر ایک کو بھلا سمجھا

کبھی بشر تہا خدا مین کبھی تصرف سے
سمجھتے والدین نے کیا جانے مجھکو کیا سمجھا

مرید وہ نہین محبوب تم یقین مانو
خدا سے پیر کو اپنے اگر جدا سمجھا

تم ہو حبیب کبریا میری طرف کو دیکھنا
چشم کرم سے اک ذرا میری طرف کو دیکھنا
پاس ہین سب کے نیکیان جاؤن مین ہو کر بد کہان
ہے تو بھروسہ آپ کا میری طرف کو دیکھنا
غرق یم گناہ ہون اب تو بہت تباہ ہون
آپ ہین میرے ناخدا میری طرف کو دیکھنا
مجھہ مین اور آپ مین کبھی آنے نپائے تا دوئی
جان گئے مجھکو آئینا میری طرف کو دیکھنا
ہاتھ مین زر نہ دل مین تاب سخت ہی مجھکو اضطراب
ہند مین ہون پڑا ہوا میری طرف کو دیکھنا
حال مرا تباہ ہے کس کی مجھے پناہ ہے
ہو تمہین درد کی دوا میری طرف کو دیکھنا
ایک نگاہ لطف پر رحمت حق ہے منحصر
تجھسے یہی ہے التجا میری طرف کو دیکھنا
ہون مین بڑا ہی بد عمل چین نہین ہے ایک پل
دونون جہان سے مین گیا میری طرف کو دیکھنا

محبوب رو رہا ہے کیون ہوش کو کھو رہا ہی کیون
کہتے ہین شاہ دوسرا میری طرف کو دیکھنا

ہو جسے سلسلہ چشت کا دربار نصیب	دید خواجہ کی نکیون ہو اُسی ہر بار نصیب

ذکر و اشتغال ہر رویت ہو یہہ ممکن ہی نہین
جو ہے بدبخت ازل کا وہ کہان ہی کیا پائے
جسپہ پڑتی ہے نظر ساتھہ ہی اُسکی ابدال
گر نہ پی لے کوئی جبتک کہ شراب وحدت
دید حق کی ہے تمہارے لیئے ای بادہ کشو

پیر کامل سے ہو اگر آن مین زیدالنصیب
وہی پاوے سمجھی جسکے کہ ہو بیدار نصیب
ہو ہی جاتی ہے مجھے صورت دلدار نصیب
اُسکو ہرگز نہو ایجان تیری اسرار نصیب
زاہد ونکو ہو اگر خلد کا گلزار نصیب

ہو گئی زیست بجز تیرے محال اے گلرو
جب سے محبوب کو ہے عشق کا آزار نصیب

جہان ہے دیکھکر شیدا رحیم اللہ کی صورت
نظر آیا نہ کوئی دوسرا مین وسرا مجھکو
نکیونکر مردہ دل دنیا کے سارے زندہ دل ہوتے
بشر تو کیا فرشتونکی فرشتے بھی ہوئے ہین جو درفتہ
نکیون اوسکی نظر سے گر پڑے کونین کا جلوہ
نظر پڑتی ہے جسکی اُسکو فوراً ہوش اُڑتی ہین
نکیون وہ من عرف سے قدر عرف کی جا پہونچی

بنایا حق نے آئینا رحیم اللہ کی صورت
نظر آتی رہی ہرجا رحیم اللہ کی صورت
ہوی ہے حق نما پیدا رحیم اللہ کی صورت
اگر ہو جاے بے پردا رحیم اللہ کی صورت
کہ جسنے دیکھ لی خواجا رحیم اللہ کی صورت
خدا کا راز ہے گویا رحیم اللہ کی صورت
جو دل مین شوق سے لایا رحیم اللہ کی صورت

کیئے جا نفی اے محبوب ہر دم لا الہ کی تو
پھر الا اللہ مین پاتا جا رحیم اللہ کی صورت

تصویر آنکھ مین ہے تو ہے لب پہ نام دوست / مانند روح تن مین ہے ہر جا قیام دوست
جب چھوڑ دیجے ظاہر و باطن کی سب حواس / پھر گوش دل سے سنئے ہمیشہ کلام دوست
الفت مین قاصدون سے سروکار کچھ نہین / بیواسطہ پہنچتا ہے ہر دم پیام دوست
کانٹون مین سرفرازی گلون مین ہے رنگ و بو / کیا کیا نہین جہان مین ہے فیض عام دوست
کیونکر نہ دل برنگ حنا خلق کے پسین / محشر سے بھی ہے شوخ زیادہ خرام دوست
جو من عرف کی راز سے ہو جائے کامیاب / ہو سے کیطرح کیون نہو وہ ہمکلام دوست

محبوب مجھکو خوف قیامت سے کچھ نہین
روز ازل سے ہون تہ دل سے غلام دوست

کہتا ہے بڑھکے درد دل بیقرار آج / لیکر ٹلیگی جان شب انتظار آج
آنے کو ہے وہ بام پہ کرکے سنگار آج / ہوگا ظہور صنعت پروردگار آج
دی جان ہمنے کس گل خوبی کی عشق مین / پھولو نسے لیگیا ہے ہمارا مزار آج
منشا یہہ ہے کہ فرط خوشی سی مرینگے ہم / وہ مہربان ہوتے ہین کیون بار بار آج
توڑے ہین دست غنچے مگر دل کے آبلے / بیوجہ میری آنکھ نہین اشکبار آج
مرگ عدو پہ وہ کہین گریان ہو نہ ہون / آنسو جو گر پڑے مرے بے اختیار آج
غربت یہ کہہ رہی ہے بس مرگ قبر پر / جز بیکسی ہے کون ترا غمگسار آج
ہم چارہ گر کے منت مرحم سے بچ گئے / ہر داغ دل ہے غیرت شمع مزار آج
یکتا ہون فیض شمس سے محبوب دہر مین / کیونکر نہ شاعرو نمین ہو میرا شمار آج

جوش پر ہے خاندانِ چشت کا دربار آج
عاشقون کو کیون نہو ہر دم ہر دم وصالِ یار آج

بزمِ دنیا مین مۓ وحدت کی ہے بھرمار آج
زاہدِ صد سالہ بھی ہو کر پھرین مے خوار آج

بھول کر اپنی خودی بن جائین مقبولِ خدا
گوشِ دل سے جو سنین کوئی مری گفتار آج

چاہیٔے انسان کو فکر زادِ راہِ عاقبت
گرم توحید و توحدّ کا ہے کچھہ بازار آج

منحصر عقبےٰ پہ کیا ہے ہوش کی لو زاہدو
ہر جگہ عاشق کو ہے اللہ کا دیدار آج

نقدِ ایمان اب کسیکا بچ سکے ممکن نہین
پہنے پھرتے ہین ہزارون جُبّہ و دستار آج

ہے وہی باطن وہی ظاہر تو پھر فرمایٔے
کیون نہ صورت سے مری ہو شانِ حق اظہار آج

سُننے والا کون ہے محبوب یان حقکے سوا
ورنہ کہدیتے انا الحق ہم بھی سو سو بار آج

جو ہے لامکان وہ مکانِ محمدؐ	جو ہے شانِ حق وہ ہی شانِ محمدؐ

وہی و اصل حق ہین جانو یقین تم
بیان حمد حق ہو سکے کس سے ابدل
کیا کرتے ہین سیر وہ لامکان کی
کہین آپ رب ہین کہین آپ انسان
نکیون دید جنت مین ہو اونکو حق کی
جو ہر ہوے تن مین بہی ہون سو زبانین
بشر ہو وہ کیون جسکا ہو جسم نوری

عزیزو جو ہین راز دان محمدؐ
میسر ہو کیونکر زبان محمدؐ
جو کہلاتے ہین عاشقان محمدؐ
یہی کہتے ہین رتبہ دان محمدؐ
ازل سے جو ہین مدح خوان محمدؐ
نہو ختم ہرگز بیان محمدؐ
نہ لا دل مین ہرگز گمان محمدؐ

یہہ محبوب کی التجا ہے الٰہی
مرا سر ہو اور آستان محمدؐ۔

عمر اپنی کاٹو نہین در پہ دربان ہوکر
سجدہ گاہ دنیا مین کیون نہ خلق مین ہوتا
کہکے خود ہی اَلَستُ بِرَبِّکُم سے پہر نری ہو تم
جب نصیب ہی بد ہون قبر مین کہان جنت
کافر و مسلمان مین تم ہو رو بکو بدلے
تجہسے جو ملے ظالم پہر کہان پتہ اسکا
جلوہ دیکہئے اسکا چشم دل کو وا کرکے
حق تو یہ ہے شخص اور عکس دونون شان احمد ہین

جلد لو بلا خواجہ مجہکو مہربان ہوکر
کاش مین پڑا رہتا سنگ آستان ہوکر
لامکان کہاتے ہو صاحب مکان ہوکر
خاک ہی ستائیگی مجہکو آسمان ہوکر
ایک جا یقین ہوکر ایک جا گمان ہوکر
ہمنے تجہکو پایا ہے آپ بے نشان ہوکر
ذکر کیجئے اسکا طفل بے زبان ہوکر
مین ہون مثل آئینہ ان کے درمیان ہوکر

سرمہ کی صفت پوچھا تو ہوائی مولا مین
کوہ طور پر عشق ہتے جسکو دیکھکر ہوئے

ہاتھ کچھ نہ آئیگا داخل جنان ہوکر
ہے وہ روبرو میری روز و شب عیان ہوکر

عشق مین تکلم سے کام ہی نہین محبوب
راز کرتے ہین افشا آپ راز دان ہوکر

ثنا اُس خالق اکبر کی ہو مجھسے بیان کیونکر
اگر تو اپنے دلکو ماسوا اللہ سے صفا کرے
خدا کا قرب ہوتا ہی تو غافل بیخودی ہی مین
نظر کیا سینہ کیا سر کیا جگر کیا جان کیا دل کیا
مٹا دے اپنی ہستی کو اگر تو راہ مولا مین
نہین ممکن کہ دو نقیضین اکجا جمع ہو جاوین
کیا کرتے ہین سیر النفس کی جو آفاق مین ہر دم
ریاضت مین فنا کر اپنے اے خاک کی پتلے

رسول اللہ کی مجھکو میسر ہو زبان کیونکر
تو پھر وہ شوخ پردہ کین رہی تجھسے نہان کیونکر
خود یہان رہی کوئی پا سکے اسکا نشان کیونکر
یہہ سب گھر ہین اُسکی اوسکو کہیے لامکان کیونکر
تو پھر حاصل نہو تجھکو حیات جاودان کیونکر
یقین ہو جسکا یہ دل رہی اسکا گمان کیونکر
نظر سے اُنکی سو پردون مین بھی تم ہو نہان کیونکر
ملے جو راہ مولا مین رہی وہ بے نشان کیونکر

اگر محبوب تم دیکھو حقیقت کی نگاہون سے
ہر اک کی شکل مین پھر حق نہو جلوہ کنان کیونکر

ہے تجھسے یہی بس عرض موری یا سیدنا عبدالقادر
رنگ دے موری پھر خدا چندری یا سیدنا عبدالقادر

موہے چین نہ دم بہر آوت ہی مورا ہند میں جیارا تر پت ہے
موکو جلد بلا تھاری نگری یا سیدنا عبد القادر

مطلق نر ہی مجھے اپنی خبر تیرا جلوہ رہے ہے مرے پیش نظر
موری عمر یون ہی بیتے سگری یا سیدنا عبد القادر

جسے پیر سنے دکھلا یا تجھکو اوسے دونو جہانسے خبر ہی نہو
ہو خودی سے نکیونکر بے خبری یا سیدنا عبد القادر

کہان تاب جو کوئی دم مارے سب تابع فرمان ہین تیرے
کیا حور و ملک کیا جن و پری یا سیدنا عبد القادر

گمراہون کو رستہ بتلایا بیجانون کو زندہ کر ڈالا
سب ولیون سے شان تری ہے نری یا سید نا عبد القادر

ترے عشق کا دلمین ہوا ہے گذر نہین اپنے پرائے کی مجھکو خبر
مین اپنی سب سُدہ بُدہ بسری یا سید نا عبد القادر

تو نظر سے وہ ہے دریا تو آئینہ اُس کا وہ تیرا
تو ہر سے جدا ہے نہ تجھسے ہری یا سیدنا عبد القادر

ہے کون بچائے جو تمرے سوا جب حشر مین محبوب آئیگا
لئے سر پہ گناہون کی گٹھری یا سیدنا عبد القادر

منظہر ذات خدا ہین حضرت پیران پیر	آفتاب اولیا ہین حضرت پیران پیر

عاشق رب العلا ہین حضرت پیران پیر
گمرہون کی رہنما ہین حضرت پیران پیر

غم نہین بڑہجائے تو بڑہجائی عصیانکا مرض
درد کی میرے دوا ہین حضرت پیران پیر

آپ حق کے آئینہ ہین آپکا حق آئینہ
ذات حق سے کب جدا ہین حضرت پیران پیر

آپکا ارشاد ہو جسکو ولی وہ کیون نہو
ہادئ راہ ہدا ہین حضرت پیران پیر

فاطمہؓ کی جان ہین تو مرتضیٰؓ کے دل جگر
خاص نور مصطفا ہین حضرت پیران پیر

چشم دلسے پردہ غفلت اوٹہا کر دیکہہ لو
ہر جگہ جلوہ نما ہین حضرت پیران پیر

پی لیا اک جام جسنے ہوگیا لاموت وہ
ساقئ آب بقا ہین حضرت پیران پیر

در پہ جو آیا نہ اولٹا فیض سے خالی کبہی
معدن جود و سخا ہین حضرت پیران پیر

ہو کے فانی ذات حق مین آپ ہین باقی سخی
کوئی کیا سمجہے کہ کیا ہین حضرت پیران پیر

حشر مین محبوب عصیان کا نہ کیجئے آپ غم
حامئ روز جزا ہین حضرت پیران پیر

ہزار پردو مین آپ کو تم رکہو مرےجان چہپا چہپا کر
جو ہین موحد وہ دیکہہ لینگے دوئی کا پردہ اُٹہا اُٹہا کر
اگرچہ انسان ہے تو زاہد کبہی ہمسے کی بہی خبر لے
رہیگا تو اسم خوان ہی کبتک فرشتہ خود کو بنا بنا کر
وہ آج بے پردہ ہو رہا ہے کوئی یہہ موسیٰ سی جاکے کہدے
رکہا تہا محروم دید جسنے کہ لن ترانی سنا سنا کر۔

نہ تہا تو اول نہوگا آخر تو اب ہے موجود پہر کہان تو
یہہ صرف وہم وگمان ہے تیرا خدا خدا کر خدا کر

نہ بن سکی کوئی شکل تجہہ سے نہ آسکی کوئی تجہہ سی شوخی
اگرچہ نقاش نے ہزارون بگاڑے نقشے بنا بنا کر

جو سِرّ وحدت کہلا تو سمجہے دیا خودی نے تہا خوب ہوکا
وہی تہے ہم جسکے پاس مانگین دعائین ہمین ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر

خوشی کے بدلے مین غم مِلا ہے سکون گیا اضطراب آیا
پڑے مصیبت مین ہم الٰہی بتون سے دل کو لگا لگا کر

جو طالب حق کہ آوے محبوب اُسی تو کرین عرف ہی وقف
فراق حق مین رکہیگا کہ تنگ تو اس سی ثمرن جپا جپا کر

ہو بتون سے کیون نہ ظاہر حق کا راز
لا مکانکی سیر اُسکو ہو نصیب
کر حضوری تو ہمیشہ پیر کی
حق کو پانا سہل ہے مشکل نہین
ایک کیا تم لاکہہ پردونمین چھپو
خیر و شر من جانب اللہ ہے مگر
کیا کرے طوفان کثرت اُسکو غرق

جبکہ ہے زینہ حقیقت کا مجاز
پیر ملجائے جسے بندہ نواز
حج بہی اور ہے بہی روزہ نماز
تجہکو قسمت سے ملے گر پیر راز
دیکہہ ہی لیتے ہین ہم کو دیدباز
فعل و فاعل مین تو کرلے امتیاز
جس کا ہو دریاے وحدت مین جہاز

اک نظر مین ہوگیا وہ سرفراز	جو ہوا خادم رحیم اللہ کا

گو وسیلے ولولے ہین محبوب سب
ہے ہمارا بھی خدا سے بے نیاز

اے خواجہ معین الدین ذیشان سلطان الہند غریب نواز
مین نام پہ تیرے ہون قربان سلطان الہند غریب نواز
فرقت مین ترے ہے دم لب پر اور دل بھی ہے پہلو مین مضطر
ہر دم ہے یہی بس ورد زبان سلطان الہند غریب نواز
اک بندۂ ادنا ہون تیرا پروردۂ نعمت اے آقا
مین چھوڑکے جاؤن تجھکو کہان سلطان الہند غریب نواز
تم ہادئ راہ ہدایت ہو تم واقف راز حقیقت ہو
اسرار ہین سارے تم پہ عیان سلطان الہند غریب نواز
دکھلاؤ جمال روح فزا ہون کب سے در والا پہ کھڑا
اب مجھکو نہین تاب ہجران سلطان الہند غریب نواز
پیارے ہو بڑے اللہ کے تم عاشق ہو رسول اللہ کے تم
کیا شان تمہاری ہے ذیشان سلطان الہند غریب نواز
منظور عنایت ہے تیری مشہور کرامت ہے تیری
اک خلق پہ ہین تیرے احسان سلطان الہند غریب نواز

تقدیر نہ کچھہ دکھلاتی ہے تدبیر نہ کچھہ بن آتی ہے
مدت سے ہون فرقت مین نالان سلطان الہند غریب نواز

ہر حال مین تیرا ساتھہ رہے محبوب کے سر پر ہاتھہ رہے
اس لطف کا ہون دل سے خواہان سلطان الہند غریب نواز

آغاز سے غرض ہی نہ انجام ہی غرض
جس شئے کو دیکھتا ہون تو پاتا ہون یار کو
حور و بہشت تمکو مبارک ہو زاہدو
دلدادہ بتان ہون محبت شعار ہون
زلفون مین آ کے پہنستے ہین جو دعاشقون کے دل
ناساز بخت دشمن جان چرخ وہ خفا

ساقی ہے مجھکو ایک نہ ہے جام سی غرض
صورت سی کام ہی نہ مجھے نام سے غرض
رندون کو ہے کسی بُت گلفام سے غرض
مطلب نہ کفر سے ہی نہ اسلام سے غرض
دانندان ہو نکو نہین دام سے غرض
کس کو نہین ہی عاشق ناکام سے غرض

محبوب اپنی کٹتی ہے سایہ مین پیر کے
ہم کو نہین ہے گردش ایام سے غرض

مالک ہر دو جہان خواجہ اجمیر شریف
اپنے کوچہ مین لگا رہنے دو بستر میرا
ہر جگہ دیکھتے ہین چشم بصیرت والے

واقف راز نہان خواجہ اجمیر شریف
مجھکو ہے باغ جنان خواجہ اجمیر شریف
ہر جگہ پر ہی عیان خواجہ اجمیر شریف

آپ اجمیر کو جبتک نہ بلائین محبوب کو — مین کرون آہ و فغان خواجۂ اجمیر شریف

اے صبا بہر خدا جلد اوڑا کر لے چل — مجھکو رہتے ہین جہان خواجۂ اجمیر شریف

نگہ لطف سی دیکھو جو مری جانب کو — کردون صدقہ دل و جان خواجۂ اجمیر شریف

آپکے چہرۂ انور کو جو دیکھا ہین اُن کو — کیون نہو حق کا گمان خواجۂ اجمیر شریف

کرسکون دعوی توصیف تیرے مین کس منہ سی — مین کہان اور کہان خواجۂ اجمیر شریف

اور تو کوئی عبادت نہین آتی محبوب
ہے فقط ورد زبان خواجہ اجمیر شریف

بنا کر دیکھہ خود کو آئینا دل — کہ پھر طالب نہو مطلوب کا دل

عبادت حق کی تجھسے ہو سکے کیا — نہو زاہد جو تیرا ایک جا دل

وہی پاتا ہے ہر اک شئے مین تجھکو — دوئی سے پاک جس کا ہو گیا دل

پتہ دلدار کا کیونکر نہ چلتا — اگر تو اپنے دل کو جانتا دل

نہو جس سر مین سودا سر وہ کیسا — نہو تو جس مین وہ کس کام کا دل

اوسیکو جلوہ گر پاتا ہون سبمین — فدا اوس بت پہ جب سی ہو گیا دل

حقیقت اپنی مین کیا کہہ سناؤن — جدا کب ہے مرا دل آپکا دل

جو مضغہ گوشت کا ہے دل نہین ہے — سمجھتا شش جہت سی ہے ترا دل

یہ بے تابی یہ بے چینی ہے کیسی -
کہو محبوب کس پر آگیا دل -

مکان کسیکو میرے جان ترا نہین معلوم
سنا ہے نام ولیکن پتا نہین معلوم

گذرتے آٹھ پہر ہین تری تصور مین
ہے کس کا نام حیات و قضا نہین معلوم

گواہی جھوٹی جو دیتا ہے حق کے بے دیکھے
یہہ کیسی شرع تری زاہدا نہین معلوم

بجائے ہو کے جو کرتے ہین ذکر اللہ ہین
وہ ملحد ہین اُنہین سر انا نہین معلوم

وہ تجہسے کب ہے جدا ڈہونڈتا ہے تو جس کو
ہر ایک شئے مین ہے جلوہ نما نہین معلوم

نکر مذمت رندان خموش اے واعظ
ہے کس پہ رحمت و فضل خدا نہین معلوم

بتا نہ دم کو خدا بن نہ مشرک اے غافل
کہ دم ہے مظہر فعل خدا نہین معلوم

لحد مین صورت مرشد دکھا کی کہدونگا
مین آپ ہی کا تو ہون خاکیا نہین معلوم

بڑے یہ سوتے ہین محبوب خواب غفلت مین
ہین کس خیال مین شاہ و گدا نہین معلوم

تھی خودی جبتک رہے ہم کوسون خدا سے دور ہم
اب انا الحق کہہ رہی ہین صورت منصور ہم

کیون سناتا ہے عبث واعظ ہمین دوزخ کا حال
جانکر بیٹھے ہین ساری کیفیات طور ہم

ہے یہی حیرت کہ خود کا ہی نہین ملتا پتا
عشق مین تیری خدایا ہو گئے کافور ہم

اشرف مخلوق اوسکے فیض سے ہین ورنہ صاف
خاک ہم ہین باد ہم ہین نار ہم ہین نور ہم

کر گئے پیدا واحدیت اور وحدت کا ظہور
ہین کہین ساکت بنے بیٹھے کہین مغرور ہم

یار اپنے آپ ہین اغیار اپنے آپ ہین
خود سے خود نزدیک ہین پھر خود سے خود ہین دور ہم

جو بتایا شرع نے محبوب ہمنے کہدیا۔
ورنہ سولی پر نہ ہوتے صورت منصور ہم

تو مثل بو ہی ہم ہین گل تو جان ہے اور ہین تن ہم
نہ خو ہم سے موافق ہی نہ خارج ہے نہ داخل ہے
تعین پر نہ بہول اے دل بھروسہ کچھہ نہین اسکا
حمایت ہے تو ان سے ہے شفاعت ہے تو ان سے ہے
نظے جبتک جہل ظلمت مین سمجھتے خود کو تھے موجود
وہی ہی اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن

تو ہم سے کب جدا ہی اور جدا کب تجھسے ہو ہین ہم
ہی شخص و عکس حقکی ذات ٹہری ایک در بن ہم
عیان با چون ہین لیکن در حقیقت ہین تیر تجن ہم
بہلا کسطرح چھوڑینگے رحیم اللہ کا دامن ہم
کہلا جب سے عرفانکا حال بھولے اپنا ہین ہم
نہ خاک ئے باد و آب و آتش و روح و دل و تن ہم

گل مقصود کی محبوب گر بو نی نہین چاہت
عدم سے کاہیکو آتے برائے سیر گلشن ہم

کہا کہین کچھہ کہہ نہین سکتے تری بیداد ہم
دل لگا کر تجھہ سے اے ظالم ہوئے برباد ہم
غم سے دم بھر بھی نہین ہوتے کبھی آزاد ہم
بنگئے ہین یا خدا کس کے دل ناشاد ہم
اس بت سفاک کی جب دل مین آجاتی ہی یاد
صورت نقش کف پا ہوتے ہین برباد ہم
دہونڈتے ہین خود کو تو ہرگز پتہ ملتا نہین
قید ہستی سے کچھہ ایسے ہو گئے آزاد ہم
ہے تو ہی حاکم تو ہی محکوم تو ہی حکم ہے

کون ہے تیرے سوا کس سے کرین فریاد ہم
دلکی جو باتین ہین وہ منہ سے نکلجاتی ہین صاف
چاہیئے اشعار کی کب ہین کسی سے داد ہم
شاعری تقدیر مین محبوب اگر ہوتی نہین
کس طرح دنیا مین پاتے شمس سا اُستاد ہم

دی رحیم اللہ نے خود ہی مین شیرین کی خبر
ورنہ تھے محبوب بھٹکے صورت فرہاد ہم

نہ تو دولت سی سروکار نہ تو قیر سے کام
کیمیا سے مجھی بہتر ہے ترے در کی خاک
دولت فقر ہے حاصل جنہین ایجان جہان
جو ہوا سلسلۂ چشت مین دل سے داخل
سعی بے سود مین مصروف عبث ہی اہل
فقر اصاف سمجھہ جاتے ہین دلکی حالت
قتل عاشق کیلیئے ایک نظر کافی ہے
غیر کے حق مین کہان خلوت و جلوت کی مزا

اک فقط ہم کو ہی عشق بت بے پیر سے کام
وہ گدا ہون کہ نہین ہی مجھے اکسیر سے کام
اونکو منصب سے ہی مطلب نہ تو جاگیر سے کام
اوسکے بر آئے نہ کیون خواجہ اجمیر سے کام
کبھی تقدیر کے بنتے نہین تدبیر سے کام
اون کو تقریر سے مطلب ہے نہ تحریر سے کام
کیون تو لیتا ہے عبث خنجر و شمشیر سے کام
مجھکو رہتا ہے ہمیشہ تری تصویر سے کام

تم کسی شخص کی محبوب خوشامد نہ کرو
خود بخود بنتے چلے جاتے ہین تقدیر سے کام

آنکھون مین مرے جب سے کہ وہ ماہ جبین ہین
خورشید و قمر چرخ پہ دیکھا تو نہین ہین
ہر جا سے عیان حُسن جہان سوز کا جلوہ۔
اندھا ہے کہا جس نے کہ وہ پردہ نشین ہین
مَن عَرَفَ کو سمجھا نہین اے زاہد نادان
قران مین خود کہتے ہین شہ رگ سے قرین ہین
مرشد بھی ہین خود آپ محمدؐ بھی ہین حق بھی۔
ہین کعبہ کہین عابد و معبود کہین ہین
موسےؑ کو سر طور کو ہین بھیجے ہوے ہم
خود آپ ہی ناظر کہین منظور کہین ہین
بندہ و خدا جس کو سمجھتا ہے زمانہ۔
یہہ دو تو ترے نام ہین کچھہ غیر نہین ہین
ہم ڈہونڈنے نکلے جو اُنہین دیر و حرم مین
دل سے یہہ صدا آئی کہ لے ہم تو یہین ہین
مین آپ ہی سے آپ کو پہچان چکا ہون
ورنہ مین فقط نیست ہون ہست آپ یقین ہین

حُب اور حبیب اور محب اسم ہین اُن کے
ہم نام کے محبوب ہین کچھہ اور نہین ہین

بیخود و مست کو گو لوگ برا کہتے ہین
کچھ نہ کچھ علم حقیقت سے ہے بہرہ جن کو
رہتے وہ آپ مین کب ہین تو نکر انکا خیال
اہل عرفان کی نظر رہتی ہے باطن ہی پر
کفر تبدیل حقیقت ہے ارے وہ غافل
رہبر راہ شریعت ہین وہی لوگ ایدل
صلح کل مین جو ہین مشرب ہے یہ انکا ایدل
مر چکے مرنے کے آگے تو ہوا یہہ معلوم

صاف صاف اونکو خدا والے خدا کہتے ہین
حق نما خود کو اوسے سنا وہ نما کہتے ہین
خود کو کرتے ہین فنا جب وہ انا کہتے ہین
بت بھی جب آتے ہین آگے تو خدا کہتے ہین
ہوش کی لے کہین بندیکو خدا کہتے ہین
بندیکو بندہ خدا کو جو خدا کہتے ہین
کہ برا ہی ہو کوئی اوسکو بھلا کہتے ہین
قربت حق ہے جسے لوگ فنا کہتے ہین

سنکے اشعار مرے کہتے ہین اہل عرفان
آپ جو کہتے ہین محبوب بجا کہتے ہین۔

ہوا ہے عشق کا جب سے ظہور آنکھون مین
سوائے ایک کے ہو جب نظر مین دو جسکی
مکان جتنے بھی ہین سب تمہارے ہی ہین
ملایا خاک مین ہستی کو واسطے جس کے
جگہ جگہ مین وہی ہی جہان جہان ہین وہی
عدو سے مین نہ جھکون تو میرا قصور نہین
ادا شناس ہو نکو اسکی خبر ہے ای محبوب

خیال دلمین ہی تیرا تو نور آنکھون مین
تو یہہ سمجھہ لو کہ آیا قصور آنکھون مین
ہمارے دل مین رہو یا حضور آنکھون مین
عجب نہین وہ رہین بنکے نور آنکھون مین
نہ دیکھین ہم تو ہے واقع فتور آنکھون مین
بھرا ہوا ہے کسیکا غرور آنکھون مین
وہ دیتے ہین مجھے گالی ضرور آنکھون مین

جو ہر دم آپکو مشتاق دید کرتے ہین
خیال غیر سے دل کو تو کر لو پاک کبھی
خدا کے فضل سے مرشد ہین میری وہ فیاض
وصال یار کی ہوتی ہے دلمین جب خواہش
کلام حق کا مزہ ہم کو صاف آتا ہے
سمجھئے کچھہ تو سمیع و کلیم کے معنے

عجیب طرحکی وہ لوگ عید کرتے ہین
عبث لباس کو اپنے سفید کرتے ہین
جو بد سے بد بھی ہون اُنکو سعید کرتے ہین
ہم اپنی ہستی کو پہلے شہید کرتے ہین
کسی سے جب کبھی گفت و شنید کرتے ہین
جو آپ ورد کلام مجید کرتے ہین

نگاہ فیض ہے خواجہ کی ایسی اے محبوب
نہال کرتے ہین جس کو مرید کرتے ہین

تو بے مثال ہے تیرا کوئی مثال نہین
وہ تیرے ساتھہ ہی ازل جہان کہین ہے تو
گمان کیون کرون اپنے کلام پر اپنا
جھکے روبرو بُت کو کرون کیون سجدہ
اگر ہو دیدہ شاہد مین دوسرا مشہود
سمجھہ نہ قال کو آسان یہہ سخت مشکل ہے
نصیب اُسکو کہان جلوۂ خدا ازل
بہار حسن پہ اپنے عبث تو نازان ہے
نظر مین اپنے سمائی ہے شان حق محبوب

جو دیکھہ لون ترا جلوہ مری مجال نہین
جدا ہو تجھسے ترا یار یہہ محال نہین
وہی کلیم ہے کچھہ میری بول چال نہین
وہ کون شئے ہے کہ جسمین ترا جمال نہین
نصیب اوسکو خدا کا کبھی وصال نہین
ہو جسمین حال تو وہ صاحب کمال نہین
خودی کو جسنے کیا اپنے پائمال نہین
ظہور جلوۂ حق ہے ترا جمال نہین
زمانہ ہو تو ہو دشمن ہمین ملال نہین

عشق مین واللہ جلنے کا مزا ملتا نہین
کیا تجھے پاؤن مجھے اپنا پتا ملتا نہین

پیر کامل ہو تو وصل یار ہو اک آن مین
ذکر و فکر و شغل سے ہرگز خدا ملتا نہین

انتہائے جستجو مین یہہ خیال آیا مجھے
حق تو یہ ہے حق تجھے تیرے سوا ملتا نہین

مدعی کے جتنے دعوی ہین وہ سر تا پا غلط
راستہ حق کا کبھی بے رہنما ملتا نہین

ہو نہین جس عالم مین اُس عالم مین ہے عالم کہان
جس جگہ بندہ ہو کیا حق کا پتا ملتا نہین

کر رہے ہین سالکی کا سیکڑون دعوی عبث
اپنی صورت ایک ہی دیکھا ہوا ملتا نہین

حور و جنت کی ہوس مین جنکی ہون عمرین تمام
حشر مین محبوب کچھہ اُن کو صلا ملتا نہین

کیون مرے قتل کی ٹھانی ہے مری جان دل مین
وہ کرو کام نہ ہون جس سے پشیمان دل مین

تم کو الفت نہ صحیح مجھسے کدورت ہی صحیح
دو جگہ مجھکو بہر حال مری جان دل مین

ہائے رہنے نہ دیا مل کے فلک نے باہم
رہگئے طالب و مطلوب کے ارمان دل مین

دیکھتا ہون جو انہین ہمرہ اغیار کبھی۔
موج زن ہوتے ہین سو رنج کے طوفان دل مین

کعبہ و دیر نظر آئین نہ کیونکر ویران ؎

عشق رکھتے ہین ترا گبر و مسلمان دل مین
کہد و شوخی سے کلیجہ مین چبہوے برچھی
حکم غمزہ کو ہو مارا کرے چھریان دل مین
یہہ تو اُن سے کوئی پوچھے کہ یہہ گھر کس کا تہا
خاک مین دل کو ملا کر ہین وہ نازان دل مین

دولت وصل صنم تم کو مبارک محبوب
آج بے طرح ہوے جاتے ہو شادان دلمین

زہی ہم تری ہر ادا دیکھتے ہین
وہی تو تجہے جا بجا دیکھتے ہین
جنہین سلطنت ہی نصیب اس جہا نمین
کہا نحن و اقرب جو قرآن مین تونے
عدم سے ہم آئے ہین جب سے جہان مین
کسیکو سمجھتے نہین ہین وہ فانی

ترا فعل فعل خدا دیکھتے ہین
جو پردہ دوئی کا اُٹھا دیکھتے ہین
انہین تیرے در پر گدا دیکھتے ہین
جو عارف ہین اُسکو بجا دیکھتے ہین
کسیکو نہ تیرے سوا دیکھتے ہین
جو سب کا وجود بقا دیکھتے ہین

کسی سے نہ اٹکا ہو محبوب کا دل
اُسے زندگی سے خفا دیکھتے ہین ۲

جس مین ہون شاہد و مشہود وہ دیدار نہین
بزم توحید مین کثرت سے سروکار نہین
کیون ابھی سے ہے تجھے خواہش دیدار خدا
پہلے تو جان کہ آثار کو آثار - نہین
آرزو ہے کہ رہون بنکے ترے در کا گدا
ہفت اقلیم کی شاہی بھی مجھے درکار نہین
وہی کامل ہے جسے لاگ ہے سرّ حق سے
باعث فقر کوئی جبّہ و دستار نہین
یون تو کہنے کو انا الحق ہے زمانہ کہتا
حال جس مین نہو وہ صاحب اسرار نہین
صفت خاص سے مملو ہین صدائین ساری
حق ہی گویا ہے کسی غیر کی گفتار نہین
کیا خطا ہے اگر ایسون کو کہے نابینا
دیکھتے ہین تجھے پر تجھ سے خبردار نہین

ہوگئے مطلوب زمانہ مین ہین طالب محبوب
کیا کہین بات یہہ کچھہ قابل اظہار نہین

خود کو جدا بتا رہا کوئی خدا ہون مین
حق تو یہ ہے نہ حق ہون نہ حق سی جدا ہون مین

صدقے یگانگی کے تری کیون نہ جائے
پاتا ہون تجھکو آپکو جب ڈھونڈتا ہون مین

چاہو نہ چاہو آپ مرےجان مجھکو تم
پر جان و دل سے آپ ہر دم فدا ہون مین

مارے تو یا جلائے کرے رحم یا ستم
ہر دم ہر آن تیری رضا چاہتا ہون مین

مدت کے بعد شکر ہے ایمان ہوا نصیب
اسلام چھوڑ کفر کو جب سے لیا ہون مین

سے مینے کہا الٰہی دکھا اپنا تو جمال
آئی ندا کہ تجھسے بھلا کب جدا ہون مین

حق کا ظہور مجھسے ہے میرا حق سے ہے ظہور
بندہ نما ہے حق تو سمجھ حق نما ہون مین

اسجان مجھسے کیون ہے بھلا کچھ تو کہہ صنم
کیا اپنی جان سے تجھے گم جانتا ہون مین

تو تخم مین شجر ہون تو ہی بو مین مثل گل
ہے ذات شخص و عکس تری آئینا ہون مین

مطلوب کوئی اور نہ طالب ہے کوئی اور
بھولا ہون خود ہی راہ خود ہی رہنما ہون مین

ایجان اپنے در سے برائے خدای پاک
کر تو نہ دور مجھکو ترا خاک پا ہون مین

محبوب جس کا نام ہے جانو وہ مین نہین
سب کی نظر مین گرچہ نظر آرہا ہون مین۔

جو ہستی کو اپنی عدم دیکھتے ہین۔
وہ پھر خود ہی خود کو قدم دیکھتے ہین

جلاتے ہین جو مثل پروانہ خود کو۔
وہی تجھکو تیری قسم دیکھتے ہین

کھلا کنت کنزا کا جب سے معمّا
خدا اور بندہ بہم دیکھتے ہین

احد ہے کہین تو کہین تو ہے احمد
ہر اک شا مین تجھکو ہم دیکھتے ہین

ہم ہی ہین ہمارے سوا کون ہے یان
وہ آئینہ ہے جس کو ہم دیکھتے ہین

جو آیا ترے در ہوا واصل حق
تماشہ خدائی کا اس سے عیان ہے
عجب تیرا فضل و کرم دیکھتے ہین
دل اب غیرت جام جم دیکھتے ہین

ہین مرشد تو یون سب کے اچھے ہی محبوب
مگر اپنے مرشد سا کم دیکھتے ہین ۴

آکے نادان سے نادان ترے کوچہ مین
ہوتے ہین صاحب عرفان ترے کوچہ مین
ہاتھہ آئی مرے مر مر کے یہہ ثابت قدمی
نقش پا بنکے ہون ایجان ترے کوچہ مین
کر دیا ایک تری عشق نے سبکو کافر
اب ہی ہندو نہ مسلمان ترے کوچہ مین
کیون نہون مین تری وحدت کی تصدیق یار
ایک ہین بندہ و رحمان ترے کوچہ مین
آپ کو جان کے جانا ہے جنہون نے تجھکو
وہی کہلاتے ہین انسان ترے کوچہ مین
نقش پا ہم ہین کوئی ہمکو اُٹھائے کیونکر
خاک ہو جائینگے ایجان ترے کوچہ مین

کفر و اسلام سے محبوب کا مذہب ہے جُدا
کہو چکا دین اور ایمان ترے کوچہ مین

آپ جب بزم مین تکلیف سخن کرتے ہین
دو رسب دلسے مرے رنج و محن کرتے ہین
صورت بولے گل اس سیر گہ عالم مین
ہم جہان چاہتے ہین اپنا وطن کرتے ہین
سرو گل دیکھتے ہین یاد قد و عارض مین
آپ ہی کیلئے ہم سیر چمن کرتے ہین

صدقے ہوتے ہین کبھی اوس گل رعنا کی ہم — کبھی اوس مہ پہ فدا ہم سر و تن کرتے ہین
ترے عشاق ستمگر ہین بڑے عالی ظرف — حشر مین بھی گلہ چرخ کہن کرتے ہین
بس ہے گر خاک در یار مرے جسم پہ ہے — میرے احباب عبث فکر کفن کرتے ہین
مرے مانند ہون نخچیر نگاہ الفت — اون سے ہم چشمی کا دعوا جو ہرن کرتے ہین

مرے ہر شعر مین الحب کا عمل ہے محبوب
مری تعریف جو سب اہل سخن کرتے ہین

انسان نہین وہ جسکو وصال خدا نہین — غافل یہ بات سچ ہے تامل ذرا نہین
دیول مین اور کعبہ مین ہے جلوہ گر وہی — تیرا ہی یہہ قصور ہے تو دیکھتا نہین
لب پر ترا ہو نام تو جلوہ ہو آنکھہ مین — یا پیر تجھسے اور کوئی التجا نہین
ہر شے مین ذات اوسکی تو موجود ہی مگر — ہر شے کو حق کی ذات سمجھنا روا نہین
اے دل وصال یار کا ہونا محال ہے — تیرے خیال مین ابھی ہستی فنا نہین
کیا خاک سمجھے حق کو وہ اور حق کے غیر کو — جسپر کہ من عرف کا معما کھلا نہین
تو دیکھہ گوش دل سے ذرا اوسکے غور سے — وہ کون شے ہے جسمین صدائے انا نہین
مسجود تجھسے زاہد نادان نہین جدا — تو جانتا ہے جسکو خدا وہ خدا نہین

حیرت کا ہے مقام یہہ محبوب دم نہ مار
باقی ہر ایک شے ہے کسی کو فنا نہین

ہم اپنی خودی مٹارہے ہین
ہے کون سمیعؑ اور کلیمؑ
روتے ہین عبث عزیز و احباب
جو اصل حق ہین وہ ہر اک کو
پردیسے ٹیک کے اُن کے جلوے
مطلوب ہمین ہمین ہین طالب
ہم دیکھکے دل مین اون کی تصویر
انسان کہین کہین فرشتہ
ہر شئے مین بھرا ہوا ہے جلوہ
مرشد ہے رحیم اپنا محبوب

دلدار سے دل لگا رہے ہین
خود سُنتے ہین خود سنا رہے ہین
ہم اپنے مکان کو جا رہے ہین
بندے سے خدا بنا رہے ہین
بے خود سب کو بنا رہے ہین
ہم آپ کو آپ پا رہے ہین
ہر آن خوشی منا رہے ہین
وہ ایک ہی سب کہا رہے ہین
ہم سب مین تمہین کو پا رہے ہین
کیون رنج گناہ اوٹھا رہے ہین

محبوب چلو اوٹھاؤ بستر
سب لوگ عدم کو جا رہے ہین

پا سکون مین یار کو یہ مجھمین امکان ہی نہین
درد ہے میرا کچھہ ایسا جس کا درمان ہی نہین
تجھمین ہر ایک شئے نہان ہی تو ہے ہر شئے سے عیان
رمز وہ کیا جانے جس کو خودی عرفان ہی نہین
ڈہونڈتے ہو جسکو تم وہ صورت جان ہی نہان

جب نہو وہ جان مین جا تو وہ جانان ہی نہین

لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا کو جان کر

جو ہوا عامل پھر اُس سا کوئی انسان ہی نہین

کیا کرین اپنی طبیعت کا بتائین کس کو زور

بزم عالم مین کوئی ایسا سخندان ہی نہین

رویت دلدار چہتا ہے تو صورت اپنی دیکھ

ورنہ اے نادان اس کا نام عرفان ہی نہین

طالب دنیا و دین آتا نظر ہے ہر کوئی -

ہائے کوئی اس جہان مین حق کا خواہان ہی نہین

جب شہود و شاہد و مشہود کی ہے اصل ایک

جو مشاہد خود کو سمجھے اوس سا نادان ہی نہین

بے نوا محبوب سے لاکھون ہوے ہین سرفراز

یا رحیم اللہ تجہہ سا کوئی سلطان ہی نہین

تو بنا یا کہ بن آیا تجھے مین جانتا ہون

تیرا بندہ ہون خدا یا تجھی مین جانتا ہون

شمع سوزان ہے کہین تو گل خندان ہے کہین

تونے ہر رنگ کہا یا تجھی مین جانتا ہون

طور پر دیکھکے بس آپ ہی اپنا جلوہ

خود کو بیہوش بنا یا تجھی مین جانتا ہون

قم باذنی کی صدا دیکے ہزارون مردے

تجہہ سوا کنے جلایا تجھی مین جانتا ہون

تو وہ بہروپ ہی ہر شئے مین عیان ہو ہو کر	لامکان خود کو بتایا تجھے مین جانتا ہون
کیا کوئی دیکھے تجھے جب تو نظر کی صورت	سب کی آنکھو نمین سمایا تجھے مین جانتا ہون
کہکے بیچون تو خود ہی شکل سے ہو کر ظاہر	رحیم اللہ کہایا تجھے مین جانتا ہون

دیکھنے اپنا جمال آپ ہی محبوب کا دل
آئینہ اپنا بنایا تجھے مین جانتا ہون -

فسون تھا شعبدہ تہا سحر تھا ساقی کے ساغر مین
ادہر منہ سے لگایا یار کو پایا اودہر بر مین -
جگہہ رحمت نے دے رکھی تھی دامان پیمبر مین
فرشتون نے بہت دہونڈا نپایا مجھکو محشر مین
سنا ہے ٹھوکرین کھا کر سنبل جلتے ہین بگڑ ہی بھی
نہ کیونمین پھینک آؤن اپنے دل کو کوئی دلبر مین
نظر جسپر پڑی اون کی وہ گویا ہو گیا بسمل -
صفت ایسی ندیکھی ہمنے ابتک تیر و خنجر مین
بغیر از علم کے عامل کی دنیا مین یہہ حالت ہے
کہ جیسے بیل کو لہو کا رہا کرتا ہے چکر مین
یہی ہے التجا میری کہ جب تک جان ہو باقی
تصور دل مین جلوہ آنکھہ مین سودا رہے سر مین

یہہ دنیا ہے پتہ اوس کا وہ پہنچا دیتا ہو اُس تک
ہے فرق ارض و سما کا رہنما مین اور رہبر مین
جہانکی خاک چہانی کی ریاضت واسطے جس کے
رلا وہ فیض سے مرشد کے مجھکو میرے ہی گھر مین
نہ یہہ اوس سے جدا ہے اور نہ وہ اس سے جدا ہرگز
فقط اک نام ہی کا پھیر ہے مظہر مین مظہر مین
کرین کیونکر نہ جان و دل فدا اُس شوخ پر جسنے
بتایا دونو عالم کا تماشہ ہم کو دم بھر مین
یہ احسان ہے اُسیکا ہوگیا مین سامع و باصر
وگرنہ تفرقہ کس بات کا تھا مجھہین پتھر مین

نرالا ہے مرا محبوب سب سے مذہب و ملت
نہ کیونکر دیکھکر مجھکو رہین سب لوگ چکر مین

گو مشغول ہے آدمی دنیا مین کیا ہوتا نہین
یا درکھو خوب جس کا رہنما ہوتا نہین
حق کا احسان جبتک ایغافل ادا ہوتا نہیں
وصل حق کے واسطے رہبر کو یا مضطر نہو
چہوڑ دنیا کی محبت ذات حق مین ہو فنا

لیکن اتنی بات ہے بندہ خدا ہوتا نہین
غنچۂ امید ہرگز اُسکا وا ہوتا نہین
منزل توحید کا طے راستا ہوتا نہین
خلق مین کوئی مرض بے لا دوا ہوتا نہین
حشر مین کوئی کسیکا آشنا ہوتا نہین

ہو فانی اللہ کی منزل اُسی کیونکر نصیب شخص حق ہے تجھمین اوسکا عکس اور تو آئینہ وصل حق کا تو جو خواہان ہی تو سب کو چھوڑ دے	شیخ کی جو ذات مین پورا فنا ہوتا نہین شخص و عکس اک ہوتے ہین پر آئینا ہوتا نہین جبتک اوس کا تو نہو لے وہ ترا ہوتا نہین

دست بوسی دیکھکر محبوب کرنا خلق مین
رہبر راہ طریقت ہر گدا ہوتا نہین

سارے حور و ملک و جن و بشر کچھہ بھی نہین
دو نو عالم مین بجز ہو کے دگر کچھہ بھی نہین
کر دیا یار کے جلوہ نے کچھہ ایسا بے خود۔
کون ہون کیا ہون مجھے اپنی خبر کچھہ بھی نہین
سارے اعضا ہین حقیقت مین اوسیکے تابع
تن مین انسان کے بجز ایک نظر کچھہ بھی نہین
جس جگہ اپنی سیر کرتے ہین حق کے واصل
اُس جگہ روز و شب و شام و سحر کچھہ بھی نہین
مئے وحدت کو کبھی پیکے تو دیکھہ اے زاہد۔
اسمین ہر طرح کا ہے نفع ضرر کچھہ بھی نہین
نام موجود کل اعضا کے ہین مشہور مگر
نام انسان ہے کس کا یہ خبر کچھہ بھی نہین

چہوڑ دے ظاہری اسباب کو باطن کو پکڑ
کام آئے گا ترے وقت سفر کچھہ بہی نہین

وہی موجود ہے محبوب سمجھکر دیکھو
سب نظر آتے ہین ظاہر مین مگر کچھہ بہی نہین

میری ہستی ہی کیا ہے مین نہین ہون
کہین حق اور کہین بندہ کہا نا
ہون شخص و عکس ہین تو کسطرح ہو
لباس چار عنصر کو پہن کر
زبان حال سے کہتی ہے ہر شئے
رحیم اللہ کے قربان جاؤن

وہی مجھہ مین بسا ہے مین نہین ہون
یہہ شان کبریا ہے مین نہین ہون
تری ذات آئینا ہے مین نہین ہون
وہی جلوہ نما ہے مین نہین ہون
اوسیکا شعبدا ہے مین نہین ہون
یہی دیکھا سُنا ہے مین نہین ہون

من و تو کی صدا آئین مجھمین محبوب
وہی خود دے رہا ہے مین نہین ہون

تو مکین ہے کہین مکان ہے تو
نہ سمجھنا کہ دور ہون تجھہ سے
وہی باطن ہو جب وہی ظاہر

تو نہان ہے کہین عیان ہے تو
مین ترے ساتھہ ہون جہان ہے تو
پہر یہ بتلا مجھے کہان ہے تو

حق نہان ہے عیان ہے تو جبتک
دیکھے قدرت تو اپنی بندون کو
باز آ مکر و کبر و کینہ سے
کوئی شئے اوسکے کیا حمائل ہو
گھر بنانے کی فکر کیون ہے تجھے

جب ہوا خفی عیان نہان ہے تو
لیتا ہر اک کا امتحان ہے تو
جبکہ اللہ کا رازدان ہے تو
حق ہی گویا ہے بیزبان ہے تو
دو ہی دو دنکا مہمان ہے تو

دن مین محبوب نام سے ہے تیرا
شب مین بے نام و بے نشان ہے تو

جب سی مرشد نے دیا ساغر وحدت مجھکو
آپکو خود سے بھلاتا ہون تو پاتا ہون تجھے
مین فنا شیخ کی الفت مین ہوا جب پورا
جب سے آنکھو نمین سمایا ہے ترا جلوہ یار
حق کو اغیار سمجھتا ہے تو اغیار کو حق
واصل حق ہون مجھے کچھہ نہین پروا واعظ
بنگئے آئینہ خانہ مرے حق مین کونین
آتی ہے کان نمین ہر شے سی انا الحق کی صدا
تجھہ سوا ہی کوئی ہادی نہ مضل ایجانان
کچھہ مدینہ ہی پہ موقوف نہین ہے غافل

وصل ہر لحظہ ہے ہر دم ہے قیامت مجھکو
نہ تو اذکار خوش آتے ہین نہ طاعت مجھکو
ملگیا دامن سلطان رسالت مجھکو
نہ رہی تیری قسم اور کی چاہت مجھکو
تجھہ سی آتی نہین بوئے بشریت مجھکو
نہ سُنا دوزخ و جنت کی حکایت مجھکو
کہ نظر آتی ہے اب اپنی ہی صورت مجھکو
جب سے بخشی مرے مرشد نے سماعت مجھکو
کیون بنائی گئی دوزخ یہ ہی حیرت مجھکو
ہوتی ہر شئے مین ہی حضرتکی زیارت مجھکو

سیر انفس کی ہوی جب مجہو محبوب نصیب
ہو گئی صاف عیان اپنی حقیقت مجہکو ہے

ہر ایک شے مین ہے جلوہ اوس کا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکھو
ہوا ہے حایل دوئی کا پردا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکھو ہے

کہا جو منصور نے انا الحق نجا لو تم کفر اس کو ہی گر
کلیم تھا گون حق کہ بندا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکھو ہے

کہا ہے قرآن مین صاف حق نے کہ مین ہی ظاہر ہون مین ہی باطن
تو پھر تمہارا وجود کیسا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکھو ہے

اگر نبی کو خدا کہون مین تو کفر مجہپر نہین ہے لازم
بشر وہ ہوتے تو سایہ ہوتا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکھو

کہا جو موسے نے رب ارنی ندا یہ آئی کہ لن ترانی
خودی مین کیسا خدا کا جلوا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکھو

کہو نہ تم خود کو حق و بندہ ہے کفر و شرک اس سے صاف ظاہر
ہین کون اب تم ازل مین تھے کیا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکھو

ہی ایک مخلوق ایک خالق یہہ بات محبوب تو بہ تو بہ
بنایا سب کو کہ خود بن آیا ذرا تو اسکو سمجہکے دیکھو

مئے وحدت کی جو لذات چکاؤن تجھکو
توہی مقصود دو عالم ہی ارے وہ غافل
عشق صادق ہی مراحُسن جہاںسوز ترا
عمر بھر آپ کو تو ڈہونڈکے زنہار نپائے
میٹ کر زنگ دوئی دلکو نکیون صاف کرون

ہوش مین زاہد ناداں نپاؤن تجھکو
وہ کوئی اور ہے تجھہ سی جو دکھاؤن تجھکو
تو چھُپے لاکھ مگر ڈھونڈکے پاؤن تجھکو
تیرا احوال اگر صاف سناؤن تجھکو
بنکے آئینہ نہ کیون آپ مین پاؤن تجھکو

اب کے اظہار حقیقت جو کرے تو محبوب
دار پر صورت منصور چڑہاؤن تجھکو

مرے رہبر مرے مطلوب میرے مدعا تم ہو
بطون حق تعالےٰ ہو ظہور مصطفےٰ تم ہو
جدا وہ تم سے کب ہے اور اوس سے کب جدا تم ہو
ہے اُس کا عکس تم مین اور اُسکا آئینا تم ہو
وہی ہے اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن
سمجھتے خود کو ہو موجود کیسے بیحیا تم ہو
جو جانے آپ کو اچھی طرح وہ تم کو پہچانے
ہر اک کی شکل مین ایجان جان جلوہ نما تم ہو
دیا دل جسنے تم کو تمنے اُسکو جان سے مارا
خدا رکھے جہان مین ایک اچھے بیوفا تم ہو

سمایا نور وحدت کا ہے آنکھو نمین مری جب سے
جدہر مین دیکھتا ہون اُسطرف اے مہ لقا تم ہو
پیمبر کے سوا ہرگز کوئی بندہ نہین ہوتا
بتاؤ کون شئے ہو تم اگر غیر خدا تم ہو

نہ بھولو تم کبھی محبوب ارشاد رحیم اللہ
اُسی کی ذات باقی ہے جہانمین چیز کیا تم ہو

تو وہ بے نیاز ہے اے خدا تری شان جل جلالہٗ
تری حمد کر سکے کوئی کیا تری شان جل جلالہٗ
تو کلیم ہے تو قدیر ہے تو سمیع ہے تو بصیر ہے
نہوا کوئی تری شان کا تری شان جل جلالہٗ
کرون کیون نہ تیری عبادتین کرون کیون نہ تیری اطاعتین
نہین دو جہان مین ترے سوا تری شان جل جلالہٗ
نہو مجھہ سے پھر تری بندگی نہو لحظہ بھر مری زندگی
جو تو ایک دم بھی ہوا جُدا تری شان جل جلالہٗ
رہی کوئی باقی نہ جستجو رہی کوئی دلمین نہ آرزو
ہوا جب سے در کا ترے گدا تری شان جل جلالہٗ
مرے فعل خاص مرے نہین وہ تجھی سے ہوتے ہین بالیقین

ہے گواہ آیت ما یشا تری شان جل جلالہٗ

انہین خوف جان ہے نہ بیم سر انہین شوق حور نہ ذوق زر
جنہین شوق ہے تری دید کا تری شان جل جلالہٗ

ہے بھرا جہان تری ذات سے گیا جسجگہ محبوب نے
جو پکارا آئی تری صدا تری شان جل جلالہٗ

اوٹھالو چیز جو مدِّ نظر ہو
تمہارا مال ہے دل ہو جگر ہو

میسر ہے یہین جلوہ تمہارا
ہمین کیا فائدہ محشر اگر ہو

کھُلا یہ حال جب واقف ہوے ہم
احد باطن ہو تم ظاہر بشر ہو

زبان کنجی دہن ہے قفل دل در
مری آنکھو نمین اونکا کیون نہ گھر ہو

تو باقی ہے خدایا مین ہون فانی
مرا کس طرح سے تجھہ تک گذر ہو

حقیقت سے نکیون واقف وہ ہو جائے
غلام چشتیا کوئی اگر ہو

خیال آئے نہ دل مین غیریت کا
جدہر دیکھون مری تجھپر نظر ہو

یہی عاشق کی ہے جا نو نشانی
ہمیشہ یاد حق مین آنکھ تر ہو

نہین ہے حق تو اے غافل کہان تو
بغیر از تخم کے کیونکر شجر ہو

وہ ذکر حق ہے منہ سی نکلے جو بات
خبر کیا ہو اوسے جو بیخبر ہو

رحیم اللہ ہو لب پر اپنے محبوب
عدم کا جبکہ ہستی سے سفر ہو

ہیٹتا ہون جبکہ مین آثار کو — دیکھتا ہون چہرۂ دلدار کو
چشم بصیرت ہوی جب سے عطا — پاتا ہون ہر شے مین اوسی یار کو
کفر مین ایمان ہوا ہے نصیب — سبحہ نکیون جانئے زنار کو
سیکڑون در سے ترے پاتے ہین فیض — رکھے سلامت تری سرکار کو
پیر نے دکھلایا ہمین ایک جا — بندۂ مجبور کو مختار کو
آپ مین کب ہون جو کہون حال غیر — پوچھو نہ مجھہ بیخود و ہشیار کو
پوجتے ہو تم جسے وہ ہو تمہی — کہدے کوئی کافر و دیندار کو
دخل نہین رویت حق مین کبہی — شغل کو اذکار کو افکار کو
کیون نہو دیدار خدا کا نصیب — دیکھہ لیا جب شہ ابرار کو
شیخ و برہمن مین ہے جس سے نفاق — جانتا ہون اوس بت عیار کو

ہند مین محبوب ہے مضطر بہت
لیجیے بلا اس جگر افگار کو

غیرت سے دہو لے اپنے ہاتہہ تو — جب نظر آئے گا وہ آئینہ رو
ایک کیا تجھمین وہ ہر ہر رنگ مین — ہے نہان ایسا کہ جیسے گل مین بو
قبلۂ عالم کرون سجدہ کدہر — دیکھتا ہون جلوۂ حق چارسو
مدعائے ہر دو عالم ہو کے خود — ڈہونڈتا ہے جا بجا پہر کسکو تو
کائنات آئینہ خانہ بن گئی - — جسکو دیکھا خود کو پایا روبرو

عاشقون سے چہوٹتی کب ہے نماز — ق اون کے عیبون کی نکر تو جستجو
رہتے ہین وہ فی صلواتِ دائمون — جسمین ہے سجدہ نہ جلسہ اور وضو
خود پرستی چہوڑ اسمین ہے بدی — لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا ہو
من مین ہی بس کر پہرایا یار نے — در بدر صحرا بصحرا اکو تکو
مین نہین ہون مین نہین ہون مین نہین — نفس ہو دل ہو جگر ہو جان ہو
ذات حق ہے رنگ میں ذات نبی — اور تیری ذات ہے مثل سبو
فیض سے خواجہ رحیم اللہ کے — نکلی سب کچہ میرے دل کی آرزو

خوف کیا محبوب عصیان کا تجہے
آئی ہے صاف آیت لَا تَقنَطُوا ہو

کی رحیم اللہ نے جب سے مری بیدار آنکہ — دیکہتی ہے ہر جگہ تجہکو بت عیار آنکہ
خود سے جبتک جو نہو آگاہ وہ انسان نہین — جو نہ دیکہے حق کی صورت کو وہ ہے بیکار آنکہ
کل کے وعدے پر مگر ہین سب مگر ظاہر نہ ہو — کہولکر دیکہہ آج تو اے طالب دیدار آنکہ
ہمنے مانا لاکہہ تو ہی عالم و فاضل مگر — روبرو مرشد کے کر نیچی دم گفتار آنکہ
جان لے کوئی نکوئی آگیا اسمین فتور — ایک کو جب دو دکہائی ہے تری ہے یار آنکہ
کیون نہو دم بہر مین وہ فانی بخود باقی بحق — جو لڑا لے پیر و مرشد سے مرے اے یار آنکہ
دل کے تکلیف کیا مجہکو خمار غیر سے — کچہ مئے وحدت سے ہے ایسی مری سرشار آنکہ
سوگیا محبوب تو جا تو نہ اسکو بے خبر — وہ کسی خلوت نشین سے ہو رہا ہے چار آنکہ

ہو سکے کسی سے اداوصف تمہاری خواجہ
ہاتھہ آئی ہے تری راہ مین ثابت قدمی
مشکلین اوسکی نہ کسطرح سے آسان ہوجائین
کیا کہون ہجر کی شب عالم تنہائی مین
واجب الرحم ہین سمجھی کبھی الطاف اون پر
دیکھکر تجھکو خدائی کا تماشہ دیکھا
وہ ہوا جاتا ہے بے شبہ وسیلے کامل
نہ اوسے خواہش جنت نہ طلب حور ونکی

تم ہو محبوب خدا ہم ہین تمہارے خواجہ
اوج پر کیون نہ مقدر ہون ہمارے خواجہ
لیکے نام آپکا جو کوئی پکارے خواجہ
آنکھین دکھلاکے ڈراتے ہین ستارے خواجہ
جیتے مر مر کے ہین عشاق تمہارے خواجہ
کیون نہ سو جان سے جاؤن تری واری خواجہ
آتے ہین خوابمین جس شخص کے پیارے خواجہ
آپکے جسکو میسر ہین نظارے خواجہ

قطع ہو جائے نہ کیون تار حیات محبوب
آمد وشد ہے نفس کی کہ وہ آرہے خواجہ

شان ذات خدا رحیم اللہ
ہین بُرا ہی صحیح بھلا نہ صحیح
کوئی تجھسا ہوا نہ ہوئیگا
جسکو قربت تری ہوی حاصل
وہ ہی زندہ ہے راہ مولا مین
مشکلین اوسکی حل نہون کیونکر
تیر اکھلاکے جاؤن کس در پر

مظہر کبریا رحیم اللہ
آپ کا ہو چکا رحیم اللہ
عاشق مصطفا رحیم اللہ
وہ خدا سے ملا رحیم اللہ
جسنے کی جان فدا رحیم اللہ
کہدیا جسنے یا رحیم اللہ
کر نہ مجھکو جدا رحیم اللہ

اوس سے کیونکر خدا نہو راضی
کس کی طاقت کہ کر سکے کوئی۔
مثل سایہ رہون ترے ہمراہ
تو ہے مولا مرا مرا خواجہ

جس سے راضی ہوا رحیم اللہ
وصف تیرا ادا رحیم اللہ
ہے یہی مدعا رحیم اللہ
مین ہون بندہ ترا رحیم اللہ

خوف دوزخ نہ رکھہ تو اے محبوب
ہے وسیلہ ترا رحیم اللہ ؎

نہ کیجئے بجھے خستہ و خوار خواجہ
نہ کیون کفر ہستی سے نابود ہوجائے
تڑپتا ہے پہلو مین دل بنکے بجلی
ہوی جاتی ہے کشتی عمر غرق آب
مرادین مین لینے ہی پاؤن عجب کیا
مرا ہاتھ ہو اور دامن تمہارا
بچا لیجئے اپنے فضل و کرم سے
رہ عشق سے بیخبر ہوگیا ہون۔

خبر لیجئے میری ہر بار خواجہ
چمک جائے گر تیری تلوار خواجہ
دکھا دیجئے مجھکو دیدار خواجہ
لگا دیجئے جلدی سے پار خواجہ
کہ پُر فیض ہے تیرا دربار خواجہ
یہی ہے دعا میری ہر بار خواجہ
مصیبت مین ہون مین گرفتار خواجہ
تمہی مجھکو کردو خبردار خواجہ

اگرچہ ہے محبوب میرا تخلص۔
مگر ہون سراسر گنہگار خواجہ ؎

شے نہین وہ کہ جسمین تو نہ ہے
گل نہین جسمین تیری بو نہ ہے

آپ مین جو کہ آپ کو پالے
اوسکو پھر کوئی جستجو نہ ہے

واصل حق اُسیکو تم جانو
اپنی ہستی کی جسمین بو نہ ہے

باز آ حجت من و تو سے
گم ہوا ایسا کہ غیر ہو نہ ہے

آپ کو جسنے پایا اور پھر وہ
دین و دنیا مین سرخرو نہ ہے

ہو عبادت قبول کب تیری
قلب جبتک کہ ایک سو نہ ہے

معرفت سے جو اپنے ہے غافل
دین مین اُسکی آبرو نہ ہے

حدث غیر دور کر زاہد
تجھکو پھر حاجت وضو نہ ہے

زندگی اُس کی ہے عبث محبوب
جسکے وہ یار روبرو نہ ہے

زندگی قید سی بڑھکر ہے تو عشرت کیسی
تنگ ہے عرصۂ دنیا تو فراغت کیسی

لفظ کن سے ہین زمانہ مین یہ ساری جلوے
اوسکو منظور ہو وحدت تو یہ کثرت کیسی

آنکھہ بینا ہو تو ہے سامنے اُسکی تصویر
دل ہے بیدار تو پھر خلوت و جلوت کیسی

روز فرقت تو ہمین خون رولاکر گذرا
دیکھہین لاتی ہے بلائین شب فرقت کیسی

تیرے عشاق کا تسلیم و رضا ہے شیوہ
شکر ہر حال مین ہے لب پہ شکایت کیسی

اپنے کشتہ کا نشانتک وہ مٹا کر اوٹھے
عاشق خستہ سے تھی اونکو کدورت کیسی

جان دی ہی ترے فرقت کی اوٹھا کر صدمے
تو وہ پاس ہے محبوب کی تربت کیسی

پیر رحیم اللہ نے جس دم نین مین سرمہ لگایا رے
آنکھہ اوٹھا کر جدہر کو دیکھا ہر مین ہر کو پایا رے
رہکے خود ہمین بہر سون ہمنے عمر کو یون ہی گنوایا رے
یتیم کو خود ہی مین پایا جب کہ خود کو بھلایا رے
نروپ نردہار اور نرنجن کہین کہایا اور کہین
اسم و تعین کا لے پردہ انسان نام رکھایا رے
آپ کو کیون لامکان بتایا من مین ہی لسکر من مُہنا
صحرا صحرا کوچہ کوچہ در در مجہکو پھرایا رے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نفی کے ساتھہ اثبات کا کہیل
صدقے مین اوس نام کے جسنے دو تو مجہمین بتایا رے
محیط ہے تو ہر ایک شئے پر شہ رگ ہی پر کیا موقوف
جگر مین دلمین سینہ مین سر مین آنکہونمین تو ہی سمایا رے
گنج خفی سے نکل کے یتیم وحدت مین جب آن کھڑا
درشن اپنا آپ ہی کرنے درپن مجہکو بنایا رے
کہین کہا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ فَثَمَّ وَجْہُ اللہ کہین
ظاہر و باطن آپہی ہو کر خوب طلسم دکہایا رے
کوئی نہ سمجہا لفظ انا الحق کسنے کہا اور وہ تہا کون
کرکے گمان منصور کا سبنے ناحق دار چڑہایا رے
پران ہے جبتک تن مین تیرے کرلے تو لبس واکا درشن

گیا جو تو مایوس یہاں سے رہیگا وان پچتایا رے
گم کر کے تو سُدھ بُدھ اپنی دہیانی مت ہو بن گیانی
دیکھ سمجھا کر تجھکو بنا یا خود وہ بن آیا رے
ہو کر سلطان دونوں جہان کا بھیس بدل کر احمدؐ کا
مثل سکندر پیغام اپنا خود ہی لے خود پہونچا یا رے

پرتھی وایو جل اگنی کا آپ محل کر کرتیار
خاک باد آب آتش
پیارے تیرے صدقے جاؤن خود کو مکین بنایا رے
بھج لے ہری کے نام کو ہر دم ہر آن اے محبوبؔ نہ بھول
چھوڑ بھروسہ دین دوئی کا جھوٹا سارا مایا رے

جانتا ہی جسکو تو غائب وہی مشہود ہے
چھوڑ دے اے بےخبر کرنا پرستش قبر کی
اے مصر احمد بے میم جس کا نام ہے
کر کے ساکن عرش کا محدود ٹھہراتا ہی کیون
مین ہی پیر طریقت ہے سنا جاتا ہون بات
مقتدائے عارفان جو ہے رحیم اللہ شاہ

ہے وہی ساجد وہی سجدہ وہی مسجود ہے
کر غلامی پیر کی تجھکو اسمین سود ہے
وہ کہین عیسیٰ کہین موسیٰ کہین داؤد ہے
ذات حق کی بے جہت ہی ہر جگہ موجود ہے
کوچۂ الفت کا جو بلد ہی وہی مسعود ہے
وہ مرا مطلوب ہے مقصود ہے معبود ہے

ماسوا اللہ کہہ رہا ہے کس کو اے محبوبؔ تو
نام یان حق کے سوائے غیر کا نابود ہے

لقائے حق کی کیون تجھکو طلب ہے
ہے مجھہ ہی سے ترا ہر جا پہ جلوہ۔
سمجھتا ہے خدا کو دور خود سے
جدا ہستی نے کر رکھا ہے میری
کچھہ ایسا ہے مقام عشق ایدل
تعین سے جدائی ہے وگرنہ
نہ کہہ تو لا الہ غیر رکت پھر
نر کہہ کل پر تو ہولے خود سے واقف
فنا کر ذات حق مین اپنی ہستی
رحیم اللہ رحیم اللہ ہر دم ہے

وہ تو ہی ہے جدا وہ تجھسے کب ہے
نہون جب مین ترا ہونا عجب ہے
ارے نادان یہہ تیرا کیا غضب ہے
نہ ملنے کا ترے پھر کیا سبب ہے
نہ کفر و دین نہ یان ذکر نسب ہے
عرب کہتے ہین جسکو عین رب ہے
جدا زاہد ترا اگر تجھسے رب ہے
سمجھہ لے وقت فرصت ہی تواب ہے
خدا کے ذکر کرنیکا یہہ ڈھب ہے
وظیفہ یہہ مرا ہر روز و شب ہے

کہا کر حق کو حق بندہ کو بندہ
تجھے محبوب گر لازم ادب ہے

کیون پریشان غم حسن مین ہے
پاک کر غیریت سے دل پہلے
کون سی جا نہین ترا جلوہ
عبد و رب کا وہ بھید کیا جانے
ہے ہر اک شئے مین وہ نہان ایسا

غور کر وہ ترے ہی من مین ہے
کیون عبث تو صفائے تن مین ہے
تو ہی تو وادی و ادریمن مین ہے
جو زمانے کے مکر و فن مین ہے
رہتا خورشید جیون گہن مین ہے

سیکڑوں مردہ دل ہوے زندہ
کسکی طاقت بیان کرے کوئی
ایک محشر ہے چال میں تیری
عشق احمد سے کون ہے خالی
ہے وہی ہر لباس سے موجود۔
کیوں نہ ہر شئے میں آپکو دیکھوں
ہے قسم حق کی اے رحیم اللہ

فیض کیسا ترے سخن میں ہے
وصف جو کچھ شہ زمن میں ہے
ایک جادو ترے سخن میں ہے
سر میں سودا ہی یاد من میں ہے
شیخ میں کون برہمن میں ہے
نور وحدت بھرا انہیں میں ہے
تجسا رہبر کہاں دکن میں ہے

کیوں بہٹکتا ہے در بدر محبوب
سیر جو کچھ کہ ہے وطن میں ہے

یہہ اپنے پیر کا مجھہ پر کرم ہے
جسے کہتے ہیں سب انسان کا دل
برابر ذات سے ہر جا ہے موجود
بہلانا اپنی ہستی ہے جنہیں یاد
دوعالم میں سوا تیرے کسیکو
جدا بندہ سے ہے کب ذات حق کی
یہی ارمان یہی حسرت ہے میری
ہے تجھسے مل کے بہی ملنیکی حسرت

جہاں میں ہوں وہاں میرا صنم ہے
ارے ناداں وہی دیر و حرم ہے
زیادہ ہے کہیں وہ اور نہ کم ہے
وصال حق انہیں ہر ایکدم ہے
نہ دیکھا ہے مجھے تیری قسم ہے
خدا کی ذات ہر شئے میں بہم ہے
میرا سر ہو جہاں تیرا قدم ہے
بدلنا روپ تیرا اک ستم ہے

جو تیری دید ہے وہ خلقی ہے دید
وسیلہ ہے رحیم اللہ کا جسکو

ترا کوچہ ہے مجھے باغ ارم ہے
کہو کس بات کا پھر اوسکو غم ہے

وجود اوسکے سوا کس کو ہے محبوب
جو تیری ذات سے ہے عین عدم ہے

جدا کب معرفت سے زاہد نادان شریعت ہے
یہہ مثل آیت قرآن ہے وہ اوسکی حقیقت ہے
بنائی اپنی ہی صورت پہ حق نے شکل آدم کی
اوسیکا رنگ ہے سب اُسیکی سب کی صورت ہے
نہ زاہد ہون نہ سالک ہون نہ عاشق ہون نہ واصل ہون
تری ہے چال ان سب سے مری کچھہ اور ہی گت ہے
کیا ہے تجھکو ظاہر کرکے پنہان آپ کو حق نے
خلاف اوسکے کیے جا تجھکو گر حق کی محبت ہے
اوسیکی راہ پر ہین کافر و دیندار جتنے ہین
بجز حق کون ہے یان کسکی تو کرتا شکایت ہے
جسے سب ہند کہتے ہین مدینہ ہے مرے حق مین
جسے شئے جانتے ہین لوگ وہ حضرت کی تربت ہے
جدہر ڈالی نظر دیکھا اوسی کا جلوہ آرا

پئے دیدار حق مجھکو نہ خلوت ہے نہ جلوت ہے
گمان کو دور کر دینا گذرنا اپنی ہستی سے
اسیکو قرب کہتے ہین اسیکا نام وصلت ہے

بھرا کرتا ہے دم توحید کا زاہد تو ہر لحظہ
سمجھتا غیر پھر حق کو تری کیسی جہالت ہے

نسب سے مال سے زر سے فضیلت ہو نہین سکتی
مگر علم و ادب ہی سے ہر انسان کی شرافت ہے

مرے سینہ مین پہلو مین جگر مین جان مین دل مین
نہو جب تو تو میرے حق مین گویا اک قیامت ہے

اُٹھا کر دیکھ لے پردہ دوئی کا دیدۂ دل سے
جو کچھ دنیا مین ہے نادان مرآت حقیقت ہے

مرے مرشد جو ہین خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی
حضوری اون کی بس میرے لیے عین عبادت ہے

نہ لاؤ پھر کبھی لفظ نسب محبوب تم لب پر
روا توحید کی محفل مین کب دخل اضافت ہے

پھونکدینگے ایک دن نالے سے یا فریاد سے
عشق مین تیرے سہین کیا کیا نہ دلبر فتنین

اے فلک ہم خوب واقف ہین تری بنیاد سے
کم نہین ہین ہم جہان مین قیس سے فرہاد سے

دیکھنا دنیا مین ہر انسان کی ہی عادت جدا
زندہ دل دیکھا نہین جاتا ہی دنیا مین کہین
تشنہ کام عشق ہون پانی نہ مانگون خشر تک
پھنسکے گیسو مین ترے سر گوشیان لیتا ہی دل
ہچکیون سے دم گھٹا جاتا ہی دل سمجھین ہے
دل ازل سے ساتھہ ہی او رساتھہ ہوگا تا ابد

عشق ہے مجھکو وفا سے لاگ انہین بیداد سے
اب کوئی سینہ نہین بہتر عدم آباد سے
سیر اگر مہ ہو جاؤن آب خنجر جلاد سے
جال کیا پھیلا رہا ہے صید بھی صیاد سے
کیا مصیبت مین پڑا ہون مین کسیکی یاد سے
چھوٹ ہم سکتے نہین اس دشمن ہمزاد سے

سونے سونے سارے میخانے نظر آئین نکیون
اب کہان محبوب کو فرصت خدا کی یاد سے

بقا باللہ بحق فانی محی الدین جیلانی
ہو تم معشوق ربانی محی الدین جیلانی
جہانتک آپ پہنچے ہین وہانتک کوئی کیا جائے
دو قالب ایک جان ہو تم جدا وہ کسی ہو کیونکر
عجب کیا ہے کرین مردے کو زندہ اپنی قدرت سے
وہ تم غوث دو عالم ہو کہ شاہا آپکے در کی
گرفتار مصیبت ہون لغریق بحر عصیان ہون
ولی کیا غوث کیا اقطاب کیا ابدال کیا سب ہے
جو منکر ہے کرامت کا تمہاری دل سے پھر اسمین

سراپا ظل سبحانی محی الدین جیلانی
رسول اللہ کے جانی محی الدین جیلانی
ولی حق ہین لاثانی محی الدین جیلانی
جو ہین اجمیر کے بانی محی الدین جیلانی
صفت رکھتے ہین رحمانی محی الدین جیلانی
ملک کرتے ہین دربانی محی الدین جیلانی
کرو مشکل مین آسانی محی الدین جیلانی
تمہین ہے فخر سلطانی محی الدین جیلانی
کہان بو ہے مسلمانی محی الدین جیلانی

خدا کے واسطے محبوب کو محشر مین بخشا لو
نہو اسکو پریشانی محی الدین جیلانی

خود سے ہو آگاہ تو سمجھا جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے
مرشد رہبر اللہ بندا جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے

آگے پیچھے دائین بائین اندر باہر تحت اور فوق
جب دیکھا تو تجھی کو دیکھا جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے

دیدۂ دل سے پردہ دوئی کا اوٹھا کے دیکھا تو یہ کھلا
سیپی موتی قطرہ دریا جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ تیری شان مقدس ہے یارب
دانا بینا شنوا گویا جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے

معبود اور مقصود توئی ہے موجود اور شہود توئی
فعل و فاعل اسم و مسما جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے

بُت مین بتخانہ مین مے مین میخانہ مین کعبہ مین
خوب سمجھا کر ہمنے دیکھا جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے

جان گئے ہم چار عناصر کا جو رنگی کھیل ترا
مکین مکان در چوکھٹ پردا جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے

ہوا ہے اب تک اور نہو گا تیرے سوا یان غیر ترا
اول آخر پنہان پیدا جو کچھہ ہے وہ تو ہی ہے

کہین رحیم اللہ کہا یا کہین کہا یا تو محبوب
ہر شئے سے ہے صاف ہویدا جو کچھہ ہی وہ توہی ہے

حق کو نجان صرف یکین لامکانمین ہے
اوس بے نشان کا جلوہ تو ہر ہر نشانمین ہے

جانا نہ ایک نے بھی ٹھکانا تیرا صنم
جو دہونڈہتا ہے تجھکو اوسکی ہی جانمین ہے

کعبہ مین شیخ ہے تو کلیسا مین برہمن
کیا کیا ترا ظہور خدایا جہان مین ہے

سمجھو جو دل کو صاف کیا مثل آئینہ
دونو جہان کی سیر ہمارے مکانمین ہے

کچھہ تونے کہدیا تو اڑے ہوش خلق کے
اعجاز کیا بھرا ہوا تیری زبانمین ہے

قربت ہے جسکو تیری خوشی ہی نہ غم اوسے
فرقت ہے جسکو تیری وہ درد و فغانمین ہے

محبوب مرشد اب کوئی خواجہ رحیم سا
ملک دکن مین ہے نہ تو ہندوستانمین ہے

مدعی یہ تو بتا کس سے خدا ملتا ہے
کہ جہان دیکھو وہان اپنا پتا ملتا ہے

دونو عالم مین خودی ہی سے خدا کا ہی ظہور
جب خودی خاکمین ملجائے تو کیا ملتا ہے

فیض سے اوسکے وہ ہوتا ہی حقیقی مومن
جسکو کامل کوئی قسمت سے گدا ملتا ہے

دید سے حق کی جو منکر ہی زیان کار رہی وہ
دیکھہ اسباتکا قرآن مین بتا ملتا ہے

جسم سے جان جدا ہو تو عمل پھر کیسا
وان فقط علم کا ہر اک کو صلا ملتا ہے

رنج و راحت کو نکر ذات خدا پر محمول
تیرے اعمال ہی کا تجھکو صلا ملتا ہے

مرچکا مرنے کے آگے تو ہوا یہہ معلوم
سچ ہے محبوب کہ حق بعد فنا ملتا ہے

جو نور خدا ختم رسل فخر زمان ہے
ہے ایک وہی اسکے سوا کون ہے باقی
کعبہ کو کلیسا کو نجا بھول کے غافل
کٹتی ہے شب و روز تصور مین کسی کے
عنقا ہے یہان غیر کرون نفی کسے مین
جو آپکو کرتے ہین فنا ذات خدا مین
آنکھون سے اٹھے پردہ غفلت تو یہ کھلجائے
جبتک تو نہو جھگڑے سے فارغ مَن و تو کے

ہر جائے ہر اک شئے مین وہی جلوہ کنان ہے
مین مین جو تو کہتا ہے کہان تیر النشان ہے
تو دھونڈ رہا ہے جسے وہ تجھمین نہان ہے
ہر لحظہ مرے پیش نظر باغ جنان ہے
جب اسم وہی فعل وہی ہو وہی جان ہے
ہے اُنپہ عیان صاف جو کچھ راز نہان ہے
انسان جسے کہتے ہین وہ حق کی ہی شان ہے
دیدار خدا تجھکو یہان ہے نہ وہان ہے

یہہ بات بتادی ہے مرے پیر نے محبوب
موجود وہی ایک ہے سب وہم و گمان ہے

خبر نہین ہے کہ کیا تیرے ہاتھہ آتا ہے
تو جسکو چاہے ہے اوسے آشنا بناتا ہے
عبث نجا تو مرے دم کر آنے جانے کو
خدا کی ذات مقید نہین ہے اے نادان

بنا بنا کے جو تو صورتین مٹاتا ہے
تو جسکو چاہے اوسی در بدر پھراتا ہے
ہر آن ایک تماشا نیا دکھاتا ہے
تو دیکھتا ہے کسی شئے مین کب سماتا ہے

عدم کی بستی بسی رہتی ہے خدا رکھے
نہین ہے غیر کوی ہین تو اک ہمین ہم ہین

نہ وان سے کوی ہی آتا تو کوئی جاتا ہے
کسی سے ہم کو قرابت ہے اور نہ ناتا ہے

بہری ہین جلوۂ دلدار سے مری آنکہین
کوئی نگاہ مین محبوب کب سماتا ہے

مُنہ آگے ترے رخ کے مہتاب کا کالا ہے
کیا نور کے سانچہ مین حقنے تجہے ڈہالا ہے
ہے رنگ عجب تیرا کیا کوئی تجہے جانے
ہر شئے مین بھرا رہکر پھر سب سے نرالا ہے
جس نور کا عاشق ہے اللہ بھی سو دل سے
اوس نور مقدّس کا دو جگ مین اوجالا ہے
کب دخل حقیقت مین ہو عقل کو اے جانان
کم حوصلہ میرا ہے رتبہ ترا اعلا ہے
جانو نہ جدُا ہرگز رب اور عرب کو تم
رب ہے مہ کامل عین اوس ماہ کا ہالا ہے
گر وصل خدا کا ہے شایق تو نہ بن ذاکر
دے حق کو جسے تونے سونا سے پالا ہے
ابلیس ترے در پے رہتا ہی نہ رہنے دے محبوب محمد نبیرا اللہ تعالےٰ ہے

ہو سکے کس سے بیان خوبیٔ صنعت تیری
عقل حیران ہے مری دیکھکے قدرت تیری
ہے وہی کام کا جس شخص کی یہہ حالت ہو
لب پہ ہو نام ترا دل مین محبت تیری
بندگی وہ نہین جسمین کہ ہون ساجد و مسجود
آپ کو صاف مٹانا ہے عبادت تیری
دل سے مین داغ محبت کو مٹاؤن کیون کر
یہہ نشانی ہے تری یہہ ہے امانت تیری
یہہ کسیکو نہین طاقت جو تجھے دیکھ سکے
ورنہ تو چھپ کے رہے یہہ نہین عادت تیری
توہی باطن مین خدا ہے توہی ظاہر مین نبیؐ
جان پہچان سکے کیا کوئی حکمت تیری
وہی جنت ہے جسے کہتے ہین تیری قربت
وہی دوزخ ہے جسے کہتے ہین فرقت تیری
اون کے سو ظلم پہ بھی تو نہین کرتا شکوہ
دل بیتاب ترے صدقے شرافت تیری
سجدا کفر و ضلالت مین گذر لی میری
مجھپہ یا پیر جو ہوتی نہ عنایت تیری
التجا ہے یہی محبوب کی تجھسے یا پیر مرتے دم پیش نظر ہو مری صورت تیری

نظر مین سمایا اک آئینہ رو ہے
جدہر کو مین دیکھون وہی روبرو ہے

تعین مٹا دے ہر اک شئے کا زاہد
کہ یارا اپنا جلوہ کنان چارسو ہے

بتا محبوب ہے جستجو کس کی اے دل
جو آوارہ تو دربدر کو بکو ہے

عبادت ہی کیا وہ تو جبپر ہے نازان
تو ہے قبلہ رو دل ترا چارسو ہے

نہین غیر تیرے سوا دوسرا این
وہ تو ہی تو ہے دہونڈتا جسکو تو ہے

تو اپنے کو دیکھہ آپ دل غیر سے دہو
یہی تو نماز اور غسل و وضو ہے

کسی پیر کامل سے اپنا پتہ لے
تجھے حق کے پانے کی گر جستجو ہے

دم نزع ہو لب سے یا پیر جاری
یہی میرا مقصد یہی آرزو ہے

ہوا وصل محبوب جس کو خدا کا
وہ دونون جہان مین سدا سرخرو ہے

ماسوا اللہ کا پردہ جو اُٹھایا ساقی
یون تو میخوار تھا پر آپکو پایا ساقی

کھلگئی ساری خدائی کی حقیقت ہمپر
جام وحدت مجھے جسوقت پلایا ساقی

دیکھنا آپکو سمجھا کرے اپنا مطلوب
میکدہ مین ترے زاہد اگر آیا ساقی

آگ دوزخ کی حرام اُسپہ نکیونکر ہو جائے
شربت وصل جسے تو نے پلایا ساقی

تشنہ کام آکے یہان ہوئے ہیں لاکھون سیراب
تو نے بھٹی کو تو اک بحر بنایا ساقی

کچھہ نہ دیکھا نہ دکھایا مگر اتنا ہے خیال
خود کو بندہ جو سمجھتا تھا بھلایا ساقی

ایک ہی جام مین مدہوش ہوا ہی محبوب
واہ کس پردے مین وہ شوخ بن آیا ساقی

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ شان حق ہے یہ بات ام الکتاب مین ہے
نجان کر کیون ہوا ہے غافل عیان ہی وہ کب حجاب مین ہے

تمام عالم کا یون تو بخشندہ ہی خدائے کریم لیکن
نثار توبہ کے اوسکے جا یون کہ جسکا تقوا شباب مین ہے

وہ شخص ہے تجھمین عکس اوسکا نہ تو جدا اُس سے وہ نہ تجسے
مٹا دے آئینہ خودی کو پڑا ہوا کب سے خواب مین ہے

جو یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ سمجھا
پھر اُسکو خوف و امید کیسا وہ اولیا کے حساب مین ہے

ہے نَحْنُ اَقْرَبُ کا صاف معنی مگر ہے زاہد تو پھر بہی بہکا
ہوا نہ مومن بنا نہ کافر عجب طرح کے عذاب مین ہے

خدا ہے شاہد کہ جو خودی مین بھرے ہین وہ ہین جدا خدا سے
نثار مین اپنی بیخودی کے کہ خود خدا اس حجاب مین ہے

پیا ہے جسنے نہ جام وحدت وہ جانتے محبوب سے ہر خوکیا
قسم خدا کی خدائی ساری اس ایک جام شراب مین ہے

نہین کچہ فائدہ گر سو طرح کا علم حاصل ہے
من و تو کا پتہ توحید تک چلتا ہے اے غافل
سوا فقر کے کیونکر ادا تجھسے شریعت ہو

جو ہے بے پیر دنیا مین وہ بیشک حقیقی غافل ہے
توحد جسکو حاصل ہی وہ ذات حقمین شامل ہے
خدا اپنی کہان تجھمین فقط تو ایک عامل ہے

نہ دی اسمین جگہ نادان دنیا کے بکھیڑونکو
خدا کا خاص خلوت خانۂ آرام اک دل ہے

نہ وہ عاشق کسیکا ہے نہ عاشق ہے کوئی اسکا
جو واصل ہے وہ ہر دم اپنی ہی صورت پہ مایل ہے

گیا جو پاس انکی وہ خدا کے پاس جا پہونچا
یہہ مجمع ہی حسینونکا کہ جلادونکی محفل ہے

تصور اینما کا ہے سمایا دل مین کچھ ایسا
جدھر مین دیکھتا ہون وہ صنم میرے مقابل ہے

جو رہ جاوے بکھیڑونمین وہ لوگ کے وہی حیوان
ہو جانے من عرف کا بہید وہ انسان کامل ہے

فقیر دن کے جو ہین خدام انکو ہی مذاق اسکا
خدا کا قرب ہو ہر اک کو یہہ سخت مشکل ہے

کرے انکار جو حق سے اوسیکا نام ہی کافر
جدا جو سمجھے خود سے حق کو وہ مشرک ہی جاہل ہے

جسے توحید تو سمجھا ہی وہ تشریک ہی مجھکو
جسے تو کفر سمجھا وہ میرا ایمان کامل ہے

مثال آئینہ ہے تو اوسیکا عکس ہے تجھمین
ترا حق تجھسے اے محبوب خارج ہے نہ داخل ہے

رکھا تلاش مین برسون مجھے جدا کرکے
ملا وہ مجھ سے تو ہستی مری فنا کرکے

وصال اُس بت رعنا کا ہے محال ایدل
گر اپنی عمر گذاری خدا خدا کرکے

ہر ایک شئ مین ہے جلوہ بھرا ہوا حقکا
ہم اسکو دیکھتے ہین دلکی آنکھ وا کرکے

چلاؤ درستے تم مجھکو اے خواجہ
یہین کی خاک ہون آپکو فنا کرکے

فنا مین جسکو سمجھتا تھا فہم سے اپنے
دکھایا پیر نے میرے مجھے بقا کرکے

اوسیکا جلوہ نظر آئے جسگھڑی دیکھو
رکھو جو دل صفتِ آئینہ صفا کرکے

مقام وصل پرے ہے انا و انت سے
گذر تو اس سے ترے جا انا انا کرکے

یہہ بات سب مین کہان ہے ہو جو ہوتے ہین کامل
عجب نہین ہے کہ ملے مجہکو منزل مقصود

خدا کو بندیکو بتلاتے ہین جدا کرکے
چلا ہون عشق کو مین اپنا رہنما کرکے

رہے خیال مین محبوب پیر کا ارشاد
بتاؤ بندے کو ہرگز نہ تم خدا کرکے

جگر پر درد دل بیتاب لب پر جان آئی ہے
بتون کے عشق نے میری عجب حالت بنائی ہے

نہ دن کو چین ہے مجہکو نہ شبکو خواب ہی مجہکو
تری تصویر جب سے میری آنکہونمین سمائی ہے

پلٹ جائین بلا پرسش نکیرین منکر نکیر آکر
لحد مین جب کہون منہ سے محمدؐ کی دہائی ہے

جسے دیکہا اوسے مانند بسمل کر دیا مضطر
نظر کیا پائی آنکہونمین بتون نے تیغ پائی ہے

نجا لو دم کو میرے بہید سے خالی عزیزو تم
عدم تک میری ہستی سے ہر اک لحظہ رسائی ہے

نرکہا اے چارہ گر داغ دل بیتاب پر مرہم
کہ یہہ دولت بہت مرمر کے الفت مین کمائی ہے

نہ آنے پائے محشر تک خیال غیر بہولے سے

یہی حسرت یہی ارمان یہی جی مین سمائی ہے
برہمن دیر سے نکلا تو چھوڑا شیخ نے کعبہ
الٰہی کیا خدائی ان بتون کے ہاتھہ آئی ہے
دل مضطر عبث بیتاب ہے سیماب کیصورت
وجود اوسکے سوا کس کا ہے یان کس سے جدائی ہے

سوے مقتل روان ہے اک خدائی جان دینے کو
چلو ہم بھی چلین محبوب قسمت آزمائی ہے

حل مطلب کون مشکل بات ہے
مشغلہ مجھکو یہی دن رات ہے
خلق مین مشہو جو سکرات ہے
کور باطن جسکا ہووے راہبر
دیکھنے کی آنکھ ہو تجھین تو دیکھہ
من عرف کو جبتلک سمجھا نہین
خواجگان چشت کے دربار مین
جب دوئی کا دل سے پردہ اٹھگیا
عشق مین مرنیکے آگے مرچکے
چشم حق سے دیکھہ خلقکی دید کو

پیر میرا قاضی الحاجات ہے
مین ہون فانی باقی اسکی ذات ہے
وہ تمہارے ہجر کی رات ہے
اسکے حق مین راہ حق ظلمات ہے
ہر جگہ موجود اوسکی ذات ہے
رایگان زاہد تری اوقات ہے
مرحبا ہر نفی بھی اثبات ہے
پھر جہان دیکھو اسیکی ذات ہے
موت ہے ہمکو نہ اب سکرات ہے
ورنہ تو اور کیا تری اوقات ہے

حضرت محبوب اب تم جی چکے
ہر ادا مین اون کی پوری گھات ہے

تو نے واعظ اگر باتین مرے دلدار کی
ہو تجھے مہر خموشی گفتگو تکرار کی

نام کا ناظر ہون لیکن کام کا منظور ہون
ہی تو میری دلمین خواہش اپنی ہی دیدار کی

دو نوابیبری ہین یاہین باب گنج معرفت
ہی زبان میری کہ کنجی معدن اسرار کی

جسنے دیکھا ہو نہ حق کو پیر کو دیکھے میر
صاف مٹ جائینگی دل سی خواہشین دیدار کی

دید وحدت کی کیا کرتا ہون کثرت مین مدام
سیر مجھکو کیون نہ خوش آیا کرے بازار کی

جو ہین ارباب حقیقت خوش سخن ہی ہین ہیر
صاحب تقلید جانین قدر کیا اشعار کی

بہول جانا آپکو روزہ اسیکا نام ہے
آگئی جسدم خودی معنی ہی یہہ افطار کی

من عرف کی راز سے واقف نہو جبتک کوئی
اوسکو پہر تمیز کیا مجبور کی مختار کی

صورت منصور انا الحق کیون نہ کہے جاتے ہو تم
تمکو اے محبوب ابھی آرزو ہے دار کی

مرشد وہ ہے کہ جسمین ہو شان محمدؐ کی
ورنہ مرید اور نشان محمدؐ کی

حق بہی رہے رسول بہی ہواکی خود ہین
اے مشرکو نکالو گمان محمدؐ کی

سودا خرید وحشر کا اے زاہد و یہان
چلتی ہے مرشدونمین دکان محمدؐ کی

ثابت ہو احدیث براہیم سے مجھے
باطن مین حق عیان ہی نشان محمدؐ کی

طیبہ کو جاکے کسلئے زحمت اُٹھائیے
گفتار شیخ کی جو سنو تم یہہ جان لو

ہم دلکو جانتے ہین ہمکان محمدی
گویا ہوا ہے حق بزبان محمدی

محبوب اب جہان سے ملک عدم چلو
گر تم کو ہے تلاش میان محمدی

سُنا ہے بے نقاب اُس بُت کی صورت ہونیوالی ہے
قیامت خلق مین پیش از قیامت ہونیوالی ہے
وہ کافر بے نقاب آنیکو ہے سیر و تماشہ کو
قیامت مین قیامت پر قیامت ہونیوالی ہے
لحد سے اضطرب دل ترے کوچہ مین لائے گا
پس مردن یہہ اک مجھسے کرامت ہونیوالی ہے
ستمگر مین ترے جور و ستم تنہا اوٹھاتا ہون
مری ہمت پہ اک دنیا کو حیرت ہونیوالی ہے
ارے ظالم نہ گھبر افتنۂ روز قیامت سے
تری تعریف اور میری شکایت ہونیوالی ہے
وفا پر مین رہون قائم جفا پر تم رہو قائم
جو کچھہ ہونا ہے وہ ہوگا قیامت ہونیوالی ہے
تری محفل کی دعوت بھی عداوت خیز ہے ظالم

رقیبون سے مجہے صاحب سلامت ہونیوالی ہے
بڑہا جاتا ہے ربط و ضبط واب اُن کو رقیبون سے
جو میری ہے وہی اُنکی ہی عادت ہونیوالی ہے

کسیکو غم کسیکو درد ہے عشاق سے اُن کے
مگر محبوب تیری اور ہی گت ہونیوالی ہے

جام وحدت جب پلایا یار نے
ہو کے خود مولا پس پردہ کہین
سنتے ہی مین آپ سے باہر ہوا
مین کبہی تہا خوش کبہی غمگین رہا
رہکے شہ رگ سے مرے نزدیکتر
کنت کنزا سے جو نکلا سیر کو

میری ہستی کو مٹایا یار نے
آپ ہی بندہ کہایا یار نے
رمز کچہ ایسا بتایا یار نے
مجہکو کیا کیا آزمایا یار نے
دربدر ناحق پہرایا یار نے
جلوہ دو رنگی دکہایا یار نے

شکر ہے محبوب یہہ اچہا ہوا
ہم کو جو بندہ بنایا یار نے

جب سے دل میرا شراب عشق سے مخمور ہے
اٹہ گئی ظلمت سراپا نور سے معمور ہے

مے پنا اپنا تو کر دے حق کی الفت مین فنا
عمر دوروزہ پہ اے دل تو عبث مغرور ہے
جسطرف دیکھا نظر آیا مجھے جلوہ ترا
دونو عالم مجھکو اپنے حق مین کوہ طور ہے
اَینمَا کُنتُم سے قربت یہہ ہوی حاصل مجھے
مین ترے نزدیک ہون اور کب تو مجھسے دور ہے
تجسے جو ہوتے ہین صادر فعل وہ تجھسے نجان
ہے وہی ہر فعل کا مختار تو مجبور ہے
حق کو دکھلانے کا دعوے کفر ہے اے شیخ جی
کون یان حق کے سوائے ناظر و منظور ہے
لامکان کی سیر اک پل بہر مین کر آتے ہین ہم
زاہدون کے حق مین یہہ منزل کڑی ہی دور ہے
باقی باللہ جو ہین وہ کرتے نظارہ ہین ترا
ورنہ دیکھے ہر کوئی تجھکو کہان مقدور ہے

رب کو ظاہر کرکے اے محبوب خود ہو جا نہان
عارفان حق جو ہین اُن کا یہی دستور ہے

سنجانو تم کہ کیسے ہین ہم بنائی ہوے | عدم سے آپ ہی ہستی مین ہم ہین آئی ہوے

کہلا جو نفک کے تری راہ عشق مین بیٹھا
خودی ہو جن مین وہ کیونکر ہون تجھکو پائے ہوے

صلوٰۃ وصوم مبارک ہو زاہدو تم کو
ہم اپنے یار سے بیٹھے ہین دل لگائے ہوے

اگر وہ بام پہ آجائین حشر ہو برپا
نقاب مین نہین ہیو جہ منہ چھپائے ہوے

فراق جنکو ہے تیرا وہ شور کرتے ہین
خموش رہتے ہین وہ جو ہین تجھکو پائے ہوے

کسی سے کیا کہین قالو بلے کی باتو نکو
ہم ہی کہائے ہوی ہین ہم ہی سنائے ہوے

جو یاد خود کی ہے وہ یاد حق ہے اے محبوب
خودی مین رہتے نہین ہین خدا کو پائے ہوے

عیان جلوہ ہے ہر فرد البشر سے
وہ کیونکر چھپ سکے اہل نظر سے

فنا فی اللہ کی منزل ہوی طے
مرا سر گھس گیا جب سنگ در سے

جو ہین مردان میدان محبت
وہ راہ عشق مین پا چلتے ہین سر سے

انا من نور سے واقف جو ہو جالے
وہ ملجائے نہ کیون خیر البشر سے

ملی ہم کو حیات جاودانی ہے
پیالہ جب ملا خواجہ کے گھر سے

اوسیکے زیر فرمان ہین دو عالم
اگر دیکھو حقیقت کی نظر سے

سراپا نور ہے جسم مبارک
پتہ ملتا ہے حضرت کی کمر سے

خلاف حکم مرشد جو کرے کام
نکیون اوسپر خدا کا قہر برسے

بجز اپنے پتہ چلتا ہے کس کا
سلف مین تخم تھے اب ہین شجر سے

کہان پہر عبد و رب کی ہمکو تمیز
تہو آگاہ جب تک خیر و شر سے

نظر توحید پر ہے جن کی قایم
اونہین کیا کام ہے عیب و ہنر سے

غلط فہمی تری اچھی نہین یہہ
نہ تھا اول تو اب آیا کدہر سے

تمنا ہے یہی محبوب میری -
نہ نکلے صورت مرشد نظر سے -

غلط کہتے ہین وہ پردہ نشین ہے
عیان ہے صاف پوشیدہ نہین ہے

خودی باقی نہو گر تجہمین ایدل
تو پہر حق جلوہ گر ہے تو نہین ہے

مبارک قبلہ روئے تجہکو زاہد
جدہر وہ ہین اودہر میری جبین ہے

جو سمجہا خود کو اوسنے تجہکو پایا
جو ہے علم الیقین عین الیقین ہے

جسے تو ہو کے غافل ڈہونڈتا ہے
مکان دل مین ترے وہ مکین ہے

جنون عشق نے کی ہے یہہ حالت
گریبان ہے نہ باقی آستین ہے

خیال آئینہ جب سے سمایا
جہان ہم ہین مقابل وہ وہین ہے

عمل کے ساتہہ ہے فردوس و دوزخ
سمجہہ غافل کہ جو کچہہ ہے یہین ہے

نزولی اور عروجی ہے یہی سیر
وہی ہے آسمان وہی زمین ہے

تو خود کو دیکہہ آئینہ مین دل کے
کہ تجہسا کون دنیا مین حسین ہے

جدا اب تجہسے نجان اوسکو توہر گز
تری شہ رگ سے وہ بالکل قرین ہے

جسے تحت الثری سمجہا تہا مین نے
وہی حق مین مرے عرش برین ہے

رحیم اللہ شاہ کہتے ہین جن کو
اونہین کا نام لیوا کمترین ہے

ہے مذہب عشق اپنا پھر تو محبوب
کہاں ذکر نسب اور کفر و دین ہے

تو خود عشق ہے آپ ہی حسن ہو کر تو یوسف ہی آپ اور خریدار تو ہے
جلالی جمالی ہیں دو رنگ تیرے کہیں نور تو ہے کہیں نار تو ہے
تو مولا ہے میرا میں بندہ ہوں تیرا نچایا مجھے تو نے تو میں ہی ناچا
تو ہے مثل غسال اور میں ہوں مردہ میں مجبور ہوں اور مختار تو ہے
فنا کسکی ٹھہری بقا کسکی ٹھہرے زمین آسمان جبکہ ہوں نور تیرے
جدہر آنکھ اوٹھائی اودہر تجھکو پایا صفت ذات فعل اسم آثار تو ہے
گمان و یقین کو بجھا کر جو دیکھا ظہور احدیت اور وحدت کا پایا
کہیں بیخبر خود ہی سے خود بنا ہے کہیں عشق میں اپنے سرشار تو ہے
نہ بندہ نہ رب ہے تری ذات نادان کھلے راز خود کا تو ہوگا پشیمان
وہی کفر ہو جایگا تیرا ایمان ہمیشہ بدل حس سے بیزار تو ہے
دو عالم میں جانا تیرا غیر کب ہے نہ تھا بیشتر اور نہ ہوگا نہ اب ہے
لباس عدم کو پہنکر سراپا ہوا جگ میں ہر جا نمودار تو ہے
یہی عرض ہے تجھہ سے میری خدایا مرے تئیں جبتک کہ ہو تار دم کا
نہو اپنی ہستی کی مجھکو خبر کچھہ رہے دم سی جاری کہ ہر بار تو ہے
نہیں ہے کوئی توشہ گو عاقبت کا بھروسہ اگر ہی تو تیری کرم کا
نظر کر نہ عصیان پہ محبوب کے تو سنا ہی کہ اللہ ستار تو ہے

جلوہ یار نظر آتا ہے	بخت بیدار نظر آتا ہے
بے ترے باغ مین جب جاتا ہون	گل بھی اک خار نظر آتا ہے
مئے وحدت سے یہان ہر ذرہ	مست و سرشار نظر آتا ہے
مثل آئینہ صفا کر دل کو	دیکھ ابھی یار نظر آتا ہے
برسون بے ہوش رہا کرتا ہون	تو جو اکبار نظر آتا ہے
مجھکو ہر شئے مین تمہارا جلوہ	آئینہ وار نظر آتا ہے
ہے جنہین چشم بصیرت اونکو	وہ نمودار نظر آتا ہے
دو جہان مین بلباس دیگر	اک وہی یار نظر آتا ہے

رحمتی سب ہین مگر تو محبوب
اک گنہگار نظر آتا ہے

بنے ہین آپ جب رہبر معین الدین اجمیریؒ
ہر اک ناجی نہو کیونکر معین الدین اجمیریؒ
سیادت سی سیادت ہے ولایت سی ولایت ہے
بھرے ہین آپ مین جوہر معین الدین اجمیریؒ
جو پہنچا آپ کے در پر ہوا وہ واصل مولا
ہوا ہے تجربہ اکثر معین الدین اجمیریؒ
نگاہ فیض سے جب خاکدان ہے غیرت گردون

نکیون ذرہ بنے اختر معین الدین اجمیری رض

عقیدت مند روضہ کو ترے فردوس کہتے ہین
رہے احمبیر گردونپر معین الدین اجمیری رض

شہنشاہ بادشاہونکا وسیلہ ہے گداؤن کا
بنا ہے ہند کا افسر معین الدین اجمیری رض

ولی تو وہ کہ تیرا انبیا کے ساتہہ محشر ہو
کوئی کیا ہو ترا ہمسر معین الدین اجمیری رض

جگرمین داغ دلمین درد ہے مشتاق دید آنکھین
بھرے ہین آپکے سب گہر معین الدین اجمیری رض

کہین خواجہ معین الدین کہین خواجہ رحمتہ اللہ
بدلتے روپ ہین اکثر معین الدین اجمیری رض

ارادہ جب نکلنیکا کرے جان تن سی اے محبوب
تو ہردم ہو مرے لب پر معین الدین اجمیری

نظر مین غافلونکی ظاہرا اک شئی معما ہی
مین و تو سے بری ہے شان ذات کبریائیکی
میسر ہے جنہین دیدار حق ہر وقت عالم مین
مین محو ذات ہون مجہکو خبر مطلق نہین اپنی

مگر یہہ تو کسینے بھی نجانا حق ہویدا ہی
تو پہر اید ل انالحق کا عبث تیرا دعوا ہی
بھلا فرمایئے پہر انکو کب جنت کی پروا ہی
نجانا تو نہین خدا ہی کون کس کا نام بندا ہی

مقام دید مین کب دخل ہے رائی ومرئی کا
جدا ہون شکل مین لیکن صرافت مین ملاقی ہن
نکر لے شیخ دعوا عاشقی کا حسن پر اُسکی
جو ذات پاک کہلایا احد تہا گنج مخفی مین
جدہر مین دیکہتا ہون تجہکو ہر اک شی مین پاتا ہون
جو عاشق ہین وہ یاد حق سے دم بہی نہین غافل
وہی ہے لامکان مین جسجگہ رہتا ہون اے زاہد

وہ کافر ہی کہا جسنے کہ تجھکو ہمنے دیکہا ہے
حباب آسا ہی میری ذات تیری ذات دریا ہے
وہی معشوق در پردہ وہی خود آپ شیدا ہے
وہی وحدت کی منزل مین محمدؐ خود بن آیا ہے
جہان نمین جب سے ایجان جہان تو جلوہ فرما ہے
عبادت یہہ ہی وہ جسمین نہ جلسہ ہے نہ سجدا ہے
مری آنکہین مدینہ ہین تو دل بہی ایک کعبا ہے

حیات و موت بس اک کہیل ہے محبوب کے حق مین
کہ دن بہر مین ہزارون بار مرتا اور جیتا ہے

رہی کوئی نہ کوئی بات خدایا باقی
فائدہ کچہہ نہوا ہوکے خودی سے فارغ
دو نو عالم مین کوئی تیرے سوا ایجان نا
ذات سے جسکو تعلق نہو وہ کیا جانے
مین رہون یا نہ رہون غم ہے نہین مجھکو لیکن
دیکہکر کار گہ ہیچ کو یہہ حال کہلا
درگزر ورد و وظائف سے کوئی کام نکر
اک قیامت ہی جسے روپ لینا اُنکا

دل گیا پاس سی تو درد ہے دلکا باقی
بیخودی مین بہی وہی تجہسی ہے پردا باقی
تہا نہ قبل اسکے نہ اب ہے نہ رہیگا باقی
فانی کہتے ہین کسے نام ہی کسکا باقی
تیرے جلوہ کو رہے دیدۂ بینا باقی
فانی ہر اک ہے فقط آپ کو دیکہا باقی
جسسے دنیا مین رہے نام ہمیشا باقی
ملکے بہی اون سے ہے ملنیکی تمنا باقی

تو وہی عشق ازل حسن ابد ہے محبوب
مر کے بھی کیون نہ رہے خلق مین چرچا باقی

جلوہ اپنا دکھا دیا کسنے
نیند رین مین خود یکی بیخود تھا
احد و احمد کا بھید بتلا کے
کہین کسنے الست کی باتین -
دل سے بیرنگیان مٹین ساری
کہین طالب کہا کے پیر کہین

مجھکو مجنون بنا دیا کسنے
تو نہین تو جگا دیا کسنے
خود سے خود کو بہلا دیا کسنے
پھر جواب بتلا دیا کسنے
رنگ اپنا جما دیا کسنے
خود کو اپنا پتہ دیا کسنے

جام وحدت پلا کے اے محبوب
رنگ ہستی ہٹا دیا کسنے

تو نے گر زنگ خودی صاف مٹائی ہوتی
کیون نہ تصویر صنم دل مین سمائی ہوتی
باغ وحدت کی ہوا تو نے جو کھائی ہوتی
قید کثرت سے نکیون صاف رہائی ہوتی
عبد معبود نہو تو وہی حق ہے ہمہ اوست
ورنہ الحاد سے کیونکر نہ برائی ہوتی

مردہ دل ایک بھی باقی نہ جہان مین رہتا
تم نے پردے سے اگر آنکھہ لڑائی ہوتی
بے سبب کے سبب کا ہو تعین کیونکر
ذات خلاق نہوتی تو خدائی ہوتی
اپنی ہستی کو اگر ہمنے مٹایا ہوتا
اس طرح یار مین ہم مین نہ جدائی ہوتی

لب پہ لاتے نہ ہمہ زوست کا لفظ اے محبوب
تم نے تعلیم اگر پیر سے پائی ہوتی

کسطرح سامنے تیرے وہ مہ لقا رہے
ہستی کو اپنی صاف مٹادی جو آپ مین
سودا اسکے دماغ میرمین ہون تب تری ثنا
رکہکر خودی مین کسلیے پھرتا ہے دربدر
یا پیر حشر مین بہی ترا ساتھہ ہو نصیب
صورت سے اپنی آپ رہیگا تو بے خبر
توحید ہے وہی کہ نہو کوئی غیر حق

جبتک نہ آئینہ ترے دلکا صفا رہے
ممکن ہے وہ جہانمین زندہ سدا رہے
دل مین خیال آنکہونمین جلوہ ترا رہے
گم کردے آپکو تو خدا ہی خدا رہے
ایسا نہو غلام کہین ڈہونڈتا رہے
جبتک نظر مین تیرے جدا آئینہ رہے
ہے شرک اسیکا نام کہ تو اور خدا رہے

محبوب مین جو ترک تعلق پہ آچکون
اوس سے جدا نہ مین نہ وہ مجہسے جدا رہے

کس شے مین یہ جان نہ تری جلوہ گری ہے
گل ہے نکوئی اور نہ بلبل ہے کوئی اور
کیا جان سکے کوئی طلسمات کو تیرے
جو سامنے آیا وہ ہوا بیخبر زمانہ
لازم ہے نہین انسانکو خوشی مرگ عدو پر
ہر رنگ سی ہر چیز مین ہے یار کا جلوہ

افسوس ہے اُنپر کہ جنہین بیخبری ہے
گلشن ہے وہی وہی نسیم سحری ہے
ہر چیز مین موجود ہی پہر سب سے بری ہے
یہہ تجھمین کرامت ہے کہ جادو نظری ہے
جو چیز ہے مخلوق مین آخر سفری ہے
انسانو نمین انسان ہی پر یو نمین پری ہے

سب لوگ کہان صاحب عرفان تو وہی ہین
جو کہتے ہین محبوب کی ہر بات کہری ہے

ساقی میخانہ ہمیشہ ترا آباد رہے
جو ہوا در کا ترے دل سے غلام ایجانان
دہر مین ذاکر و مذکور کے چرچے کبتک
صاف ظاہر ہے وہ یہہ اُسکا نہین ہے منشا
الفت گل مین نہ مٹ جائے جو تو بلبل دل
ولے نادانی و غفلت کہ نہ لی اپنی خبر
نہین جینے کا مزا منزل یکتائی مین
خوف دوزخ نہ او سے خواہش جنت یا پیر
کہدے محبوب انالحق تجھے کیا غم ہے اگر

ہر گہڑی تجھکو مری مجھکو تیری یاد رہے
قید ہستی سے نکیون اپنی وہ آزاد رہے
ہو فنا ایسا کہ تو ہو نکوئی یاد رہے
دید سے شاد کوئی اور کوئی ناشاد رہے
رات دن کیون نہ کمین مین ترے صیاد رہے
عمر بھر عشق مین ناحق ترے برباد رہے
لطف ہو ساتھہ مرے گروہ پریزاد رہے
جسکے تو ساتھہ رہی اور تو جسے یاد رہے
تیغ کھینچے ہوے سر پر ترے جلاد رہے

کوئی شئے اُس سے بہتر نہو عرفان ہے یہی
غیر کو دیکھنا اور غیر کا رکھنا ہی خیال
اپنی ہستی کو فنا ہستی حق مین کرنا
جلوہ آنکھونمین ہو اور لب پہ ترا ذکر مدام
تری ہستی رہی جبتک تو نہو شرک سے پاک
جاننا آپ کو اور مرنیکے آگے مرنا
نہو تبدیل حقیقت کسی شئے کی اور پہر
دیکھتا بولتا سنتا جو ہی تیرے تنمین

مجہکو جو کچہہ نظر آئے کہون جانان ہے یہی
زاہدا میرے لئے خار مغیلان ہے یہی
قرب کہتی ہین اسے وصل کا سامان ہے یہی
ہے مری دلمین تو بس حسرت و ارمان ہے یہی
قال یزدان ہے یہی قول بزرگان ہے یہی
دین و ایمان ہے یہی معنی النسان ہے یہی
غیر حق کوئی نہو معنی عرفان ہے یہی
جان اُسکو نہ تو بندہ کبہی سبحان ہے یہی

دیکھکر شعر مرے کہتے ہین محبوب احباب
شور سنتے تھے بہت جس کا وہ دیوان ہے یہی

چھوڑ دے جو کچہہ اے دل تجہمین خود پرستی ہے
ذبح مرغ سا ہوجا جبکہ تو کہے تکبیر
جز خدا کبہی اسمین غیر کو نہ آنے دے
غور سے جو تو دیکھے وہ یہان تجہی مین ہے
وہ بہی ہے کوئی طاعت جسمین ہوتی ہے اُٹھ بیٹھ
کیون نزول فرمائے پہر وہ واحدیت مین
رکہکے یار کو آگے سر کو رکہدے سجدہ مین

نسبت ہے جہان سارا ایک اُسکی ہستی ہے
ورنہ تیری ہر طاعت عین بت پرستی ہے
قلب آدم اے زاہد اک عجیب بستی ہے
جسکے واسطے خلقت رات دن ترستی ہے
آپ کو مٹا دینا خود خدا پرستی ہے
خاص جام وحدت کی جس کسیکو مستی ہے
ہنسنے دے جو اے محبوب ایک خلق ہنستی ہے

ظہور احمد والا کہین کچھہ ہے کہین کچھہ ہے
کہین ادنے کہین اعلا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین مے ہی کہین بھٹی کہین ساقی کہین ساغر
کہین خود آپ متوالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین گلشن کہایا اور کہین مالی کہین بلبل
کہین نرگس کہین لالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین خود عشق مین اپنے ہے آپ ہی مست او بیخود
کہین کرتا ہے خود نالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

وہ گرچہ ایک ہے پر اُسکی ہین نیرنگیان لاکہون
کہین گورا کہین کالا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین وامق کہین عذرا کہین شیرین کہین فرہاد
کہین مجنون کہین لیلا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

کہین محبوب کہلایا کہین خواجہ رحیم اللہ
کہین بندہ کہین مولا کہین کچھہ ہی کہین کچھہ ہے

توجستجو مین جسکی آوارہ کوبکو ہے
آئینہ ذات کا تو مظہر صفات کا تو
زاہد انا و ہُو مین کب فرق ہی سر مو

ہے کون غیر تیرا نادان وہ تو ہی تو ہے
دل ہُو ہی ہُو ہی تیرا اور جان ہُو ہی ہُو ہے
کہتا انا ہے وہ ہی جس سے صدائے ہُو ہے

کیا حال پوچھتا ہی تو قرب حق کا مجھسے
ہے کون اس سوا یان کہتا جو غیر حق ہون
تو آئینہ ہے میرا مین آئینہ ہون تیرا -
اُٹھتا ہر طاعت جب ہو تو جان لے یہہ
بیعت کا کیون ہی منکر زاہد یہ کیا نہ دیکھا

حق مجھمین مین ہا عین حقمین جسطرح گل مین بو ہے
باز آ دوئی سے غافل کیسی یہہ تیری خو ہے
حیران ہون جلوہ فرمان دو مین مین کہ تو ہے
مین فعل ہون تو فاعل مین کیا ہون تو ہی تو ہے
قرانمین خود خدانے فرمایا وابتغو ہے

محبوب یہہ تو بتلا کس رخ کرون مین سجدہ
کرتا نظر جدہر ہون حق میرے روبرو ہے

ملک کیا حور کیا جن و بشر مین
نظر آیا نہ کوئی غیر تیرا
کرے مردیکو زندہ عجب کیا
نہ داخل مجھمین وہ مجھہ سے نہ خارج
برائے حج حرم کو جائین کیون ہم
جہان چاہو رہو مرضی تمہاری
کہان کا قرب غافل بعد کیسا
اوسیکو جانئے مومن حقیقی
اگر ہو غیریت ہمراہ تیرے
نفی کیا کون نافی کس کی منفی

اوسیکو جلوہ گر پاتا ہون ہر مین
سمایا جب سے تو میری نظر مین
بھری قدرت خدا کی ہے بشر مین
کہ جیسے شمس کا پر تو قمر مین
کہو کیا کچھہ نہین ہے اپنے گھر مین
سویدا مردمک تا نظر مین
بشر حق مین ہے اور حق ہے بشر مین
رہے راضی اگر نفع و ضرر مین
سمجھہ لے ہے بڑا دھوکا سفر مین
بتہ دو کا کہان ہو کے نگر مین

رحیم اللہ ہے اے محبوب تیرا
نہ رہ عصیان سے تو خوف و خطر مین

لے کہبر یا سا لوز یا ہماری رے
پار لاگے لوز یا ہماری رے

کثرت مین سیر کرتے ہین وحدتکی ہم مدام | روزہ نماز ہی یہی بس اپنی صبح و شام

ناہین ہم کا کہبر یا ہماری رے

گذرا جو فعل و نسبت و ہم و نشان سے | پایا مکان ہمنے پرے لا مکان سے

چھوٹی ہم سے نگر یا ہماری رے

آلان گما کان ہماری ہی حقیقت | یہہ بات بتائی جو ہوی پیر سے الفت

بڑھ گئی اب عمر یا ہماری رے

مکار و شوخ دیکھے مین تجسے بہت ہی کم | کہوبیٹھے ہستی اپنی صنم تجھکو پاکے ہم

لڑی جب سے نجر یا ہماری رے

ماننذ نے کے ہم ہین تو نائی ہو تم بجا ‌ ‌ جب تم نہو پہر کہان سے نگا لگے پتا

تم سے باجت بالنسر یا ہماری رے

آیا نہ دوسرا ہین نظر کوئی دوسرا ‌ ‌ ہر ذرہ حق مین اپنے ہے آئینہ بنگیا

رنگی جب سے چندر یا ہماری رے

محبوب کچہہ جو آنکہہ مین جلتا تو رہے ‌ ‌ ہر شئے مین دیکہیئے تو اوسی کا ظہور ہے

یون ہی گذری عمر یا ہماری رے

مخمس در شان مولائی و مرشدی حضرت خواجہ رحیم اللہ شاہ چشتی القادری قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

باصفا و باخدا خواجہ رحیم اللہ شاہ ‌ ‌ حق رس حق آشنا خواجہ رحیم اللہ شاہ

رہنما و حق نما خواجہ رحیم اللہ شاہ — مصدر صدق و صفا خواجہ رحیم اللہ شاہ

متقی و بے ریا خواجہ رحیم اللہ شاہ

خاندان چشت کے ہین عارف و کامل جناب — سارے عارف ذرہ ہین اور آپ ہین آفتاب
ذکر حق مین آپکی یکسان ہی بیداری و خواب — مختصر یہ ہی کہ حضرت آپ اپنے ہین جواب

شاغل ذکر خدا خواجہ رحیم اللہ شاہ

ذی ہنر ہین ذی حمید ہین ذی نسب ہین ذی کمال — دیکھیے جس فن مین حضرت کو تو ہین اک بیمثال
سب نے دیکھا ہر توجہ مین ہی حضرت کے یہ حال — آپنے ڈالی نظر جسپر کیا اُسکو حلال

کہتے ہین نام آپ کا خواجہ رحیم اللہ شاہ

آپنے دم بھر مین کئی جاہل کو کامل کر دیا — ہمنے دیکھا بدلونکو صاحب دل کر دیا
گمرہون کو جانب حق صاف مائل کر دیا — سارے بد اعمال کو نیکو مین شامل کر دیا

مرحبا صد مرحبا خواجہ رحیم اللہ شاہ

دیکھنا محبوب ایسی ہوتے ہین یہ ہیر طریق
بنگیا خادم زمانہ حضرت ایسے ہین خلیق

آپ سے آئی او بہر بحر مصیبت کے غریق
ٹل گئین ہیری بلائین جب لیا نام شفیق

کہد یا جب منہ سے یا خواجہ رحیم اللہ شاہ

مخمس بر غزل مولانا مولوی حضرت سید شاہ افتخار علیشاہ چشتی القادری المتخلص وطن قدس اللہ سرہ

اوٹھے جب تک نہ پردہ ماسوا کا
نہ پکڑے ہاتھہ جو اہل صفا کا

تو کیا جھگڑا مٹے ما و شما کا
اوسے دیدار ہو کیو نکر خدا کا

نہ دیکھا جس نے چہرہ مصطفےٰ کا

سمجھکر رمز ہی وہا وہو کو
رہے باقی خودی جسمین تو سمجھو

دورنگی چھوڑکر اک رنگ ہولو
وہ کیا پائیگا اِلّا اللہ کے سر کو

نہ لایا فہم مین جو بھید لا کا

نہین حق کے سوا معبود کوئی
نہین حق کے سوا مشہود کوئی

نہین حق کے سوا مقصود کوئی
نہین حق کے سوا موجود کوئی

یہی مطلب ہے لفظ ماسوا کا

ہو مجھہ سے کیا بیان ذات اکرم
سمجھتے ہین انہین اپنا خدا ہم

بنے ہین جنکے باعث دونو عالم
پہرین کیون نکر نہ گرد مصطفےٰ ہم

یہی کعبہ ہے ارباب صفا کا

بتا اے دل مین سمجھون کس کو فانی
کہلا راز حدیث من رانی

کہ ہر اک شئے ہے باقی کی نشانی
یہی ہے کیف مدّ ظل کی معنی

جہان سایہ ہے اوس نور خدا کا۔

سمجھہ خود کو ابھی سمجھیگا تو کب
توحد کا یہی ہے خاص مطلب

نہ کہہ خود کو کبھی بندہ کبھی رب
کہلیگا عقدۂ لاعبد و لا رب

اگر پردہ اوٹھے ماو شما کا ☆

ہوا جب کشف الانسان سرّی
ضیا دلمین سمائی پھر کچھ ایسی

خبر مجھکو رہی مطلق نہ اپنی
نظر آتی ہے ہر سو شان حق کی

مقابل آئینہ ہے اپنا کا

جنہیں چشم حقیقت ملگئی ہے
اسے جو سمجھے وہ حق کا ولی ہے

وہ کہتے ہین ہر اک شئی مین وہی ہے
خدا آئینہ شان نبی ہے

نبی آئینہ ہے شان خدا کا

اگر محبوب کوئی تجسے پوچھے
حواس خمسہ کو باطل جو کر دے

بتا دے صاف معنی زندگی کے
وطن ہے ہمکلامی اوسکو حق سے

ہو جو آشنا اپنی صدا کا

مخمس دیگر

یون تو عاشق ہی مریکان زمانہ تیرا

ہے مگر اور ہی شئی چاہنے والا تیرا

مین ہوا آپ کو گم کر کے شناسا تیرا
کیون نہ ہر پل مجھے حاصل ہو نظارا تیرا

دیدہ میرا بھی بعینہ ہے جہروکا تیرا

درحقیقت ہے کسی دخل تری خلقو تمین
کامیابی نہوی ایک کو بھی خلقت مین
کوئی حیران ہی وحدت مین کوئی کثرت تمیز
صورت عکس ہے ہر شخص یہان حیرتمین

آئینہ ہی نہین اک محو تماشا تیرا

خود سے واقف نہو جبتک وہ تجھے کیا دیکھی
ورنہ توحید مین دو رنگی کے جھگڑے کیسے
تو چھپا لاکھ مگر دیکھ ہی لیتا ہون تجھے
دیدہ و دلمین نظر صاف تو آتا ہی مجھے

گھر جو میرا ہے وہ ہے آئینہ خانہ تیرا

دونو عالم مین جو کچھ ہے وہ ہے تیرا ہی ظہور
کون ہے شے جو نہین نور سے تیرے معمور
مین ہون کب تجھسے جدا اور تو کب مجھسے ہے دور
عالم غیب مین بھی تجھکو سمجھتا ہون حضور

بند آنکھین ہین پہ کرتا ہون نظارا تیرا

غلطی کرتے ہین جو جانتے ہین ایک کو دو
کیون پریشان ہو نہین صاف ہے ظاہر ہے یہ تو

کیسی توحید کہ مطلوب اگر ہمتا ہو
برہمن دیر کو اور شیخ چلا کعبہ کو

ایک کو بھی نہین معلوم ٹھکانا تیرا

شخص اور عکس ہے تو اور مین آئینہ ہون
آپ مین رہکے مین کسطرح تجھے دیکھہ سکون

مجھہ سی جلوہ ہی ہر اک جا پہ ترا گونا گون
آپ سے جب مین گذرتا ہون تجھی پاتا ہون

دیکھتا ہون تری آنکھون سے تماشا تیرا

خوب محبوب ہی الفت مین بسر کرتا ہے
وہی زندہ ہی رہ عشق مین جو مرتا ہے

سب سے منھ پھیر کے تجھپر ہی نظر کرتا ہے
ہر نفس اور ہی عالم مین رہا کرتا ہے

ہو گیا جب سے وطن محو تماشا تیرا

مخمس بر غزل خواجگاہ طریقت پناہ مولانا حضرت شاہ خاموش صاحب چشتی القادری متخلص بہ خاموش نور اللہ مرقدہ

جھوڑ لذات فنا راہ بقا لے بلبل
آپ کو عاشق صادق تو بنا لے بلبل

ماسوا اللہ مین دل اپنا پہنسا لے بلبل
آشیان اپنا گلستان سی اوٹھا لے بلبل

باغ کو چھوڑ دے جنگل کی ہوا لے بلبل

چل چمن سے نہ اٹھا خاطر ناشاد کا ظلم
تیرے ہی سر پہ پڑیگا تری فریاد کا ظلم
کہ اوٹھانا نہ پڑے ہر ستم ایجاد کا ظلم
باغبان کا ہے ستم دوسرا صیاد کا ظلم

جان ان دونون کے ہاتھون سے بچالے بلبل

آئی جس کام کو وہ کام تو لے اپنے سنوار
تو سمجھتی ہے جسے گل وہ ہے تیرے لئے خار
تجھہ سوا کون ہے یہان غیر ذرا دل سی بچار
ہوگی معلوم تجھے اوسگھڑی سب قدر بہار

جب تو پڑ جائے گی صیاد کے پالے بلبل

دید کیونکر ہو تجھے تو نہین اوسکے قابل
تجھہ مین اوس گل مین ہے اک تیری ہستی حائل
خواہش وصل ہے گر خود سے ہو پہلے غافل
پہ تجھے کرتی ہے کیا اس سے نہین کچھہ حاصل

مثل پروانہ پر و بال جلا لے بلبل

اوس سے ملنا ہو تو ملے ہزار ہا بار
صورت سایہ خزان رہتی ہی ہمراہ بہار
بعد مرنیکے ہی پھر دید کا ہونا دشوار
پائداری ہی کہان صحبت گل ہے دن چار

اوس کی بو باس تو اپنے مین بسالے بلبل

ڈہونڈتی ہی تو جسے وہ ہی تجہی مین پیدا
بعد ازان کرکے معطل تو حواس خمسا
شوق دیدار ہی گر رہبر کامل کو تو پا-
بیٹھ اک جائے تو لبس کرکے تصور گل کا

کیون اڑی پھرتی ہے ہر جہاڑ کی ڈالے بلبل

اک جگہ بیٹھ تو کر گوشۂ عزلت کو پسند
یاد رکھ سنکے ذرا حضرت محبوب کی پند
ورنہ تو گلشن عالم مین اٹھائیگی گزند
گل مقصود کی ہے چاہ تو کر چوبچہ کو بند

غنچہ سان آپ کو خاموش بنالے بلبل

کرتے ہین مدحت جوان و پیر میرے پیر کی
دیکھنا کس درجہ ہے توقیر میرے پیر کی
ان کا رتبہ وہ ہی سمجھے فقر حاصل ہی جسے
قدر کیا جانے کوئی بے پیر میرے پیر کی

مجھکو تم باقی نہ سمجھو ہو گیا فانی ہون مین
خلق پر جب سے پھری شمشیر میرے پیر کی

آہی جاتا ہے نظر جلوہ مصوّر کا اوسے
دیکھتا ہے جبکوئی تصویر میرے پیر کی

جس کو تم سمجھے مکان ہو انکا ہے جاے ظہور
لامکان جو ہے وہ ہے جاگیر میرے پیر کی

شکل موسےٰ وہ نہ کیون ہو جاے حق سے ہمکلام
گوش دل سے جو سنے تقریر میرے پیر کی

وقت آخر ہے مرے دلمین یہی یارب ہوس
آنکھ مین پھرتی رہے تصویر میرے پیر کی

منحصر اک مجپہ کیا ہے دیکھنا محشر کے روز
ایک خلقت ہوگی دامنگیر میرے پیر کی

عمر اوتنی ہو کہ جتنی ہے مہ و خورشید کی
یا معین الدین شہ اجمیر میرے پیر کی

مین کہان میری حقیقت کیا جو میں حق لکھون
ہے فقط محبوب یہہ تاثیر میرے پیر کی

صدقے سو گرو کے ایجانان جو اپنی خودیکو بھلاوتے ہے

پرگھٹ مین اور ہر ہر گہوٹ مین وہی درشن واکا پاوت ہے
اے مورکھ دونو عالم مین کوئی دوجا وکے سوا ہی نہین
جو کہا یا تھا گنج خفی مین احد وہی رام رحیم کہاوت ہے
بہیو عالم ملا پڑت پڑت نہین سو دیکہہ اس سے اے پنڈت
یہہ ہین اچہر علم لدنی کے کہو بن گرو کیسے آوت ہے
بغض وحسد و کینہ سے گذر کر جہوٹ سے تو پرہیز اکثر
رکہہ دیا دہرم کی سب پہ نجر گر انسان تو کہلاوت ہے
جہتا ہے اگر ہمدم سے ملے ہو واقف تو پہلے دم سے
ہے کیا یہہ کہان سے آوت ہی اور پہر یہ کہان پہر جاوت ہے
خود آکے دکھا صورت اپنی یا منکو بلا تہاری نگری
یا خواجہ معین الدین حسنؓ بن تورے جیا گھبراوت ہے

محبوب کہان یہہ سکت ہی تیری جو بیان ہو شان اجمیری
جسے چاہے کرے مردود جہان جسے چاہی وہ مولا بناوت ہے

من طبعزاد شاعر شیرین مقال سخنور ذہی کمال مولانا مولوی میر سیف اللہ حسینی صاحب المتخلص بہ رسا متوطن سکندرآباد

شیخ محبوب معرفت آگاہ	جو فرید و وحید یکتا ہے

وہ طریق سلوک و فقر کا آج ہے
فیض یاب در رحیم اللہ ہے
لکھا دیوان سلوک مین کیسا ہے
داغ منصور کے جو دلمین تھے
ہے مطوّل یہ مختصر ایسا
ہے بتایا ہوا او دہرہی کا
یہہ چھپائے سی چھپ سکے کیونکر

سالک و رہبر و شناسا ہے
مقتدا جو محققون کا ہے
موج زن معرفت کا دریا ہے
اون گلون کا یہ عطر کھینچا ہے
ملہم غیب کا لطیفا ہے
جو زبان قلم سے نکلا ہے
مبدءِ فیض کا عطیا ہے

سال ترتیب معجمہ ہے رسا
شاہد غیب کا سراپا ہے
۱۳ ہد ۲۴

ایضاً

طبع شد دیوان محبوب ای رسا
می چکد معنی ز ہر لفظش چو جان

وہ چہ دیوان سرمۂ اہل بصر
یا بود معنی ز صورت جلوہ گر

سال طبعش خامۂ رنگین نوا
زد رقم - پاکیزہ دیوان خوبتر
۱۳ ہد ۲۴

نتیجۂ فکر ماہر اسرار خفی و جلی مولانا مولوی شاہ سید محمد ہاشمی صاحب صوفی المتخلص بہ ہاشمی متوطن سکندر آباد

صلیح و خوش شعار و عہد اوّاہ
سخن گفتا بہنجار رعنز یزان
توان نطق اندر نطق پیدا ست
لِاَنَّ النُّطقَ نفسًا جوہرِیًّا
جزاہُ اللہُ خَیرًا حِینَ اَنشَدَ
پے عام تشیدِ دلربا لش
بگوش ہاشمی آن ملہم غیب

عتیقِ بزم خُبرَت شیخ محبوب
باقصاے مُنے از حسن اسلوب
خے نیکو زہے زیبا چہا خوب
فَقُدِّ رحق قد رِجال مطلوب
بِعزمِ اِدراکِ زیقنا فی الحق منسوب
تردد شد بر آمد سعی مغلوب
بگفتا سال ختم - آہنگ مرغوب
۱۳ ۲۴

نتیجہ افکار گہربار شاعر ذی وقار سخنور والا تبار او ستاد محقق مولانا مولوی جناب محمد یعقوب علی صاحب المتخلص بہ سخنور سکندر آبادی -

اللہ کیا دیوان لکھا توحید میں محبوب نے
کلک سخنور نے عجب لکھا سن تصنیف طبع

ہر حرف میں جسکے جمال کبریا ہی جلوہ گر
آئینہ محبوب میں وے خدا ہی جلوہ گر
۲۴ ۱۳ھ

من طبعزاد شاعر حق آگاہ طریقت پناہ مولانا مولوی حضرت مشرف علیشاہ صاحب صوفی المتخلص بہ مشرف متوطن سکندر آباد۔

مرشد کے فیض سے یہہ لکہا ہی خوب دیوان تاریخ طبع اسکی اب تم بہی اے مشرف ہے	مرشد کی شان گویا ہی شان شیخ محبوب لکھدیجیے۔ ہاں یہہ نادر دیوان شیخ محبوب ۱۳۲۴ھ

من طبعزاد شاعر جادو بیان سخنور فصیح اللسان مولانا اوستادنا حضرت سید عبد الرحیم صاحب المتخلص بہ شمس سکندر آبادی

شیخ محبوب خدا رس کی عجب تصنیف ہے سال اُسکے طبع کا ہاتف نے مجہسے یہہ کہا ہے	کچھہ نہیں توصیف مین رتبہ مر اشعار کا شمس کہدے۔ محترم گنجینہ ہے اسرار کا ۱۳۲۴ھ

قطعہ تاریخ از نتایج فکر شاعر بلند اقبال و سخنور ذی کمال مولانا مولوی جناب محمد یوسف حسین صاحب المتخلص بہ یوسف متوطن سکندر آباد

شیخ محبوب ہمایون عارفِ کامل کنون بہر فکر سال طبعش یوسف از روی بدیع	کرد تصنیفے پئے احباب دیوان شگفت کاشف الاسرار شد آئینۂ محبوب گفت ۱۳۲۴ھ

تمت

۷۸۶

اشتہار واجب الاظہار

جمیع صاحبان اہل مطابع نزدیک و دور و تاجران کتب والا شان
ذیقدر کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ کتاب کے تمام حقوق
تصنیف و تالیف کے مصنف کیجانب سے مالک کتب خانۂ تجارتی
سکندرآباد کے پاس محفوظ ہے لہذا کوئی صاحب اس کتاب کے
چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نفرماویں اور بامید نفع قلیل
نقصان کثیر کی زحمت نہ اُٹھائیں بلکہ جسقدر نسخہ
مطلوب ہوں مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔ تاجروں کو
فی صد پچیس روپیہ کمیشن دیجائیگی فقط۔

المشتہر

حکیم ادا احمد مالک کتبخانۂ تجارتی سکندرآباد دکن